

۹۲
۹۳
انتصاح عن اهل الصلاح

(مصنف)

مخزن نقود و کرامات معدن احسنات گرم رفتار سنازل شریعت قافلہ سالار مولیٰ طیب

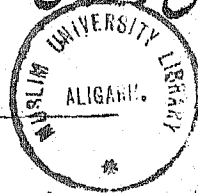
مطلع انوار عرفان حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور قادری قدس سرہ لاہور

University Library,

Aligarh.

SUBHANULLAH COLLECTION

(معتمد)



لکھنؤ بہ ایضاح فی ترجمہ اہل الصلاح از تازہ افادات حقائق آگاہ معارف ستار

عالم باعمل حضرت شاہ مولانا محمد حبیب حیدر قلندر زینت بخش سجادہ کاظمیہ

(حسب فرمایش)

مرد صادق مخلص و اثق مقبول اب جناب منشی سید میر محمد سلیمان مدظلہ العالی کوری

درج المطابع سید محمد طبع شد

بہتمام خاکسار محمد عبد الولی بن علامہ آسی مولانا محمد عبد العالی مدرسی مرحوم مفتی

تازہ بشارت

فتح الکون

مصنفہ حضرت مولانا شاہ تراب علی قاندر قدس سرہ العزیز تصوف کا ایک نایاب خلاصہ ہے حضرت شیخ مخی الدین ابن عربی اور ایسے ہی اکثر بزرگوں کے کلام سے انتخاب ہو سالک اور طالب الی اللہ کی ہدایت کیلئے لاجواب ہو۔ ریاست رامپور میں طبع ہو رہا ہو خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۲

تحریر کا نور فی تفسیر القلند

مصنفہ صاحب انتصاح۔ اس رسالہ میں نہایت خوب بیان کیا ہو کہ قاندر کے کیا معنی ہیں اور قلندر کس کو کہتے ہیں اور اسکے ضمن میں ان حضرات کے حالات بھی ہیں جو اس مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں۔ یہ بھی طبع ریاست رامپور کا مطبوعہ رسالہ ہو۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۲

ہر دو کتب موسومہ بالا اور انتصاح اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال مکان ۳۱۲

شہادت نامہ (معروف بہ شہادت نامہ کلان)

مصنفہ صاحب انتصاح ۲۷۔ یہ شہادت نامہ طبع اولیٰ بن ایسا مقبول ہو کہ اب دستیاب نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایک ایک جلد چار چار پانچ پانچ روپیہ کو فروخت ہوئی اب شائقین کے اصرار سے اسی پر پس لکھنؤ میں دوبارہ چھپ رہا ہو۔ اس کی تعریف میں صرف اس قدر لکھنا کافی ہو کہ یہ نہایت جامع ہو اور ہمہ جہہ بے مثل ہو۔ خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ قاضی محمد احترام علی خان۔ محلہ قاضی گڑھی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

التماس

کتاب انتصاح کی جس جلد پر خاکسار کی مہر نوہ مال مسروقہ سمجھی جائے۔ دیگر گزارش یہ کہ جو صاحب شہادت نامہ بھی خریدنا چاہیں وہ اگر خاکسار کے پاس فرمائش بھیجینگے انشاء اللہ تعمیل کی جائیگی۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال۔ مکان ۳۱۲

فہرست مضامین کتاب نہضت عن کراہل الصلاح

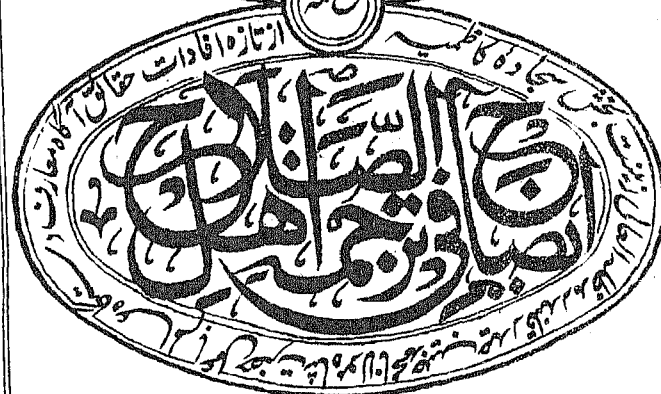
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	وہاچہ دیہان فہمہ بحیرہ جلال اولیای کرام رحمہم اللہ تعالیٰ	۲۲	حال حضرت شاہ قطب الدین بنیاد قلندر رحمہ	۲۴	حال حضرت شیخ ابوالفتح یوسف طوسی رحمہ	۶۵	حال حضرت شیخ عثمان باقری رحمہ و تحقیق لفظ ابرون
۷	سبب الیقین کتاب	۲۶	حال حضرت سید نجم الدین خوش الدہ قلندر رحمہ	۲۸	حال حضرت شیخ الفضل عبدالواحد تہمی رحمہ	۶۶	حال حضرت حاج شریف ندنی رحمہ و حضرت خواجہ مردود چشتی رحمہ
۸	بیان سلسلہ قلندر پیمہ حضرت شاہ تقی علی قلندر رحمہ	۲۸	حال حضرت سید خضر رمی قلندر رحمہ	۲۹	حال حضرت شیخ عبدالغیر تہمی رحمہ و حضرت شیخ ابوبکر تہمی رحمہ	۶۷	حال حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ و حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ
۹	حال حضرت شاہ حیدر علی قلندر رحمہ	۲۹	حال حضرت شاہ شرف الدین بابی رحمہ معروف بشاہ بوعلی قلندر رحمہ	۵۰	حال حضرت شیخ جنید بغدادی رحمہ و حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ	۶۸	حال حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ و حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ
۱۱	حال حضرت شاہ تراب علی قلندر رحمہ	۳۰	حال حضرت شیخ سید العزیز مہرق عبدالعلیم و از قلندر رحمہ	۵۲	حال حضرت خواجہ سری قطبی رحمہ و خواجہ معروف کرخی رحمہ	۶۹	حال حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ و حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی رحمہ
۱۳	حال حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رحمہ	۳۱	جہود بن ابی ایشا بن سہاء الرضائی صحابی شہداء نبوت و تحقیق عثمان	۵۲	حال حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۰	حال حضرت خواجہ محمد مشا و علو دینوری رحمہ
۱۵	حال حضرت شاہ سعید علی قلندر رحمہ	۳۲	بیان انکھ صوفی اگر ظرافت شریعت تام صوفی بر عاریت است	۵۵	حال حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۱	حال حضرت خواجہ سید تہجد بصری رحمہ و حضرت خواجہ سید تہجد بصری رحمہ
۱۶	حال حضرت شاہ باسط علی قلندر رحمہ	۳۵	حال حضرت امیر المؤمنین علی نقی کرم اللہ وجہہ	۵۶	حال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۲	حال حضرت خواجہ حذیفہ عشتی رحمہ و حضرت خواجہ حذیفہ عشتی رحمہ
۱۷	حال حضرت شاہ الہدیہ احمد قلندر رحمہ	۴۰	حال بناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۷	حال حضرت امام محمد باقر و حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۷۳	حال حضرت خواجہ ابراہیم ابن ادریس رحمہ
۱۹	حال حضرت شاہ منہج قلندر رحمہ	۴۱	بیان سلسلہ عالیہ قادریہ و نقویہ	۵۹	حال حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴	حال حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحمہ
۲۰	حال حضرت شاہ مجا قلندر رحمہ	۴۲	حال حضرت سید نظام الدین غزنوی رحمہ و سید نور الدین مبارک غزنوی رحمہ	۶۰	بیان سلسلہ عالیہ چشتیہ	۷۵	حال حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رحمہ
۲۱	حال حضرت شاہ عبدالقدوس قلندر رحمہ	۴۳	حال حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ	۶۱	حال حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ	۷۵	حال حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ و حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ
۲۲	حال حضرت شاہ عبدالسلام قلندر رحمہ	۴۴	حال حضرت ثلوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت ثلوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۲	مختصر حال حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمہ	۷۶	بیان سلسلہ عالیہ سہروردیہ و حضرت خواجہ سید تہجد بصری رحمہ
۲۳	حال حضرت شاہ محمد قطب قلندر رحمہ	۴۶	حال حضرت شیخ ابو سعید مبارک غزنوی رحمہ و شیخ ابوالحسن ہکامی رحمہ	۶۳	حال حضرت خواجہ عین الدین چشتی تحقیق لفظ بحر علیہ بحیرہ و بحر علیہ غلام	۷۷	حال حضرت شیخ شمس الدین بن شمس و حضرت شیخ شمس الدین بن شمس

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۸۷	حال حضرت شیخ کریم الدین ابوالفتح مسکین رح	۹۰	حال حضرت حاجی بیهوش رح و حضرت شیخ ابوالفتح میرزا و حضرت شاه قاضی رح	۱۱۳	حال حضرت خواجہ بزرگ برہنہ ہمدانی رح و حضرت خواجہ ابی علی فارسی رح	۱۶۳	تتمہ کتاب یعنی ایضاح فی ترجمہ اہل الصلاح مع سبب الیقان
۸۸	حال حضرت شیخ صدیق الدین الحاجی جبرائیل ہند رح	۹۱	حال حضرت مولانا حامد الدین سلامتی رح	۱۱۴	حال حضرت شیخ ابوالحسن خرمستانی رح	۱۶۷	حال حضرت شاہ عبدالقادر لاہوری رح
۸۹	حال حضرت شیخ کریم الدین کریم عالم ابوالفتح گمانی سہروردی رح	۹۲	حال حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدارس رح	۱۱۵	حال حضرت خواجہ بزرگ بیلگرامی رح	۱۶۸	حال حضرت شاہ خدا بخش قلندر اکبر آبادی رح
۹۰	حال حضرت شیخ صدیق الدین عارف سہروردی گمانی رح	۹۳	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حوضہ حضرت مولوی نقشبندی کریم رح	۱۱۶	حال حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶۹	حال حضرت خواجہ حسن سہروردی لکھنوی رح
۹۱	حال حضرت شیخ بہار الدین ذکریا گمانی رح	۹۴	حال حضرت شیخ ابی نقشبندی رح و حضرت سید محمد نقشبندی رح	۱۱۷	حال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۰	حال حضرت شاہ علی مظهر قلندر اکبر آبادی رح
۹۲	حالات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ ابوالعجب سہروردی و حضرت شیخ وجہ الدین ابوالفضل سہروردی رح	۹۵	حال حضرت سید علیہ الدین بیلوی رح	۱۱۸	حال حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	۱۷۱	حال حضرت مولانا شاہ علی اکبر قلندر کاکور دی
۹۳	حال حضرت شیخ محمود عروج رح و حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح	۹۶	حال حضرت شیخ عابد باقی باہرح	۱۱۹	ضمیمہ در بیان چہار پیر و ہمارہ خانوادہ	۱۷۲	حال حضرت مولانا و شہنا حافظ شاہ علی انور قلندر کاکور دی
۹۴	بیان سلسلہ عالیہ فیروزہ حال حضرت شیخ جمال مجر سادگی رح	۹۷	حال حضرت شیخ ابی المنکر مولانا جبرائیل رح و مولانا محمد زکریا رح و مولانا محمد تقی رح	۱۲۰	خاتمہ در بیان نسبت و معانی الفاظ کہ در اسمای بزرگان آید	۱۷۳	جدول تواریخ و سنین ولادت و وفات پیران سلاسل
۹۵	سلسلہ عالیہ فیروزہ حال حضرت شیخ حسین بن مرتضیٰ رح	۹۸	حال حضرت خواجہ عبدالعزیز رح و حضرت خواجہ یعقوب چرمی رح	۱۲۱	وصل در بیان انکہ امیر حضرت صفیہ پرتو حالات نبی علیہ السلام و غیرہ	۱۷۴	تقاریط و تواریخ طریقہ
۹۶	حال حضرت شیخ نجیب الدین فیروز رح و حضرت شیخ کریم الدین فیروز رح	۹۹	حال حضرت شیخ ابی بکر رح و حضرت شیخ ابی بکر رح	۱۲۲	وصل در بیان ثبوت بیست و صغیر و کبیر الاحادیث	۲۱۲	کتاب ہذا
۹۷	حال حضرت شیخ بزرگ الدین سہروردی رح	۱۰۰	حال حضرت شیخ ابی بکر رح و حضرت شیخ ابی بکر رح	۱۲۳	وصل در بیان ثبوت بیست و صغیر و کبیر الاحادیث		
۹۸	حال حضرت شیخ سید الدین سہروردی رح	۱۰۱	حال حضرت شیخ ابی بکر رح و حضرت شیخ ابی بکر رح	۱۲۴	وصل در بیان ثبوت بیست و صغیر و کبیر الاحادیث		
۹۹	سلسلہ عالیہ مداریہ	۱۰۲	حال حضرت شیخ ابی بکر رح و حضرت شیخ ابی بکر رح	۱۲۵	وصل در بیان ثبوت بیست و صغیر و کبیر الاحادیث		

مجموعہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بتوفیق حضرت حق و تائید ولی مطلق دین زمان صداقت اقتران

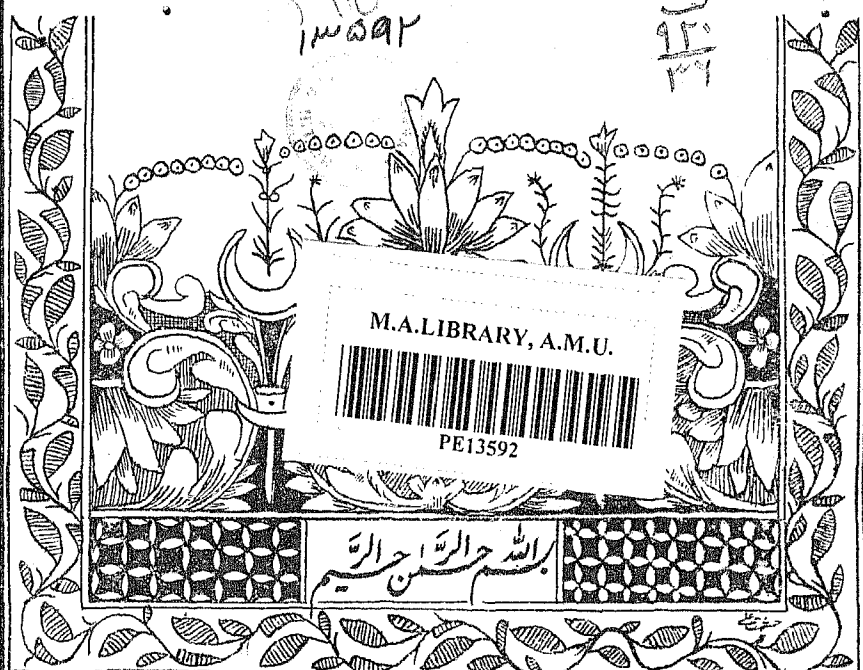


با اتمام خاکسار محمد عبد الولی بن آری مولانا محمد عبد العلی مدرس رحمة الله علیه

بیت نبوت و نبوت علی بن ابی طالب

۱۳۵۹۲

۱۳۶
۱۳۶



محمد را با تو سبسته است دست	بر در هر که رفت آن در دست
-----------------------------	---------------------------

بمصدق انص میخ و ان من شئی الا یسیر و چون ذرات ممکنات که از پرده علم بعصره گاه اعیان برآمده اند
 لخته بلسان حال و بجنه بزبان قال زبایه سخنوری دست یاب برداشته اند تا هر همه سخنی به نسبت خویش
 از هر چه بلند تر باشد بر لوح دل و لوحه درون نقش بسته در خور ستایش حق جل و علا انگازند و لائن سپاس آفریدگار
 بر حق پندارند هر چند ستودگیش بدان کمال که شایان نیایش ایزد بهیال باشد پدید آید و بجز ترانه لایحی

فلقه در گوش نیندا دوس	صد برگ زبان تر از ادای حمدش	بابرگ هزار در نوای حمدش
که شاخ قلم گل طرب بر بندد	گل کرد شکفتن از نوای حمدش	فاما اقتضای بخشش عماره و سحان

است که هر ادایکه از شنای موجودات درست افتد مزده قبول یابد و در صفت مکنده اجابت بنوازش عطا
 صلوات و ارسد همین گونه در صومعه ان الله و صله مکنه همگان بر خط فرمان پذیری سر نهاده چندی از
 صورت خانه الفاظ و جمیع از کلبه رنگ آمیز معانی صورت ترکیب آگهی گرفته اند تا هر یک بر مرکب و اداس
 نیایش رسم نموده هر خاتم پیمیر صورت و معنی علیه السلام شناسند و حلقه انگشتری خدیوی با سواد اندیشند

له حال بهشت معنی انبار و بهتا ۱۱

(۷)

۲۰۰۲

۱۳۶

۱۳۶

پس هر حلقه که بنگین اخلاص تر صیغ پذیرفت در خضر قبول جا گرفت و هر چه در ایهام ناپذیر فتاری جای
 یانگشت نمانی غش آلودگی در پویه اوار بگذاشت اللهم صل وسلم علیه و علیٰ اهل صحابه الذین هم بخیر
 الدین فی بطن و کذا لیهین و بعد ازین مروض رسای اولی الایدی و الا بصار و ذوی الخیرت الاعتبار
 با و که کا ملترین مکافات حرمان دولت ملازمت اهل کمال و مشاهد جمال ارباب وق و حال استماع خیا
 و اسماع آثار ایشان ست و ازینجا ست که اخلاص بے خلالت قرنا بعد قرن و زمانا بعد من حفظ آثار خیا
 اسلاف نموده در محافل خود بیان می فرمودند که بمحایه حال قال این خدا شناسان طالب استقامت
 دهر که دست از عقده تعلقات چیده بر اعلیٰ معارج طلب رسد و وای این آنرا فواید بسیار است یکی آنکه
 در مشکوه شریف بر وایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 افرغ منکم ما تشاءنکم الحدیث پس تازه روئی و خوش عیشی از حق تعالی گوینده و شنونده هر فرد ازین مش
 مستفاد می شود و افضل هذا الشرف شیخ محی الدین بن عربی در فتوحات مکیه گوید که درجه نخستین اهلی است
 و در صفت انبیاء و زعصات خوانند ایستاد و این دعا در حق محمدین است بحجت حفظ کلام نبوی پس
 ازین مفهوم می گردد که هر که کلام اولیا را یاد دارد و بطالبان دیگر رساند و در درجه قرب و خوشنودی الی الخ
 اولیا حاصل خواهد شد در احیاء العلوم است که الشیخ فی قومه مکا لنبی فی اشته مولانا رومی می فرماید

گفت پیغمبر که شیخ وقت خویش	چون نبی باشد میان قوم و خویش	قول ان من استه را یاد گیر
تا به الا و حلا فیها نذیر	و دیگر آنکه شیخ ربانی حضرت ابوالحسن خرقانی فرموده اند که در زیارت	

من ندانم که کسانیکه زیارت من آمده باشند ایشان را حاجت بشفاعت باشد بلکه ایشان بامقام شفاعت
 دینند تا دیگران را شفاعت کنند و هر که استماع کند سخن مرا فردا پیش من درجه او آن باشد که او را احسان
 و دیگر آنکه از ابوعلی قاق پرسیدند که در شنیدن سخنان مردان هیچ فائده هست گفت بے شک آنکه
 اگر مرد طالب بود قوی هست شود و اگر نامرود مرد گردد و دیگر آنکه شیخ الاسلام عبد الله انصاری صمدیت
 گردیده از اکابر و زکا را و اما تر نامدار و هر چه بر سخنی یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشان یاد دارید که بآن
 بهره یابید و هم نشان سعادت درین کار است که سخنان مشایخ شنوی و تر خوش آید و بدل سوسو ایشان

گرائی و میگردد آنکه شیخ ابوعلی شایح گوید که مراد او از روستایی آنکه یاسخنه از سخنان او شنوم یکسی از کسان
 او به بنیم گفت من نمی آیم چیزی تو انم نوشت و نه چیزی تو انم خواند یکسی باید که سخن او گوید و
 من شنوم یا من گویم و او بشنود و اگر در بهشت گفتگوی او بخوابد و بعد علی را بهشت خوش بخوابد و میگردد آنکه
 در شجاعت است که مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی فرموده اند که کلمات قدسیه اولیا را مستقیماً از انوار
 حقیقت حضرت سالت اید صلی الله علیه و سلم پس بچنانکه تعظیم قرآن و حدیث واجب است کلام ادیب را
 را نیز لازم با سخنان ایشان بآب و حرمت زندگانی باید کرد تا کسی از خود بر خور داری باید و میگردد آنکه خواجه
 عبید الله احرار فرموده اند که اگر شنوم و دانم که در خطا کافری سخنان این طائفه را بهنجاری گوید میروم
 و ملازمت وی میکنم و منت میدارم و میگردد آنکه خواجه ابوالیوسف همدانی را پرسیدند که چون این روزگار
 بگذرد و این طائفه رفته در نقاب تواری آید چه کنتم تا سادمت مانیم گفت هر روز بهشت رفته از
 سخنان ایشان بخوانید و میگردد آنکه شیخ فرید کینج شکری فرماید که هر مرید که احوال پیران خود بخرد و بخواند و او را
 مرتبه و درجه در مقام اعلیٰ عیسیٰ خواهد شد و میگردد آنکه مدار استقامت عالم و انظام امور اخروی بنی آدم
 بلکه دنیوی نیز ازین سلسله است و عالییه است و نجات بے آنکه کسی درین سلسله است و عالییه تنظیم باشد
 آسانی متصور نیست در حدیث آمده است که روز قیامت بنده نومید مانده باشد و مفلسی کرد و خود حق تعالی
 فراموشی بنده من فلان دشمنند و در فلان محله می شناختی و فلان عارف ای شناختی گوید می شناختم
 فرماید و که ترا بخشیدم پس و قتی که شناخت سبب نجات می گردد چه جامی یاد کنانیدن اخبار و آثار حضرت
 سلاسل و میگردد آنکه ملک اعلا شاه ابوالدین عمر دولت آبادی در آخر مناقب السادات می گوید که ای
 عزیز روز قیامت روزی صعب است آنجا امیر اسیر گرد و شاه آنجا فقیر و هر یکی از بنی آدم متخیر و مدبوش
 باشد اولیا و انبیاء نفسی گویند تا آنکه آدم صنفی الله علیه و سلم سوی علم حضرت خیر الانام محمد مصطفی صلی
 علیه و سلم نشاید که پناه گیرد و ابراهیم خلیل الله علیه و سلم شفاعت خواهد رسید و محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم
 اگر شفاعت بر میان بند و هر که محب و مخلص خاندان اوست شفاعتش مشرف گردد و معاند مخالف خاندان
 شفاعت نکونسا بود و محبان سید صفیاء و دوستان ولادوی بر سر حینت در سرور باشند و دشمنان ایشان

در دوزخ مقهور و مخدول عزیز من هرگز ابد دولت ایمان و نعمت عرفان سرشته اند و بخصا کل حمید و عادات
 پسندیده پیراسته روح او را با قلوب اولاد اطهار رسید ابرار مونس گردانیده اند اذ الله شیئا هبنا السبایه
 او سبحانه تعالی همگنان با از دین مصطفی صلی الله علیه و سلم بهره سعادت روزی گردانند بمجد و آلاء العباد استیجا
 که درویشان مریدان را شجره دهند تا مراتب هر کس بر ترتیب شناسند و نیکو دانند که در همه عالم فقر و شجی از
 خاندان مصطفی صلی الله علیه و سلم پیدا شده و سادات که نتیجه سرفراز و لیا و امیر المؤمنین امام تقیین علی کرم الله
 وجهه اند پیرو سیر زاده همه عالم باشند و اگر کسی تمام پیران عالم را رسیده باشد و زهد تمام پیران عالم دریافته از
 کرامت اخبار غیبات گوید و بر موهو ابر و لیکن سر موی خلاف قاعده ادب و سوء عقیدت چیزی دلی داشته باشد
 تحقیق بدان که اوضال و مضل است هرگاه که خود چنین بود دیگران را چون را باند و دیگر آنکه حضرت جنید
 میفرماید که حکایات المشائخ چندین جنود الله تعالی انفسی پرسیدند که این حکایات مریدان انچه نفع
 می کند جواب داد که حضرت حق سبحانه تعالی می فرماید و کلاً نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت
 به فؤادک یعنی قصه های پیغمبران و اخبار ایشان بر تو میخوانم و از احوال ایشان ترا آگاه نمیکنم دلی
 ترا بآن ثبات باشد و قوت افزاید و چون بار و رنج بر تو رسد از اخبار احوال ایشان شغوفی و بر اندیشی دینی
 که چون مثل این بار و رنج بایشان رسیده و ایشان در آن صبر کردند و تو کل پیش آوردی بدل ترا بآن ثبات
 و صبر افزاید همچنین بشنیدن سخن نیکان و حکایات پیران و احوال ایشان دل مریدان اتر بیت باشد و قوت
 افزاید و در آن از حضرت حق ثبات یابد و در بلا و امتحان از او بر درویشی و ناکامی قدم فشارند تا عدم مراد
 یابد و سیرت ایشان گیرند و دیگر آنکه سخنان مشایخ و دوستان حق دوستی ایشان آرد و دوستی ایشان آرد
 با ایشان در نسبت افکند مصطفی را پرسیدند صلی الله علیه و سلم از مردی که قومی را دوست میداد اما یکبار از ایشان
 نمیرسد گفت المرء مع من احب بر بآنکس است که وی دوست می آرد و دیگر آنکه ابوالعباس عطا گوید
 که اگر نتوانی که دست در دوستی او زنی دست در دوستی دوستان او زن که دوستی دوستان او دوستی او
 در حدیث آمده است که آنحضرت با ابن مسعود فرمود اندری انک لا سلام او ثقی قال قلت الله و
 رسوله اعلم قال صلی الله علیه و سلم الولاية لله و المحب فيه و البعض فيه و دیگر آنکه ترمذی میفرماید

حکایات این طائفه آنست که بدانکه افعال اقوال و سخن ایشان ست از کردار خود برگردد
و قصه خود در جنب کردار ایشان بیند و از عجب ریا سیریزد و دیگر آنکه ذکر اولیا را باعث تولد حمت
چنانکه روایت کرد ابو الفرج بن الجوزی در مقدمه مصفوه و تابع شده و از عراقی و محدث شیرازی
و عسقلانی و سخاوی و محمد بن یوسف دشتی و غیر جم از امام سفیان بن عیینه گفت عند ذکر الصالحین
تنزل الرحمة و نسبت کرد این احافظ ابو عمر بن عبد البر در کتاب العلم و کتاب الاستقفا از سفیان بن عیید
الثوری و صاحب جمع الاحباب بسوی امام عبد الله بن المبارک ابن الصلاح در علوم حدیث گوید که ویت ام
از ابی عمر و سمیع بن بنجید که از کبار شیوخ حاکم و غیره است و از اجل صحاب عبد الله بن الامام احمد که سوال
کرد اباجعفر احمد بن حمدان را که بکدام نیت نویسم حدیث افرومود آیا روایت نکرده اید که بذکر صالحین حمت
نازل می شود گفت نعم ابن حمدان گفت پس رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و صحابی و تابعی
و محب الدین بن العربی در کتب درستی در بودن این از حدیث اصل جلیل آورده اند و در طبقات هروی است که
ان شیخ بغداد الامام محمد بن منصور الطوسی و فی الحدیث اشاذ الحافظ عثمان بن سعید الدارمی
ببینگاهان بیکدیگر صحیح و کاذب و کلام فی الاملا متنی فقال احدهم مالنا و لهذا فقال الامام
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة فاذا الغیث صار یزول من غیر صحاب قالوا کان
ذلك صورة المعافی الفاضله و لهذا کان بلا صحاب پس از اینجا ثابت شد
استحسان بیان کردن حال اسامی مشایخ طریقت و دیگر آنکه درین ماه چهل فراموشی آن گویند و در طائفه
خصوصا شائع گشته که هیچ کی از اینها تحقیق اسامی بزرگان و گذشته گان خود نمیدانند و در روز و در ذری کردن

نیت و نیت کسکه در نیت گفته در نیت	امروز قدر گوهر خارا برابر است	باد سوم باد هم عیسی برابر است
چون در شام اهل جهان تیار نیست	سرگین گاو و عنبر سارا برابر است	پس تا بدو فستق جالات تفصیل

و اجمالی ایشان چه رسد و تاریخ ولادت و وفات و مدفن که دیگر طایبان از وفات گرفته باشند این سبب
ترویج ارواح مقدسه ایشان بود و ابواب عنایت امداد بر سر و کشانند و همچنانکه این کس ایشان را
اینها بخیر ذکر می کند ایشان نیز بکلم تخلق باخلاق الهی و در ادان عالم بر نیکی یاد نمایند با جمله هر چند که مناقب

و محمد این بزرگان بسا اند که اخلاف و ارادتمندان برای یاد دہانی طالبان صدایچہ بایزگارش ساخته اند
لیکن اینجا از آنجا کہ در ہمین زیری ظاہری خیال پریدن آسمان ست وطن غالب تکمیل خود بہ تربہ عرفان
دین کتب بس شوار و دریافتن افعال و احوال و اقوال بزرگان بر خلاف اینہمہ خویش در دل چون خار
خوش گفت صاحب گلشن بارسہ قنادہ سہ روی اکنون بہال ازین گشتند مردم جملہ بہ حال

شرح می گوید که در حقیقت سروری و پنهانی و پیشوائی در دین شان حال کاملان دعا ران است که جامع علوم
شرعی و طریقت و احوال حقیقت بوده باشند و ایشان را علم با کمالات قلب انسانی و اوقات امراض و
ادویه و دخل کمائی یعنی محل باشد تا طبیب نفوس گشته و الا لایعرض نموده باشد و تکمیل تواند کرد اکنون
تقاضای زمان است که سروری و پنهانی بجهال افتاده است بجهل خلق ازان جهت گرفتار اخلاق بهمیه
گشته اند مشایخ نادان ضال و مضل واقع شده دعوی هدایت و ارشادی نمایند فی الحقیقت هه زمان اه
طریقت اند اصحاب **ابو ادب** محو فضائل و فضل و قبا^ل و فضایل این زمان در خاطر فاضلین خاک
راه منتسبان خاندان عالی شان قلندران احقر علی نور بن حضرت قدوة الاصاغر و الاکابر الجامع
بین علمی الباطن و الظاهر صاحب المقامات العلیه بل فی المعنی مفاد لفظ قلندر بر مولانا الشاه علی اکبر
قلندر بن لسان العارفین ترجمان المحققین شیخی مرشدی مجددی حضرت ابو اکبر مولانا الشاه حیدر قلندر
قدس سره موس آن شده که بزرگ پیران سلاسل خاندانی و بیان تاریخ ولادت و وفات و مدفن این
حضرات زبان کشایم اگر چه من گنهگار را چایارے آنکه نام پاک ایشان بر زبان را نم و خود را در
زمره مادحان و واصفان خداوندیشان شمار ما باین همه تفجیر صدق انتماے و اما بنبیست بک
فحدث بفتحیق محلی پر ختم و آن ابنام متصل عن ذکر اهل اصلاح مشهور با ختم حق بجا
مقبول اهل قبول گردانیده سنی این بیچاره را مشکور نماید حق که این عجله ایست که اگر کسی وقت خود
بدین خوش کند جائز آن دارد و اگر طالب دفع کلفت حرمان ادراک حال تفصیلی حضرت ازین جا امید

که دے حرمان بنید اشعار	دارم امید از خدای همان	که دواز قبول خویش نشان
کند این لطیف خویش قبول	بہ قبول خودش کند موصول	سوی اہل دلش روان ساز

جائے اور میان جان سازد	نیت جز لطف او کسے مارا	یہ نعم الویل المولیٰ
------------------------	------------------------	----------------------

و این عجاایز است بر پشت سلسله قلندریه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و طیفیوریه و فردوسییه و داریه
و نقشبندیه و تقدیم سلسله قلندریه در ذکر دیگر سلاسل محبت بودن او مست اصل سلسله خاندان خویش
و ابتدا از ذکر حضرت جدمشرد و انتهابر حضرت رسالت پناه بدان و همی است که در آخر کتاب در بیان
شجره نوشتن خواهد آمد و مشتمل بر یک ضمیمه که در آن ذکر چهار پر و چهارده خانزاده بوده است و یک خانه
که در آن بیان الفاظ و نسبت که دانستن آن درین عجاایز ضروری است و چند وصل در بیان چند فوائد صوت
که دانستن آن هم صوفی را ضروری است.

سلسلہ علیہ علیہ علویہ مکتبہ کربن فیضیہ اوس الکملہ صمد العلماء ابوالعزیز فانی و
بایزید مانہ وحید العصر غوث الدہر وانا و استادنا حضرت شہید تقی علی قندھاری

باید است که حضرت ایشان از اعظم خلفای حضرت والدیاجد خویش شاه تراب علی قلند بودند ولادت با سعادت
در ماه رجب المرجب سنه یک هزار و دویست و سیزده هجری است زنده علمای ربانی و مقرب بارگاه یزدانی
و صفائی ذهن و جدوت و ادراک و قوت و کرسلمات عقل از اهل الوصف بودند کتب و اهل بخت حضرت مولانا
شاه حمایت علی قلند رحم و مولانا شاه حیدر علی قلند رنخوانند و او اواخر جامع المعقول و المنقول حاوی
الفروع و الاصول الشمس البازغة لسماء الکمال البدر المنیر لفلک الجمال استاذ استادی مولانا محمد مستغان
علیه الرحمه و النعمان کاشاگرد جناب حضرت علام سندیل بودند در درس فرمودند الحق فیوض و برکات طریقه عتیقه قلند
بل شریعت نبویه از ذات ایشان چنان دیده می شد که باید و شاید اگر چه دست ادراک ارباب قلب حالات فیض ایشان
توابع است اما اینقدر با اعتقاد فقیر هست که مثل ایشان باین کمال و علو نسبت درین وقت کسی پیدا نبوده خلاق
حمیده و اوصاف پسندیده خلقی و خلقی داشته باشند کلفت و تعصب ادران دخلی نبود بحکم احسن کما احسن الله
الیلک حسن اخلاق بر تبرئه و تعمیل آیه وافی بهایه انک لعل خلق عظیم خوبی اشتقاق بدان پایه هرگز کسی

از خادمان و چاکران در باره خدمت ضرورت غمگسایه با کبر امر فرمودند و در هر کار عمل بر قول خیر خریدار نمودند
 اوسطهای فرمودند عمر شریف هفتاد و هفت سال و وفات مهفدم بصب سنه یک هزار و دصد و نود
 هجری روز چارشنبه قریب یک نواخت روز بعارضه تب محرقه و مدفن بنیعت حریم روضه حضرت الداجد
 خویش جانب مشرق است و بعد چندی قاضی احمد علی خان صاحب میر و رکنبند عالی بناساختند و
 سعادت اربین حاصل نمودند و باز از عالم خلفائے ایشان حضرت مرشدنا و ابنا مولانا
 شاه علی اکبر قلندر رحه و رکن مکی دین متین حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر لاهوری قدس سرها

بودند تاریخ وفات از مولوی غلام امام شهید صاحب		
رهبر و رهنمائے اہل یقین	عالم با عمل یگانہ منحصر	پیر کامل تقی علی ولی
رخت بر بست ناگهان جهان	بہر گلگشت باغ عسلین	در اصول و فروع شرع متین
از دل پر تعب شهید حزمین	گفت با تفت کہ بسیر و پاشد	سال تاریخ جلالتش ہی حجت
ایضا از مولوی محمد محی الدین خان صاحب ذوق		کریم و فضل ہم شریعت و دین
پائی برون زاویہ ہر متکلف کشید	در داکہ شمعہ ستم چرخ بے خطا	بردشت بن صلیب آل آچنان نلک
یعنی سے شاہ تقی آمدہ ز حق	پیک اجل صدای قوم لا تفت کشید	دست نشاء عشرتیاں نک کشید
لبیک بہ زبان ذل محترف کشید	جستم ز غیب حال ذل ذوق سینہ کشید	آن سالک طریق مضار پیغمبر
		گفت از فراق شیخ تو گوئی کف کشید

و کرم سلطان العارفین بر پان اول صلیب قلم طریقہ مجتبی قطب الحقیقۃ الیستی
 ثانی شیخ اکبر مولانا وجدنا و مرشدنا حضرت شاہ حید علی قلندر نور الدین قدس سرہ

بدانکہ حضرت ایشان از اعظم خلفائے حضرت الداجد خویش شاه تراب علی قلندر و پیر طریقت نجم دعارف نابند
 حضرت شاه علی منظر قلندر خلف خلیفہ حضرت سید شاہ مسعود علی قلندر آل آبادی بوده اند و ولادت باسعادت
 ایشان در سنہ ۱۲۰۰ هجری یک ہزار و دصد و پنج ہشتتم ماہ شعبان المعظم بودہ حضرت ایشان در سلامت
 و بہن وجود طبع و خوبی صفات و حسن اخلاق و سکوت دائم و بودن جوامع الحکم نادر الافاق بودند تخلیہ از

رزائل و تحلیله فیضائل در ذات قدسی صفات ایشان فطری بود و ترکیه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن
 آباد با طریقت جمیلی در علوم طائفه علمیه صوفیه مرتبه بلند و پایا را چهند و در تقریر مسئله توحید مخصوصا و بسائل
 دیگر عموما شانی عجیب بیانی غریب داشتند و از صطلحات ایشان هر گاه تمام و در تحقیق مسائل عقاید قدیق
 محققانه مالا کلام می نمودند کتب درسیه بخدمت عمده الازکیا و قدوة العلماء و الاولیاء علم خویش حضرت مولانا
 شاه حمایت علی قلند قدس سره گذرانیدند در ریاضات و مجاهدات آیتی بودند از آیات الهی اگر تفصیل آن بگام
 کتاب مستقل گردد بفعل مختصری مفصل نا حال حضرت ایشان در تکمیلروض لازم هر که حوض الکونین نام دارد از
 ابتدا تا انتها نگاشته ام هر که آنجا خواهد نگردد باطل ازین و حضرت ایشان مورد عنایت یمایت حضرت
 والده مرشد خود گذشته بر از و نیاز مصطفوی و سوز و گداز مرقد صوفی آگاه شدند و از خلعت فاخره خدای و خدا
 رسانی مشرف گردیدند الحق راع این دو ستم کنون تا گردیدند زیاده ازین اینجا چه گویم که مقامات
 بلند و کرات ارجمند ایشان کفلق الصبح بین و بهوید اند و در چار سوسه عالم چون سپیده صبح پیدا دیده بنیایا به
 و دل اناشاید تابیند و در یاد حوصله وقت از بیان آنها تنگ ست خامه را در میدان تحریر فیه بالذکر مختصر اندیکه
 اگر گویم تا قیامت صفت او پیچ آن را غایت و مقطع مجو در شر و پوشش شسته آفتاب
 فهم کن و اسد علم بالصداب شب ستم ماه شوال قریب یک و نیم پاس از شب باقی مانده روز جمعه
 بعارضه فالج در سن یک هزار و دصد و هشتاد و چهار هجری قات فرمودند رفت آن سلطان معنی بی فتور
قص قصان سوی آن ریای نور و صبح آن روز شنبه بعد ظهر در حرم بیست و نه حضرت مرثی جانم مغرب
 مدفون شدند و الا کن بران گنبدی بنا ساخته قاضی احمد علی خان صاحب مرحوم قائم ست یز و تبرک
 عمر شریف هفتاد و نه سال بوده قطعه تاریخ وفات از مولوی حکیم لطف الله صاحب ه
این حضرت حیدر قلند ز شرب اسی لطف که بود قطب وقت با جد برده شسته دل چپند ز دار فانی
مردانه نمود قطع راه مقصد تاریخ بمجنوی و صورتی گفتم هشتاد و چهار و یک هزار و دصد
ایضا از مولوی حبیب علی صاحب در عزای حضرت حیدر علی آنکه فقر از نسبت او شاه شد

مصرع پر در را برکش حبیب	مرشد م حقا قانی الله شد	ایضا از مولوی محی الدین خاں صاحب
وقت کز انقلاب دوران	شادی و الم بهم برآمد	قطره که ریخت وین تر
از بهر فشار گوی هر آمد	هر برق لب بخنده بکشود	هر ابر بیدیه تر آمد
خاکستر غم پرست مرآت	صیقل گیر حسن جوهر آمد	در تعمیر و تخریب همه
طعم پی سال سیر آمد	خورشید گرفت منزل ماه	از زانو افت بر آمد

ذکر حضرت قدوة الاصاغر و الاکابر مرشد الشیخ و الشاب و السلسله
الازهر جیبانی و مرشدی مولانا شاه تراب علی قلندر روح الله و

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سن یک هزار و یک صد و هشتاد و یک هجری است از ابتدای شعور
در تحصیل علم و فضل مشغوف و منظور بودند در ایام صبا از بهمت حسن ادب و سلیقه مورد نظر عنایت الدیاجد
خویش شدند بلکه حضرت والد ماجد شان بمشاهده پیچ و فرشته چون گل شکفتند نصیبی از آن پیدا بدید
که وی را چنین سپر باشد کتب صفار فارسیه و عربیه از ملاقه در اندک ایامی و مولوی معین الدین بنگالی از لاهی
از قدوة العلماء الرحمن مولانا حمید الدین الکاوری که از اجله فضلا و عمده ابرار و اقیای عصر بود تحصیل
کردند بعضی از رسائل در خدمت قضی القضاات قاضی محمد نجم الدین علیخان مغفور و جلدین اخیرین بهایه
بر مولوی فضل الدین ساکن نیوتنی گذر ایچند و در عین تحصیل علوم رسمیه کسب معارف و حقائق و تفهال اعلی
صوفیه معمول ایشان بود و کیفیت مطالعه و قوت ادراک مطالب غامضه افراسلم و مقرر نزد مشرکائی پس
ایشان بوده کتب سلوک و طریقت و حقائق و خدمت والد ماجد خود گذرانیدند و بی چند سال خدمت
والد ماجد خود حاضر بوده کسب مقامات سلوک نموده و انواع ریاضات مجاهدات برنج مقرر از باب طریقت
در عمل آورد به تشریف کلمه کیدی مشرف شدند چنانچه در کشف المتواری مؤلفه خود ارقام میفرمایند که اجازت
و خلافت فقیر در سلسل سبعة و تربیت و تعلیم امور فقره همه از حضرت والد خود دست اولاً و ثانیاً از بیعت خود
حضرت شاه مسعود علی قلندر قدس سره ثالثاً از حضرت شاه عبدالقلندر لاهوری برادر نماده و خلیفه

حضرت شاه عید الرحمن قلندر لاهر پوری و در سلسله نقشبندی نیز از طرف والد خود مجازست آنحضرت از مولوی احمدی خلیفه شاه عدل عرف شاه لعل بریلوی بالمعاوضه رسیده بود و هم در سلسله حشمتیه نظامیه و در اولیسیه که از حضرت شیخ محی الدین عربی بشاه علی اکبر بود و دی رسیده بود و از او نشان نخواست و صاحب امیده تقیر مجازست اینتهی و نیز حضرت ایشان به نعمت اجازت خلافت سلاسل خاندانی از حضرت شاه خد بخش قلندر خلف اصغر حضرت سیدی شاه باسط علی قلندر آله آبادی رسیده چنانچه در کتاب دستطاب اصول المقصود اظهارش فرموده اند حضرت ایشان انصافیت را ایقده اند که اکثری از ان بقالب طبع رنجیده شده اند و ویک ثانی اند جلالت و سمیت ظاهری و باطنی ایشان چنانکه دیده و شنیده شده است اگر آنکه از ان نوشته شود کتابی در از گردن طالب را اکثر حالات حضرت ایشان از صحیفه شریفه روض المظهر فی آثار القلندر دریافت باید کرد و الحق که ذات عالی اکرمه تهذیب اخلاق گویند بجا است و مخزن عموم اشتقاق گویند و از و از پنجشنبه دوم جمادی الاولی وقت دو پیر و فتنه عارضه فلج بجانب لیم عارض گردید و بهنگام شب یکشنبه یک نیم پاس از شب باقی مانده که صبح آن پنجیم جمادی الاولی نسیه یکست هزار و صد و هشتاد و پنج جالیه عصری گذشتند و علی الصبح بتاریخ نیم قریب ظهر خطبه بیرون خانقاه مابین هزار و الیه ماحیده و المیه صالحه خویش دفن شدند و الآن گنبدی عالی و عمارتی رفیع بناست تاضی احمد علی خان صاحب برادر بران قائمست یزار و تبرک به عرض شریف نود و چهار سال بوده حضرت ایشان از خلفا اند عظم و ارفع شان این بزر و صاحبزادگان اند که قدری از حال شان بالا ذکر کرده شد قطعه تاریخ وفات الهی

محی الدین خان صاحب ذوق	سوز که ام حادثه شد که این سپهر	جان حزین شعله نام کباب کرد
دام که بر اوج حقیقت تبارک	زینجا بعزم خلد مگر پاتراب کرد	ایضا از مولوی هادی علی قضا
اشک فی العریبه	مقتدی الخلق لایح من دنیا	عاد نحو المعاد حممله
قال فکری لعام رحلتہ	قل بروض الجنان منزلہ	ایضا از منشی محمد ضامن صبر
پیرا چون جهان گذران کرد سفر	شد بارش لبت و تابرج کن	گفتم از من بجای مصرع سال تاریخ
پیرن مرشد من هادی من قبله من	فائده باید دانست که سلسله قلندریه را شغب بسیار اند اکثر و اوق	
از ان شعبه مجتبی الیه است که بواسطه حضرت شاه مجا قلندر لاهر پوری میرسد و این شعبه هم شغب کثیر دارد		

آشهر از ان شعبه باسطیه است که بواسطه حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی میرسد و این نیز شعب
 کثیره دارد و ارتباط حضرت مرشدی بدو شعبه است یکی به شعبه مسعودیه که بواسطه سید السادات شاه مسعود علی
 قلندر میر رحمت حضرت مرشدی میرسد و دیگری شعبه کاظمیه که بواسطه سیدی شاه محمد کاظم قلندر میرسد چنانچه در
 شجره منظومه خود حضرت مرشدی میفرماید

 و مراد ازین آن هر دو حضرت شاه مسعود علی قلندر و شاه محمد کاظم قلندر بوده اند.

ذکر السید العارف و حذر زمانه فرید اوانه جامع مکارم الاخلاق و مضمی
 الشامل فی الآفاق قبله اعراف و صفوة العلماء شیوخ الاما جد الاما
 الامام العالم المسمی مولانا شاه محمد کاظم قلندر علموی روح بدو

بدانکه حضرت ایشان از اعظم خلفای حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی اند و لدات با سعادت
 ایشان به قدیم ماه رجب المرجب و زو شنبه سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و هشت هجری است در سلالت زمین
 وجود ادراک و خوبی صفات و حسن اخلاق نادره آفاق و یگانه و روزگار بودند تخلیه از زائل و تخلیه بفضائل و ذات
 ستوده صفات ایشان فطری است در ذریه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن با آداب طریقت جلی او اتم
 کتب سیه بخدمت حافظ عبد المعزیز کاکوری و حمده العلماء الراسخین مولانا محمد حمید الدین کاکوری نور الله
 ضریح گذرانیدند و واسطه او و اخرا از رئیس الاذکیا سید غلام محیی بهاری و ملا حمد الله السندی تحصیل فرمودند
 و فی الحقیقت علوم ایشان همه و بهیبه بودند و فائده این تحصیل صدوری محافظت است اسد بوده است درس
 و مطالعه کتب قدما و صوفیه چون تعریف ابوبکر کلا آبادی و قوت القلوب ابوطالب مکی و رساله امام قشیری و
 کشف علی غزنوی و اشعار و از متاخرین کتب حجه الاسلام محمد الغزالی و غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر
 الجیلانی و شیخ محی الدین ابن عربی و مولانا نور الدین عبدالرحمن الجاسمی و اتباعهم از مسمولات بوده است و روشن
 حضرت شاه ولی المدح در سلوک و تحقیقات ایشان بسیار پسندید فرمودند و در طریق تعلیمیه

علوم حضرت ایشان ایشانی عظیم و حالی فخم عطا شده اگر کسی بهره کامل از اتباع سنت معصومیت و جنت الیه بخت
 و نصرت کماحقه نداشته باشد بذاق سخن ایشان نتواند رسید الله تعالی قوت عظیم و عظمت تمام ایشان را قلوب خواص
 و عوام نهاد و مرتبه تقبلیت کبری و ولایت عظمی عطا فرمود و جمیع فرق ناس از فقها و فقرا و طلبه علوم از اقطار
 ارض و آفاق عالم توجیه بجانب عرش کباب ایشان داد و چشمهای حکمت از محیط قلب شریف بر لسان فیض تجلی
 جاری ساخت و علامات قدرت امارات ولایت ظاهر و باهر گردانید و مفاتیح خزائن جود و تصرف وجود و قبضه
 اختیار ایشان سپرد و بسیاری از اصناف مردم بصرف توجیه و التفات ایشان از کجی بر راستی آمده سالک سالک
 صدق و صواب شدند و جمیع مشائخ و اکابر عصر بکمال فضل و ولایت ایشان معترف در رعایت تعظیم و تکریم متفق
 بودند و شیوع و استقامت از کان دین و شریعت که از توجیه و صرف همت حضرت ایشان بظهور آمده آثار آن هنوز
 باقی اند اول دلیل است بکمال باطنی و احوال حقیقی ایشان رضی الله عنه و ریاضات و مجاهدات و کرامات و
 محاسن اخلاق و محامد اوصاف و حفظ آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع که شنیده شده است بر بانی وضوح
 بر علو قربت ولایت و سمو منزلت تقبلیت در **فصل مسعودی** که ملفوظ سید السادات سیدی شاه باسط علی قلندر
 الکریم آبادی است مرقوم است که حضرت ایشان مدت ده سال در خدمت مرشد طریقت خود حاضر ماند و تحصیل
 علم حقیقت و تکمیل ادکار و افکار و دعوت اسماء بوجه احسن نموده باجارت سلاسل سبزه سرفراز شد و لقب
 بصاحب السراحت یا سید شاه محمد کاظم قلندر شدند و در وطن خود رخت اقامت و استقامت نهاد و عالمی را
 بانوار طاعات و مجاهدات و افادت علوم دینی و افاضه معارف یقینی مستفیض ساختند انتهای غرض در خاندان
 قلندریه باسطیه صاحب طبقه و چون آفتاب درخشان بودند کمالات ایشان اظهر من الشمس است حاجت
 بیان ندارد کتاب اصول المقصود و مجاهدات الاولیا و مشنوی شیخ فیض بخش صاحب که از اجلا اعیان معصومه
 صحاب ایشان اند در شرح و بیان حالات و مقامات حضرت ایشان کافی است وفات در عرصه سستی سالگی
 بعرضه تپ تبارنج بست و یکم ربیع الآخر روز چارشنبه سنه یک هزار و دصد و هشت و یک هجری است
 و حضرت ایشان را اجازت سلسله نقشبندیه از مولوی احمدی صاحب ساکن کرسی که از خلفای معتبرین
 سید محمد عدل عرف شاه لعل بریلوی بودند بالمعاوضه رسیده بود یعنی حضرت ایشان ایشان را اجازت

سلسله قلندریه داده بودند و ایشان را اجازت سلسله انقشبنده یا از عظم خلفائے ایشان برادر خرد ایشان حضرت شاه میر محمد قلندر و هر دو صاحبزادگان ایشان حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر و حضرت مولانا شاه حمایت علی قلندر بودند و سواے ایشان دیگر حضرات بوده اند که تفصیل آنها را کتاب اصول المقصود کا فیت مزار شریف اندرون تکیه شریفه پائین مزار والدین ایشان است بعد مدتی شیخ لعل محمد از مریدین مخلصین ایشان عمارتی عالی و رفیعہ تعالی بنا ساختند که تا حال نظاره بخش زمانیان است تاریخ وفات از حضرت پیر و شری

برحق قدس سره	شاه کاظم قدوه اهل صفا	صاحب سر و امام عارفان
چون دنیا رفت وصل شبح	از فراقش ماتم شد الامان	شد بس کسر سال تا بخش تاب
از بر لے یادگار طالبان	با تفت غیب از رفسوس گفت	حیف رحلت کرد آن قطب زمان

ذکر سید الاجل قدوة ارباب الطریق وزبدة اصحاب تحقیق سلاله
السادات الاما جد اکرام نتیجه الاولیاء الاکابر العظام النور الاظم
والنور الازهر سیدی حضرت شاه مسعود علی قلندر آله آبادی قدس سره

ولادت با سعادت در روز یکشنبه بیست سوم ماه محرم الحرام سنه یک هزار و یک صد و شصت و پنج هجری شده
بدانکه حضرت ایشان فرزند اکبر و خلیفه و صاحب سجاد حضرت شاه باسط علی قلندر اند از ابتدای سن تمیز
تا عتقوان شباب در حجر عنایت الدماجد خود تربیت یافته و خطی کامل و نصیب وافر اند و ختم عالم معلوم
کتاب و سنت و کامل در شریعت و طریقت و حقیقت بودند کتب تصوف و علوم دیگر مضبوط و اتقان تمام
برو الدماجد خود خواندند و اسرار باطن از آنجناب گرفتند جمیع معارف ایشان در حقیقت معارف الد
ایشانند که در مراتب باطن ایشان از غایت جلا و صفا پر تو انداخته و همه علوم ایشان در حقیقت علوم آنجناب
اند که بر ساحت استعداد کمال ایشان در و دیافته و فی نفس الامر همه کمالات ایشان قاضی است که کسب
را در آن دخل نیست بیچ وقت ایشان از لیل و نهار خالی از لطاعات نبوده والد بزرگوار ایشان را بجمع نمود

درویشی و راز و نیاز و اذکار و افکار و اسرار قلندی و نعمت آبابی و مرشدی خود و الامال ساختند مگر رسم حیات و اجازت و خلافت از مرشد زاده خود حضرت شاه عبدالرحمن قلندر خلعت و خلیفه سیدنا شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره پیاس ادب و حفظ سنت آبابی گناینده بودند من بعد اجازت و خلافت نجاشینی خود و درین حیات بایشان بخشیدند حضرت ایشان بعد از وفات حضرت والد بزرگوار خود قریب بیست و پنج سال بر صدر ارشاد و سجادگی جلوه فرمادند وفات آنحضرت بتاریخ بیست و پنجم جمادی الاولی یوم دوشنبه سنه یک هزار و دصد و بیست و یک داد عمر شریف پنجاه و پنج سال بود مزار مبارک در موضع دگمده برابر مرقد شریف حضرت شاه محمد وصل عم ایشان طرف شرق است و از جمله خلفائے مشهرین ایشان که مروج سلسله اعلیه قلندر سلسله است شدند حضرت مولانا مرشدنا جدایی شاه تراب علی قلندر کا کوروی بودند اگر زیاده ازین خواهی در کتاب ستطاب اصول المقصود نظر کن.

و کرمه المشایخ و الاقطاب امام الایمه فروالاحباب سید السادات
و من السعادات رابط النعم و باسط الایادی ملقب باسرار الله
و کلید عرفان سیدی شاه باسط علی قلندر الاله آبادی قدس سره

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سنه یک هزار و یکصد و چهارده هجری واقع شده و آنحضرت سید رضوی
نیشاپوری نقیاده دودمان سیادت و سلالة اهل علم و عبادت بودند در صغر سن باراده تحصیل علم از وطن
مالون مهاجرت اختیار کردند و سالها اوستاد عصر خود متفاضله علوم عقلی و نقلی نمودند بعد چندی طالع رسا
بخیریت حضرت شاه الهدیه احمد قلندر لاهور پوری رسانید چند سال بخیریت بابرکت حاضرانده بشرف
بیعت و اولاد و تعلیم اذکار و افکار قلندری مشرف گردیدند و آنحضرت قلندر صاحب فرمودند که عالم ظاهر
که بچندین ریاضت حاصل کرده اید و قریب بفراغت رسیده باید که در خدمت حاجی صفت اند خیر آبادی نیت
از ان هم فارغ شوید چنانچه حضرت سید صاحب صباح روز دوم رخصت شده پیش حاجی صاحب رسیده

پنج سال در خدمت ایشان مانده جلدین آخرین بهایه و شرح موافقت و حاشیه سید زاهد سیدی بر امور عامه و دیگر
کتب معقول و تفسیر حدیث از ایشان نقل کرده و سند درست نمودند بعد از آن باز بخدمت قلندر صاحب آمده
کتب تصوف و خلائق از ایشان خواندند و اربعینات کثیره برای تکمیل اسباب آورده تا به اسرار محمدی و تقوی
مالا مال و بقصد اصلی فائز گردیده بخلافت و اجازت سلاسل سبعه سرفراز گردیده مامور باقامت وطن مالوت
خود شدند و عالمی را از قیض ارشاد سیر و سیراب نمودند حضرت ایشان را همیشه حضوری عالم ارواح می بود
هر چه می خواستند از عالم ارواح می پرسیدند و عجیب مقام و استعداد آنحضرت بود که کم کسی از اولیا را چنین
نسبت و قدرت بوده است تفصیل ایضات و مجازات ایشان را کتب مناقب الاصفیا و فصول سعودی
و موصول اقصاء و دو مجازات الاولیا و انی است وفات آنحضرت بتاریخ مہدی جمادی الحجۃ ستمیک هزار و یکصد
و نود و شصت هجری روداده و مدت عمر شریف هشتاد و دو و بود قطعه تاریخ وفات از مولوی عبدالقادر چوپوری
حضرت مظهر حق قطب عالم غوث جهان رخت از در فنا بست سوبانغ ارم
وقت روز و نم سال از تو چو پرسند بگو شب شبیه سحر آشفند هم عجب دوم
و بر دراز شریف ایشان در موضع دگر طه که چند گروه از شهر آکا بادست روضه بسیار نفیس که هزار بار و سید در
عمارت او صرف شده از تعمیر چهار برج کیست لے بهادر که از خدام با اختصاص بودند واقع است نزد ایشان
از اعظم خلفاے ایشان که جامع کمالات ظاہری و باطنی و صاحب تصانیف اند عارف بالله و محرم کائنات
قلندر گاکو روی و مولانا عبدالقادر چوپوری و مولانا فضل علی ساکن تروہ و مولانا شاہ حفیظ الدہلوی اند
و حال دیگر خلفا از فصول سعودی و مناقب الاصفیا باید جست۔

و کبر الشیخ اعلیٰ العارف اہتمامہ المشہورہ بالقطبیۃ لعلہ
الشیخ الامجد سیدی حبیب اللہ صمد قطب العارفین غوث العالمین
سیدی شاہ الہدیہ احمد قلندر لاہر پوری قدس سرہ
بر آنکہ حضرت ایشان برادرزادہ الحقیقی حضرت شاہ مجتبی عرف شاہ مجا قلندر و خلیفہ راستین حضرت شاہ

فتح قلندر اندو لاکب علوم رسمیه از علمائے شهر خود کرده در طلب مرشد پیش مشایخ زمان خود رفتند آخر
در بیت و ارادت شاه فتح قلندر داخل شده مدتی در خدمت عالی حاضر بوده تکمیل علوم باطنی و کتساب
طریقه کما حقہ نموده بشرف اجازت و خلافت مشرف شدند و از قلندر پور رخصت شده در لاهور پور اقامت اختیار
فرمودند عالمی از ذات بابر کات ایشان مستفیض شد حالات و کرامت و تصرفات و ریاضت و مجاہدات ایشان
در چندان مست کہ بحیر تحریر آید قطب وقت خود بودند در فصول مسعودیہ مرقوم است کہ روزی حضرت شاه فتح قلندر
قدس سرہ از شاه بہار الحق خیر آبادی کہ خلیفہ حضرت شاه فتح قلندر و برادر خالہ زاد حضرت شاه الہدیہ محمد
بودند فرمودند کہ مبارکباد این وقت برادر خالہ زاد شمار از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ خلعت قطبیت مرحمت شدہ است ہم از جناب بختن پاک خطاب آنحضرت قطب العارفین
و غوث العالمین بود و خود می فرمودند کہ دوستی مرا از جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مرحمت شد و نیز آنحضرت را
مخلوق بہ اسمائے نود و نہ نام باری تعالی بسیار بوده است و حالات عجیب و غریب میداشتند وفات ایشان
بتاریخ ہست و دوم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و یک صد و چهل و ہفت ہجری است و مزار در لاهور پور اندرون و
برابر مزار حضرت شاه مجاہد قلندر قدس سرہ جانب مشرق واقع است مولانا عبد القادر صاحب جنپوی
تاریخ وفات گستر **شاه الہدیہ احمد سیرت** وارث مرتبہ قاب و دو توس
بہر سال سفر آنحضرت خوان از قرآن یرثون الفردوس و از خلفائے ایشان سید الہدیہ
ہر گامی و قاضی مبارک گوپاموئی شارح سلم و محشی زواید ثلثہ و شاہ حرمت اللہ نو اسہ شاہ شرف الدین گنجی
سنیری و مولانا محمد مقیم و سید مراد رسول و مولانا نظام الدین مولانا اکرام اللہ و مولانا عبد الغفور اکبادی و مولانا
محسن قدوائی و شاہ عزیز اللہ دہلوی و شاہ ولی اللہ دہلوی کہ از فرزندان خواجہ باقی بادلند و صاحبزادہ ایشان
حضرت شاہ عبد الرحمن قلندر و غیر ہم و اکثر از ایشان عالم و مدرس صاحب تصانیف در انواع علوم اند
تفصیلش در اصول المقصود و مناقب الاصفیا طلب

ذکر العارف اکلیل و اکامل الشیل عاج معارج لکشف و لکشف

تاریخ مناجات الکون والوجود سیدی الشاه فتح قلندر لاهور پوری قس سره

بدانکه حضرت ایشان از مکمل خلفای حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجا قلندر لاهور پوری و برادرزاده حضرت شاه عبدالقدوس قلندر راجونپوری اند و او اکل بخدمت عم بزرگوار خود حاضرانده اخذ علوم ظاهری و باطنی کردند و در آواخر بعد وفات عم خود موافق حکم ایشان بخدمت حضرت شاه مجتبی قلندر آمده استفاده کمالات کما فیضی نموده با جازت و خلافت سلسل سبعه سرفراز شدند از ذات ایشان اشاعت طریق قلندریه هرست که ظهور یافت از دیگری نشد هزاران مردم از بلاد دور و دراز حاضر شده بدرج کمال و تکمیل رسیدند منقول است که چون حضرت ایشان در خدمت حضرت شاه مجا قلندر تربیت و تعلیم و تکمیل یافتند در دست حضرت قلندر صاحب ایشان پرسیدند که شما این قدر طاقت دارید که حضرت عبدالعزیز مکی را بیدار سازید یا نه عرض کردند که آنحضرت یک کس را بیدار کردن می فرماید اگر حکم شود از لاهور پور تا جونپور همه مردگان ایدار کنم و از اینجا تا آنجا حشر برپا کنم پس حضرت فرمودند پس کنید حق تعالی شمار این مرتبه عطا کرده است اما اظهار این نباید کرد که مصلحت وقت نیست و آنحضرت در او اکل بر کوه سی فتنه تکیه بستگه نموده وضعت اشتغال نمودند و مدتی بر همین پنج جهان یک مکان بودند و گاهی به جبیند حتی که مشهورست در وقتیکه پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم حکم کردند که اسی قلندر ازین کوه بیزبائی و مردمان را ارشاد کن چون آنحضرت نشست را از سنگی که بران تکیه کرده بودند جدا ساختند پوست پشت بآن سنگ بهم چسپیده بود که جدا نمی شد عرض کرامات و قدرت و ریاضات و مجاهدات آنحضرت بچندان است که بجزیر آیه هیچ کس از خلفای حضرت شاه مجا قلندر باین زور و شو و قدرت و تصرف نشده است و فتری باید که مناقب فی نوشته شود وفات آنحضرت بتاریخ بیست و دوم ماه شعبان سنه یک هزار و یک ص و هیزده هجری واقع شده تاریخ وفات آنحضرت است و قبر آنحضرت در قلندر پور است که از توابع عظم گڑه است آنحضرت را چهار هزار مرید صاحب الکشف و الکرامات در مالک عالم بوده اند از انجمله قاضی عبدالرحمن شریکی و شاه ابو محمد و شاه محمد صفت حسینی مرید محمد مکی و سید ابراهیم حسینی و شاه الهدیه احمد قلندر لاهور پوری و غیر هم که عده اسامی شریفه ایشان طویلی اردطالبا

باید که کتاب مستطاب اصول المقصود و فصول سعودی و مناقب الاصفیاء جمع کند

ذکر الشیخ العالم الربانی والمرشد المادی الصمدانی قطب
الحقیقه الاستیسی سید العرفان لقب انبیب به محی الدین ثانی
سیدی شاه مجتبی المعروف به شاه مجاقلندر اللاه پوری قلم سر

حضرت ایشان از احاطم خلفای حضرت شاه عبدالقدوس قلندر جوینوری اند صاحب طبعه و خلا
کبری بوده اند سلسله تعلیم قلندریه از ذات ایشان رواج و رونق تمام یافت نسب شریف ایشان بحضرت
عبدالمدین عباس میرسد منقول است که حضرت ایشان بخدمت مرشد خود تلمیذ و زوت وقت نموده اذکار قلندر
و قافیه و چشتیه و غیره اخذ کردند از شدت اذکار که بقوت تمام علی التواتر و التوالی می کردند و این استغفار
کردن بخون بسیار آمد آنکه مرض جنی که شایع عبارت از بل باشد و از مدتی عارض بود مواد آن دفع گردید و صحت
کلی حاصل شد قطب العالم وقت رخصت فرمودند که نسخه کیمیای اتم و معمول تانندان قلندریه است که سید
و برای جمعیت خاطرمی آموزند که عند الحاجة بکار خواهد آمد عرض کردند که حضرت سلامت کیمیای عظیم
آنست که از حوادث قدیم گردد و از ممکن واجب شود نسخه این کیمیا ارشاد فرمودند همین کیمیا کافی است و
حاجت بکیمیائی که از من نرسازند ندارم و منی آموزم قطب العالم ازین استغناء و علوهست ایشان بخیل محفوظ
شدند و فرمودند بجام تربیتهما از من فوق است زیرا که من آموزم و عمل نیارم و شما نمی آموزید تا بعمل برسید
آخر الامر با جارت قطب العالم به لاهر پور آمدند و بیرون آبادی در چاک محدود که در تعلق خود بود مکانی مختصر
درست نموده اقامت گزیدند و روز و شب در ذکر و فکر مشغول بودند با بکار کشف و کرامات و ریاضات و
مجاهدات حضرت ایشان زچندان است که بجز تحریر و تقریر در آیند اگر کتاب مناقب الاصفیاء و مراد المربین
و فصول سعودی و اصول المقصود مطالعه کرده شود بر قدس از ان اطلاع حاصل می تواند شد و عشرت ایشان
شخصت و سه سال شده بود وفات بتاریخ پانزدهم ربیع الآخر سنه یک هزار و هشتاد و چهار هجری است

روضه منوره در لاهر پورست که از خیر آباد بفاصله هفت کره واقع است مزار شریف از سنگ مرمرست و تعمیر
روضه شرقیه ثواب عزت خان دہلوی کما از مریدین مخلصین حضرت شاہ یوسف قلندر امیٹھوی کہ از خلفائے
حضرت ایشان بود تذکرہ مذخلفائے حضرت ایشان بسیار اند شاہ عبدالرسول کچھندوی و شاہ عبدالرسول
سترکھی و شاہ عبدالرسول بنارسی و شاہ فتح قلندر جو پوری و شاہ محمد ماہ قلندر آک آبادی و شاہ یوسف قلندر
امیٹھوی و شاہ انجیب قلندر امیٹھوی و شاہ جنید ثانی نبیرہ بنگی نظام الدین امیٹھوی و شاہ عباس قلندر
و شاہ قاسم دہلوی و شاہ بہار الحق بن شاہ فتح قلندر و قاضی معین الدین امحروت بقاضی مینا موہوئی شاہ
عبدلہی اکبر آبادی و شاہ محمد رفیع و شاہ محی الدین بلگرامی و شاہ مظفر اودھی وغیرہم۔

ذکر الشیخ الامام عیوۃ الابرار قدوۃ الاخیار قطب الہدی کہف الوری الشیخ عبدالقدوس قلندر ابجو نفوری قدس سرہ

بر آنکہ حضرت ایشان خلف رشید و خلیفہ راستین قطب العالم شیخ الاسلام شاہ عبدالسلام قلندر جو پوری
از مناقب و کمالات ایشان بسیار اند با وجود کمالات ہمیشہ در خمول و گمنامی و بے تعلقی و انقطاع از جمیع
ہوافظہ حال شان بودہ است در حجتہ العارفین است کہ شاہ عبدالسلام پیش از وفات بارہا الشیخ عبدالقدوس
فرمودند کہ بعد از من بخدمت قطب جہان شاہ عبدالرحمن جاننا قلندر لاهر پوری باید رفت چنانچہ ایشان
منے در صحبت قطب جہان ماندند و کسب علوم ظاہری و باطنی کردہ باحوال و مقامات عالیہ ارباب و کرام
قائم شدہ و خدمت مراجعت بوطن خود کردند در اثناے راہ کہ گذر بکچھو افتاد شیخ محمّد قلندر لکھنوی براے
استقبال از شہر بیرون آمد و با کرام تمام در منزل خویش آوردہ بوظافت ضیافت قیام نمود از انجا متوجہ
امیٹھوی شد شیخ عبدالرزاق بن محمد خاصہ خدا پیشتر رفتہ با احترام و تعظیم بسیار بسکن خود آوردہ در آد
مراحم ضیافت مساعی بسیار نمود در ایام اقامت امیٹھوی شیخ نظام الدین امیٹھوی را با حضرت ایشان صحبت
پیر فرائد و فیوض ماند بعد از ان شیخ عبدالقدوس بچو پور آمد و گمنامی خود سعی بلیغ نمود کہ کسی میدانست
کہ وے قطب و وزگار است مگر چندے از مشایخ جو پور گویند کہ در حقہ طعام بغایت احتیاط کردی و در

در شترک احوال خود را بحصول قوت حلال و کسب ریاضت مخفی داشته کشاد زری می کرد و چنین بهنجار غشای
 فقر ساخته بود اما چون بر آن قوی اشته با آخر پوشیده ماند و اشتها ریافت و مجمع همانیان گشت نقل است
 که روزی همانی پیش ایشان وارد شد تشریف باندرون برد و با هجاء فرمودند که آن بسمای همان تیار کنید
 و گفت که هیزم سوختنی نیست مگر از موی پریم حضرت آرد خمیر کرده نان درست کرده بیالای سرمبارک
 داشتند و چندان حبس دم کردند که از گرمی آن نان پخته شد و پیش همان بردند همان صاحب باطن بود
 آگاه گردید و بسیار مخطوفه و سرور گشت و منقول است که آنحضرت روز وفات از شیخ عبدالکریم نامی فرمودند
 که از بزرگان جوینور خبر کن که برائے ناز جنازه من بیامندوی پس و پیش می نمود چون مکرر فرمودند رفته
 خبر نمود و از انجام اجعت کردید که روح پرفقوح با علی علین رفته وفات حضرت ایشان و زیک شنبه
 دوازدهم شوال سنه یک هزار و پنجاه و دو هجری است عمر ایشان از نیک صد و ده سال بوده قبری در این
 نزد قبر پدر و جد خود است خلفا حضرت ایشان بسیار اندکی اذان دیوان عبدالرشید جوینوری اند که فضائل و
 مناقب علمی و عملی شان اظهر من الشمس اند و دیگرے قدوة لطفاً شیخ عطار الدمدول مولوی غلام نقشبند سجاد
 نشین شاه پیر محمد گنجوی و دیگرے سید راجی احمد مانکت ری که از کمال اولیای وقت و سجاد نشین شیخ
 حسام الحق مانکت ری اند و دیگرے ملا محمد نعیم ساکن بدوسرے و ملا بدلی نیز از مسترشدان قطب العالم
 بوده است از خدمت قطب الاقطاب بعیت داشت و کمالات این هر دو بزرگ علمی و عملی مشهور است و
 شیخ شمس الدین محمد جوینوری جد مخدوم الملک نیز از مسترشدان قطب العالم بود.

ذکر الشیخ الاعظم والمرشد اعظم شمس سماء الولاية الکبری مرکز دائرة
 هدایة الشیخ الاسلام شاه عبد الامام قلندر اچو نفوری قدس سره

حضرت ایشان مرید خود اند تربیت و تعلیم و اجازت و خلافت سلاسل از پدر خود دارند و نزد بعضی
 اجازت و خلافت از جد امجد خود حضرت شاه قطب الدین بنیاد قلندر نیز دارند صاحب ادا المریدین
 می نویسند که در شجره بعضی اصحاب نام حضرت شیخ محمد قطب قلندر داخل نیست می تواند بود که شیخ الاسلام

شاه عبدالسلام قلندر زمانه جد خود درک نموده باشند زیرا که آنست هشت صد و هشتاد و پنج هجری حضرت بنیاد قلندر
بر صدر حیات بودند که انصاف من لصرط المستقیم و بعد از آن مثنی زندگانی نموده اند مخدوم شیخ عبدالرزاق بن
مخدوم خاصه خدا پیش از سنه نه صد و هفتاد و پنج هجری در جوپوری رفته و بخدمت حضرت شیخ الاسلام رسید
مستفید شده اند در آن وقت سن شریف حضرت شیخ الاسلام یک صد و پانزده سال بود چنانچه این معنی
از مقامات متفکره محبوب القلوب و مناقب حضرت بندگی و خزانة بندگی که هر سه نسخه در بیان احوال حضرت
بندگی نظام الدین ایٹھوی ست معلوم می شود پس درین صورت احتمال دارد که تربیت و تلقین شیخ
عبدالسلام قلندر از خدمت جد خود بلا واسطه شده باشد حضرت ایشان بسیار صاحب ایاضات مجاہدات
و کشف و کرامات بودند چنانچه نقل است که حضرت شیخ محمد غوث گوایاری نزد ایشان بچونپور آمده گفتند که من
چندین چله دعوت برای اہلک شیر شاہ بر آوردم و بر لشکرش اثر معلوم شد اما بر پادشاہ مذکور هیچ اثر نشد
حضرت فرمودند که شمارا علم وقت آن نیست و خود فرمودند که در فلان وقت پادشاہ مذکور ہلاک خواهد شد آخر
ہمچنان شد وفات ایشان بتاریخ پانزدہم ذیقعدہ واقع شد مزار شریف برابر مزار مخدوم شیخ محمد قطب
قلندر جانب مغرب علن پور کہ کنجالت شہر جوپوریست واقع است ایشان را خلفائے صحاب الکشف و الکرامات
بسیار شدند یکے از آن حضرت شاہ عبدالرحمن جانناز قلندر لاہر پوری جد حضرت شاہ مجاہد قلندر لاہر پوری
و دیگری شاہ محمد قلندر لکھنوی ست کہ عمر دراز یافت و خلقه از ایشان فیضیاب شد شیخ نظام الدین ایٹھوی
سالہاد خدمت ایشان بوده اند تبرا ایشان در لکھنؤ در بنگالی باغ زیارت گاہ خلایق بوده است و دیگری شاہ
عبدالرزاق بن مخدوم خاصہ خدا ساکن ایٹھی کہ خلافت از حضرت ایشان نیز در انجنا پنجہ شیخ عبداللہ
شیخ عبدالرزاق در خزانہ بندگی در باب دوم آورده کہ شیخ من و پدر من از چند جا خلافت دارد یکے از حضرت
بہاء الحق خاصہ خدا المعروف بخدمت شیخ خاصہ دوم از شیخ الاسلام شاہ عبدالسلام المعروف بشیخ
علن قلندر جوپوری سوم از بندگی نظام الدین ایٹھوی سلطان محمد جداد علی محمد جوپوری نیز از خلفا ایشانند

ذکر شیخ الامام عمدۃ السالکین و تخبۃ الواصلین کاشف اسرار

اصوری و المعنوی سیدی شیخ محمد قطب قلندر الجوفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان فرزند اکبر حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر جوینپوری اندسبیت و تربیت و اکتساب
اذکار و افکار و مراقبات و اسرار سلسله علییه قلندریه و دیگر سلسله که تفصیل آنها بجای خود مذکور است از
خدمت الداج خود نموده مدت اعمربریاضات و مجاهدات گذرانیدند صائم الدهر و قائم اللیل بوده اند و در این
فقر خلعت الصدق و خلیفه راستین والد خود اند و در جمله سلسله با جمیع انهاج مجاز و آذون بعد وفات الد
باج خود بر سید ارشاد قیام مع الاستحقاق نموده عالمی را فیض رسان بوده اند و روشن ایشان خمول را از نور
و تنهایی قطع بوده است در اخفا و تناسخ بلوغ داشته اند حالت شکر و جذب بر آن حضرت غالب بود اکثر
اوقات در مراقبه سرید و زانو چنانکه داب حضرت سید خضر رومی قلندر بود میداشتند و قادر بر احیاء امارت
بودند اما از نظر خلق خود را مخفی نمیداشتند و مخلوق کم التفات می فرمودند و در تقریر مسئله توحید بیانی کافی وافی
داشتند و اکثر می فرمودند که مراد از ابراهیم حال و دلیل بر مسئله اثبات توحید بود حالا بغایت جد و جهد شانزد
دلیل کافی یا قتم می فرمود که در روشنی پیش ما و چیز است یکی تمذیب اخلاق و دومی محبت اهل بیت نبوی صلی الله
علیه و سلم عمر شریف بود ساله بود وفات بتاریخ نهم ماه ذیقعد و وقوع یافته سنه وفات بر ریافت نرسیده تر ایشان
پایین قبر والد ایشان است در علن پور منجلیات جوینپور که الحال به جگیا پور و شیخپور شهرت دارد در مدینه خلفای ایشان
بسیار شدند و از خلفای معتبرین و مشاهیر سیر ایشان حضرت شاه عبدالسلام قلندر اند.

ذکر عارف بجلیل والواصل بجمیل قدوة اهل الکشف و الشهود

اسوة ارباب العرفان والوجود حامل اسرار النبوی سیدی

الشاه قطب الدین مینا دل قلندر الجوفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان از فرزندان خلیفه دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه اند و ولادت حضرت ایشان

در مئه هفت صد و نهفتاد و شش هجری ست خلافت از غوث زمان سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره
دارند در امر المردین گوید که چون سید نجم الدین غوث الدهر قلندر به سر هر لور که از توابع جوینور است سید حضرت
قطب الدین بنیادل آمدند که در اطفال آبادی می کنند فرمودند که این همه سیرین برای تربیت این طفل بود
پس به تربیت مشغول شد چون کار ایشان بانصرام رسید همه امانات سلسله قلندریه و سلاسل دیگر تعویض
نمودند و قطب الدین بنیادل سران از غوثی قطب ساختند و خود روانه شدند و ملقب کردن به بنیادل السبب
آن بود که ایشان را چشمان ظاهری نبودند و آنچه مردم از چشم ظاهر می دیدند بلبک نمی توانستند دید ایشان بدل
می دیدند و وجه لقب سران از غوثی آنست که در سلسله قلندریه ذکر می ست که آن اذکر غوثیه می گویند آنحضرت
این شغل را بعد کمال رسانیده بودند چنانچه حضرت شاه بجا قلندر در انیس العاشقین در بیان همین کسب نوشته اند
که حضرت غوث العالمین قطب الدین بنیادل را سیر سوات و الارض از همین کسب حاصل بود و در انیس این
اذکر مبارک ایشان جدا می شد این مرتبه غوث الهی باشد و آنحضرت را اجازت و خلافت سلسله قلندریه یکعلویه
و طیفوریه و چشتیه قطبیه و نظامیه و قادریه و سهروردیه نظامیه از سید نجم الدین غوث الدهر ست اجازت خلافت
سلسله فردوسیة شیخ حسین بن معز بن شمس السطری یافته در کتب اکابر قلندریه مرقوم است که چون شیخ حسین
بن معز را کشف معلوم شد که امانت شاه قطب الدین بنیادل نزد ما هست در سر هر لور آمده تلقین و تعلیم علوم
و اعمال و اذکار سلسله فردوسیة حضرت ایشان کردند و این تعلیم و تلقین قبل از ملاقات حضرت سید نجم الدین
غوث الدهر ست چنانچه مولوی معنوی بحر العلوم و المعارف مولانا عبد القادر جوینوری در رساله منظومه می نویسند
که شیخ حسین بن معز تلقین اذکار گفت کار شما بساز در دست سیدی کو کنون بجا حر است
و اجازت و خلافت سلسله سهروردیه بهائیه که منسوب شیخ بهاء الدین ذکر یامتانی ست از شیخ شمس الدین
بده حسن ظفر آبادی ست که ایشان در ظفر آباد بجا حضرت قلندر صاحب آمده درخواست اذکار قلندریه کردند قلندر
صاحب فرمودند که دشواست در سیرانه سالی کی می تواند شد پس بجا رفتند و از آنجا اجازت سلسله سهروردیه
که نزد خود داشتند نوشته فرستادند چنانچه مولوی معنوی در رساله منظومه خود می نویسند

اوقات حضرت در سنه	رفت اهل نمود آنچه بداشت	اگر قطب غم است صعب الکافست
-------------------	-------------------------	----------------------------

نه صد و بست و پنج هجری تا پنج بست و پنجم ماه شعبان المعظم عمر شریف ایشان یک صد و چهل و نه سال پنج و دو
 زیاده بود و مر از شریف ایشان از سنگ ست در علن پور بیرون شهر چون پور که الحال به جوگیا پور مشهور است و حضرت
 فرموده اند که در فاتحه من گوشت بکازند بلکه بدو غشکر آید یا برنج که آن ادرین دیار سکه ن می گویند فاتحه کردند
 خلفای حضرت ایشان بسیار اند این جابر ذکر بعضی قصص را اختیار افتاد شاه نظام الدین قلندر بهاری شایع
 قصیده کبری و تخدم شاه عماد جد بکر العلوم و المعارف مولوی عبدالقادر جوپوری و سید فضل الدین معروف
 بسید گوشتین قطبی میری که از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اند و شاه او
 سرست قلندر که نسبت دادی با حضرت نیز دارند و شاه نصیر قلندر و شاه نور قلندر ابن شاه نصیر قلندر
 و دی طیفه و والد خود نیز بود گویند چون شاه نصیر قلندر علوم مرتبت ایشان دیدند فرمودند که دو آفتاب یک جا
 نمی مانند بنا بر آن ایشان در سر پور اقامت کردند و قبر ایشان در اینجا است و آنچه در اخبار الاخبار است که شاه
 نور قلندر مرید شاه داود است و شاه بیرک از وی تربیت یافته آن شاه نور دیگر است که مر از ایشان بماند و اوقع است
 دیگری امیر سید وجه الدین حسینی قادری عت امیر سید گشائین سمندر توحید و ابراهیم صوفی و غیر ایشان که
 در حد اسماء گرامی آنها طولی است اگر در این تفصیل احوال شان منظور باشد در جمیع کتاب مستطاب
 اصول المقصود و فصول مسعودیه و مناقب الاصفیاء و مراد المیرین و غیر بامین الملائکة نمایند۔

ذکر سلطان السالکین برهان الواصلین سید سعید و قطب الحمید سیدی سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره

بدانکه ولادت حضرت ایشان در سنه شش صد و سی و هفت هجری است ایشان سید حسینی اند نسبت شریف
 ایشان بامام زید شهید فرزندان امام بهام زین العابدین منتهی میشود چنانچه در اصول المقصود و دیگر کتب ثقات
 مرقوم است جد بزرگوار ایشان سید مبارک غزنوی از خلفای شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی
 است چون بوجود آمد والد ماجد او را بخدمت شیخ بر شیخ دیده و فرمود که موی بنای چون بخانه آورده بعد چند روز
 بیمار شد و بظاهر خیال شد که گویا مرده است مگر والد در تفرین توقف ساخت و گفت شیخ در حق و فرموده است

مؤمنان و از شیخ نصیبی خواهد بود و چگونه پیش ازین ببرد و بخدمت شیخ حاضر شده حال بعرض رسانید
 حضرت شیخ فرمود که شاید سکنه باشد و یاران را گفت بیا سید تا به بنیم آمده دید و چهار روزه او کشید فرمود صحیح
 است پس بافاقت آمد و گریه کرد و هرگاه به بلوغ رسید شیخ تربیت فرمود و خلیفه خود گردانید و بغزنین بساتی هدایت
 و ارشاد فرستاد رضی الله تعالی عنه و حضرت سید نجم الدین قلندر را و لاد خدمت حضرت سید نظام الدین اولیا
 ارادت آورد و در ریاضتها کشید چون کشف کار نشد حضرت سلطان الاولیا فرمود که این وقت چنان نمودند
 که کشف کار تو بر دست سید المجذوبین و حجة المجهوبین سید خضر رومی است که مقتدرای قلندریه است در ولایت
 روم می باشد و او را آنجا طلب کن حضرت سید بلادر روم رسید و در بعضی از بازارها روم جماعتی را دید
 که امام شان مردی با عظمت و طهیت و جلالت با حلیه که سلطان الاولیا نشان داده بود میروند از سکنه آنجا
 پرسید که این چه نورانی و این جماعت کیستند گفتند که سید المجذوبین سید خضر رومی است این جماعت قلندان
 است حضرت سید گوید که بعد حصول معرفت بر قدما مبارک او سرزاد حضرت سید بدون استفسار فرمود
 یا نجم الدین جنت سالما غنا نما فرمود بر او نظام الدین خوش است بزبان ادب گفتیم که شیخ خوش است
 و فرمود میدانم که شیخ ترا برین فرستاده است خوش آمدی و قبول کردم چون بمنزل خود رجوع فرمود مرا زیر
 نقش خود جاوداشت نقش مبارک ذات آنحضرت بود در مراقبه پس در خدمت او سالها سفر کردم
 و اطلاق زمین را بگشتم و در امتثال او امر و دقیقه نگذاشتم و در خدمت حضرت سید بند رسیدم و حضرت سید
 تربیتی و تلقینی فرمود تا آنکه صحبت جماعت قلندریه گذاشته بتمام امام الاولیا حجة الاصفیا مولانا معین
 الحق والدین چشتی آمدم و بدعوت هم عظم مشغول شدم تا این خبر بسمع مبارک حضرت سید رسید فرمودند از
 یاران که بر وید و سید نجم الدین را بسیار یک بغیر خدا مشغولی دارد یاران آمده مریدان حضرت آوردند پس
 بخوردن نان و گوشت و شوربا فرمود که در دعوت این همه ترک شده بود پس مرا بخلوت طلبید و تربیت کرد
 و تلقین از کار کرد و تربیت چنانکه باید فرمود و عند التحقیق در میان تعلیم و تلقین سلطان نظام الدین اولیا یارانی
 و تلقین حضرت سید السادات خضر رومی قلندر فرقی نیافتم مگر فتح الباب بر دست مبارک حضرت سید
 روزی من بود بعد ازین پنج سال دیگر در صحبت حضرت سید المجذوبین ماندم تا ملاخافت بخشید در سخت

در سینه من آنچه حق در سینه او ریخت و در اع فرمود بسوس که رقم در ساله خوشه مذکور است که حضرت غوث
سی و سه حج گذارد و روایت که حضرت غوث رضی الله عنه را خطه منقوش در جبین پدید آمده بود و هر کس معاینه
می کرد و آن خط لفظ قطب الاقطاب بود چون وقت وفات حضرت غوث نزدیک سید یک کف بر پهلوی
برسم زد و لفظ الحق بر زبان راند و بخت حق تعالی فی مقعد صدق عند علیک مقتدر ببارخ بستم
دی آنچه روز چهارشنبه سته هشت صد و سی و هفت هجری پیوست تاریخ وفات از مولوی معنوی مولانا
عبد القادر جوینوری رح **و انجم اذ ابوی چون خواندم ز امام** آغاز ندارد این کلام و انجام
از بهرام نجم دین غوث الدهر تاریخ وفات فهم کردند کرام عمر شریف ایشان در صد سال
و از مشایخ چشت حضرت شیخ فرید گنج شکر و سلطان نظام الدین اولیا را دیده بود و سید اشرف جهانگیر و شیخ
کبیر سر بر لوری و سید عبدالرزاق نور احسن بملاقات حضرت غوث رسیده قبر آنحضرت در کوه مانده بود و بر حوض
چند لاد و در اصول المقصود است که قبر آنحضرت در صوبه بالوه قریب گدها نادر موضع مایه که متصل گهانی و نادر
که در آنجا محل سلطان غوری و حوضی عظیم است بجانب غرب آن حوض مرقد مبارک ایشان است و بجانب
شرق محل مذکور و آن حوض اتالاب چند لاوی گویند که معروف بتالاب بی بی اندی است از خلفای ایشان
درین دیار و کس لوندیکی شاه حسین سر بر لوری که صاحب ساله خوشه است و دیگر حضرت شاه قطب الدین
مینا دل قدس سره و شیخ اوهن بن شیخ بهاء الدین جوینوری نیز از وی اجازت و خلافت سلسله حشینی و قلندی
بردارد

ذکر الامام الهام سید التاجین سید العارفین السید الامام سلاله
اولاد الرسول الاکرم سیدنا الاکبر الخضر الرومی القلند قدس سره

اصل ایشان از ولایت روم است و از اعظم خلفای حضرت شاه عبدالعزیز مکی قلندر و از نسل
چشت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی نیز یافته هرگاه که حضرت سید قدس سره از روم بی
رسیدند خواجہ صاحب خرقه خویش در پیش آنحضرت آوردند چون عمر حضرت خواجہ کم بود و سید صفا
کبیر السن فرمودند یاران بر بنید که این طفل با ما بازی می کند حضرت خواجہ فرمود که من از خود نمی گویم بلکه

بموجب امری گویم بعد از آن حضرت سید بر گرفتن طریق چشت امور شده تا خود یکسان خواج صاحب زقند
 و طریق چشت و خرقه و کلاه از خواج صاحب گرفتند و اذکار چشتیه دیده فرمودند که چشتیان خدا را مفت یافتند
 در فراد المریدین ملفوظا قاضی محمد تقی قلندر رقوم است که حضرت سید چرم پوش بودند و کجکول قلندریه بانو
 داشتند هر چه کسی می گذرانید در همان کجکول می گرفتند در سیر و سفر هر کرا هر چیز که دل می خواست از همان
 کجکول بر آورده می دادند و کرامات و خوارق عادات از حضرت سید بسیار بوجود می آمد و تربیت ایشان بلا واسطه
 از شیخ عبدالغفر بکی است و عمر حضرت سید شش صد سال است و حضرت سید شاه باسط علی قلندر نوشته اند
 که ولادت حضرت سید خضر رومی در آغاز صدی پنجم هجری است و وفات تاریخ هیزدهم رجب در هفت صد
 و پنجاه هجری و عمر صد و پنجاه سال و ضمه آنحضرت لشهر یک روز ضمه غانچی شهید خواهر زاده سلطان شمس
 است مشهور است و در مناقب الاصفیا نقل می کند که قبر ایشان در روم بعد وفات آنحضرت مولانا بھری
 خادم خاص و در سیر عرب و عجم همراه بودند باذن شان قائم مقام شد هر گاه که حضرت سید نجم الدین غوث الکریم
 از سفر حج از مراجعت فرموده میفرزاد فاقض الالوار حاضر شد و مولانا بھری را بر مقام حضرت سید یافت مولانا
 بھری از سید نجم الدین قلندر گفت که این مقام شماست حضرت سید فرمود که قف فی مقامک فان اقام
 لیسفر در ساله خوشتر نوشته که سید السادات خضر رومی دو سید را تربیت کرد و از خلفای خود گردانید هر دو
 کامل و کامل بودند یکی سید نجم الدین قلندر غوث الدیر که سفر عرب و عجم کرد و در هر زمین که رسید انوار مودت
 به بیعت شدند دوم سید روح الدوا و در خدمت سید زمانی در اماند و صاحب خوارق و کرامات بود و این
 را بر تنگه سیم می الید و در آتش می انداخت تنگه زرمی شد تا این خبر بحضرت سید رسید طلب فرمود یاران را
 گفت کلیم او بگیرد و گفت اینجا مباحش و به بلاد فرنگ اقامت کن او اینجا بزرگست منی نفع الدین
 ابو علی قلندر بانی تپی از خلفای سید بھری قلندر است و بر وایتی مرید حضرت سید خضر رومی قلندر است
 و بر وایتی سلسله ایشان بحضرت امیر المومنین اسد القالب علی بن ابی طالب الیم و وجه بطریق السید
 و ملاقات روحانی میرسد صاحب سفینه الاولیا گوید که شیخ شرف الدین بانی تپی کنیت ایشان ابوعلی و لقب
 قلندر است از عقلائے مجانبین و بزرگان این طائفه و کبار مشائخ هند در علم تصوف و توحید یگانہ روزگار

بود و اولیای وقت را رجوع یا نشان بود و از معاصران سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ اند عالم بودند
 بعلم ظاہری و باطنی و ممتاز در ریاضت و مجاہدہ علمائے ظاہر از قصور فہم خود بر ایشان انکار دہشتہ اند
 نسبت ارادت و استفادہ ایشان بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی قدس سرہاست
 چنانچہ در بعضی از مکتوبات خود نوشتہ اند کہ در روم بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی
 رسیدہ ام و از ایشان نوازش یافتہ بانی پست آمدہ گشتم و قبر ایشان در بانی پست شہور و معروف است
 یزدا و تبریک بہ و قبرے کہ در کربلاست اصلی نذر فقیر بکر بزیارت رسید و بر من کشوف شدہ کہ ایشان ان قبر
 آسودہ اند این باعی از دست آوازہ عشق باہر خانہ رسید در دہل باخوش و بیگانہ رسید
 از دست غم عشق تو بہر حال کہ گونید زراہ و در دیوانہ رسید و صاحب مراد المہرین نقل مکنند
 کہ شرف الدین بوعلی قلندر بعد تحصیل تکمیل علم ظاہر نعمت باطن از حضرت قطب الدین خواجہ قطب الدین بختیار
 اوشی یافتہ و مرشد دوم ایشان حضرت نجم الدین غوث الدین قلندر اند و شیخ عبدالحق محدث در اخبار الانجیر گویند
 کہ شرف الدین بانی پستی اورا ابوعلی قلندر نیز گویند از مشاہیر مجاہدین اولیاست گویند کہ در او اکل حال تحصیل
 علم کرد و طریق مجاہدہ و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجاہدہ شد و کتاہار آب انداخت نسبت ارادت
 او بیک از شاخ شہور نیست بعضی گویند بہ نظام الدین اولیا ارادت داشت و بعضی گویند بخواجہ
 قطب الدین بختیار اوشی و هیچ یکے ازین دو نقل لصحت نرسیدہ است اورا مکتوب است بزبان عشق و
 محبت مشتمل بر معارف و حقائق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی و حیلہ آن بنام ختیار الدین
 می گویند و در سالہ دیگر در عوام الناس شہرت دارد کہ اورا حکماء شیخ شرف الدین می گویند ظاہر نیست
 اگر آن از مخترعات عوام الناس است و اند علم انتہی۔

ذکر سلطان التابعین برہان العارفین مہم قواعد لطیفہ العالیہ صوفیہ
 اساس سلسلہ قلندریشیخ عبدعزیز بنی المعروف بعبادہ علیہ قلندر قدس سرہ

بدانکہ این خانوادہ علیہ قلندر بنسب بحضرت ایشان است و ہر کہ نسبت ارادت باین خاندان دارد اورا

قلندری گویند حضرت ایشان از اصحاب صفه و از بناکر همت صلاح علیه السلام اند قبل از بعثت پیغمبر صلی الله علیه و سلم منتظر ظهور نبوی بودند چون ظهور آنحضرت شد بشرف اسلام مشرف شده داخل جماعت اصحاب صفه که عاشقان جمال جهان آرای نبوی بودند شدند و در بانی حجره شریفه را سعادت دارین انکاشته از کونین روگردانیده بکاری دیگر روی آوردند و در سفر و حضر جز خدمتگذاری شغله دیگری نداشتند در سال اخیریست که لوکان بیله احواء النبی صلی الله علیه و سلم و ازین وجه لقب بعلمدار شدند و نبودن نام ایشان در اسما و الرجال منافی این امر نمی تواند شد زیرا که بسیاری از اصحاب اند که ذکر آنها در اسما و الرجال نیست و در اسما و الرجال ذکر آنهاست که از روایات حدیث بوده اند در مراد المردین گویند که زمان عیسی علیه السلام در آن کرده اند و عالم و مقتدر دین نصاری بودند و صحبت سید الانبیاء علیه التحیه و الثناء مشرف شده اخذ فیوض و برکات و اسرار شریعت و طریقت و حقیقت نموده امام و قدوة اهل اسلام گشتند قبله سمت ایشان جز حق و کعبه توجه ایشان غیر ذات مطلق نیست و محتاج استسباب ایشان بهمین روش نیست و کمال تکمیل در همین طریق دیده و دانسته از شیخ و تکلف و تصنع و در ماندن خودی و خودمانی را مانع وصول مقصود نموده اند

و اتباع شریعت هر حال منظور از ایشان است
عشق کار است که موقوف بر ایت باشد
ترا ب از حق همیشه خواهد حفظ شرع و طریق حمید
و بدانکه حضرت عبدالعزیز مکی شخص واحد است متعدد در موقوف بندگی نظام الدین ساکن امیچی که چشتی اند
و جامع آن شاه عبدالدین شاه عبدالرزاق بن محمد و شیخ خاصه خداست می نویسد که منشأ این
سلسله یعنی قلندر شیخ عبدالعزیز مکی عبدالعلیم در پیغمبر اند که معروف به شیخ عبدالعزیز هستند انتهی
و بعد ازین اختلاف روایات است از بعضی کتب چنان معلوم می شود که بهر جایار ذوی الاقتدار معیت
کردند و از بعض چنان معلوم می شود که بعد تشریف باسلام و اختیار معیت سید الانام در سفری
از اسفار در رکاب آن سرور حاضر بودند و مراقبه چنان استغراق واقع شد که از انجا نقل و حرکت افتادند و
و در زمانه حیدر که اسد الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه بهوش آمدند و مشرف بخجرت

زاهدان راه برنده نبرد معذورست

حضرت مرشدی میسر باید

خدا دیدن خدا گفتن بگو و خدا را ماندن

و بیعت این خلیفه بر حق شدند و از اینجا است که در کتب اکابر قلندریه رضوان الله علیهم اجمعین سلسله نقلیه
را در پنج می نویسنده قلندر یکم که بلا واسطه دیگر بسیر و انبیا صلی الله علیه و سلم میرسد و قلندر یکم علویه
که بلا واسطه حضرت علی مرتضی سلام الله علیه می پیوند و چند بیت از کتاب ربط المشایخ که از تصانیف علامه
مولانا عبدالحق در جوینوری است و موضح این مقصد است می نگارم ذهن و اکمل

خواجہ عبدالحق بن عبدالحق	آن علمدار مصطفی از سپاه	بانی بود در سفر بوفاق
در کمانه گرفت استغراق	تازمانه که حیدر صفت در	سوی صفین اند با شکر
شعب لشکرش گدازش سید	با فاقه در آمد و بدوید	گفت که مصطفی و شکر او
من فدای غلام چاکر او	قوم گفتند رفت از دنیا	و ز پس او سه مرد از خلفا
این وحی و لیت و شیر خدا	اکنون علی مرتضی امیر خدا	تا بدولت با آنجناب رسید
بعیثش کرد و خدمتش برگزید	هر که فهمید سر مرتضوی	خواند ما را قلندر علوی

و ازین واضح شد که عبد العزیز یکی از جناب رسالت مآب بلا واسطه فیض و بیعت ازند و هم بلا واسطه
شیر خدا علی مرتضی اکرم الله وجهه و نبودن وساطت جناب امیر را مستبعد نباید انگاشت سلسله انقشبنده
را در کتب ایشان ببینید که بلا واسطه جناب ابوبکر صدیق رضی الله عنه هم میرسد و بلا واسطه جناب امیر کریم
نیز پس وساطت جناب امیر در یک پنج نیست و در پنج دیگرست و اعتماد درین امور بر کتب قوم بیاید نه
بر اقوال فقرا زمان که از حلیه علم و عمل عاری اند اگر تفصیل احوال این اکابر منظورست طلاب اباید
که موقوفات قلندریه را که محبوب و مفصل اند مطالعه کنند فاشلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون بایست
که در حضرت ایشان اختلاف است و درین اختلاف دو قول اند در یک قول هزار سال و در قول دیگر
شش صد سال و مشهور همین قول ثانی است و طول عمر و بقای ایشان جائز است بعد از نیست حافظ
ابن حجر عسقلانی در اصابه فی تمیز الصحابه در ترجمه سلمان فارسی می نویسنده که سلمان فارسی دریافت
حضرت عیسی علیه السلام را و می گویند که دریافت وحی عیسی را و در جامع الاصول گوید که می گویند
ایل علم که عمر سلمان فارسی سه صد و پنجاه سال بود بعضی گویند دو صد و پنجاه سال و شیخ محمد طافه

در مجمع النجاشی که بطور شرح صحاح ستہ حدیث ستی نویسد کہ قس بن ساعدہ ایمان آورد با آنحضرت پیش از بعثت آنحضرت و بشارت داد بر بعثت او در انصام و فصاحت عرب بود و گویند عمراد ہفت صد سال بود و چون خضر و الیاس و صحابہ کثرت پیش از زمان آنسر و صلی اللہ علیہ وسلم و بقای شان الآن خود ثابت و محقق است شیخ محی السنۃ البغوی در معالم التنزیل می گوید اربعۃ من الانبیاء فی الاحیاء اثنا عشر فی الارض الخضر و الیاس اثنا عشر فی السماء و دریں عیسی علیہم السلام و قصہ رتن ہندی کہ در ستہ شش صد ظاہر شد و دعوی لقاء آنحضرت کرد در نفحات الانس مذکور است علامہ محمد الدین شیرازی صاحب قاموس اور از صحابہ میداند و سید اشرف جہانگیر سنائی در لطائف الشرفیہ رسیدن خود بملاقات رتن ہندی می نویسند و بان قحطی نمایند و نسبت اخذ خرقہ از او نشان ثابت می کنند و مولانا بحر العلوم شیخ عبدالحی محمد در شرح مسلم الشیخ فرماید کہ ینبغی ان لا یدکر الازن بالشک لاحتیال الصحۃ حدیثاً عن الوقوع فی الکبیرۃ و نیز می نویسد کہ نحو مثل الازن باید عون الاولیاء القلندرۃ الدبرق الکرام صحبتہ عبد اللہ و یلقونہ بعلم بردار و ینسبون خرقۃ الیہ یدعون اسناداً متصللاً و یحکون حکایۃ عجیبۃ و یدعون لقاءہ قریب من ست مائۃ و لا جمال للنسبۃ الذل بل یسمونہم فاعلم اولیاء اللہ صاحب الکرامات محفوظی عن اللہ تعالیٰ و اللہ اعلم الحق پس تردد در بقا و طول عمر ایشان کسی از شیعیہ کہ قائل بوجود ہمدی نہ دوشی کہ قائل بوجود انبیا اند نخواہند کرد و القصہ آنحضرت آخر الامر در مکان پٹن کہ مشہور بہ پیران پٹن است آمدند و بامردان گفتند کہ من در سردابہ رمی ایم شہا از بالائی آن بگل یا گچ بند کنند ہیچان کردہ متعہ در آن سردابہ بودند چون چند روز برلے بر آمدن آنحضرت از سردابہ باقی ماندہ بود شیخ الاسلام بہاء الدین ذکر مالستانی و شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہما را برلے حل عقدہ کہ این ہر دو عارفان را ماندہ بود از جناب قطب الهند جو اجسم معین الدین چشتی قدس سرہ حکم شد کہ شہر دو کسان در پٹن رفتہ از محاسن خود خاک و خاشاک گزیدند و بہ حضرت شاہ عبد العزیز مکی رویدہ باشند کہ چند روز برلے بر آمدن او نشان باقی ست بر آمدہ آن عقدہ را حل خواہند کرد پس این ہر دو بزرگان مجتہدین کردند تا آنکہ حضرت قلندر رضی اللہ عنہ از سردابہ بر آمد و عقدہ این ہر دو بزرگان را حل کرد و حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ زمین برلے قبر خود درخواست کردند

آنحضرت رحمت فرمودند و بها بنجا قبر شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سره است وفات شیخ فریدالدین گنج شکر در عمر
نود و هشت سال است در سنه شش صد و هشتاد و وفات شیخ بهاءالدین ذکریا قدس سره در سنه شش صد و شش
هجری وقوع یافته بعد از حضرت قلندر رضی فرمودند که من الحال باز در سرباز در می آیم کسی بالائے سربازیه باز نکند مگر
آنکه در زمان مهدی موعود علیه السلام خواهم بر آید و بتاریخ دوازدهم ذی الحجه روپوش شدند بهان نور عرس
آنحضرت است اینچنین شان قلندری و درین طریقه با سینه سکر و غلبه حال نکتہ از شریعت فرو گذشت نشند
حضرت شاه مجتبی معروف به شاه مجاقلندر لاهوری که سر حلقه این خانواده بوده اند و مکتوبی می فرماید که صوفی
قدم از دائر متابعت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم بیرون نمی آید بودم در آنکه از سبب تسمی
کتاب با نحو جگلی کار غلامی زیرا که صوفی را مرتبه صفا بوجه همین متابعت حاصل شده است و آنکه
گردن خود از رتبه اتباع شریعت حقه بر آورده و ازین اوصاف مذکور بیگانه اند نام صوفی و قلندری بر او شان
عاریت است بحقیقت شیخ احمد علایی صاحب الذوات شرح عوارف می فرماید که قوم فتنه شیطان علی
صورة القلندریه او غیرها سمو انفسهم ملائمتیه و لبسوا البسة الصوفیه لتلبس العوام الذین لا خبیة
لهم بانهم الصوفیه و ما هم من الصوفیه بوجه من الوجوه انهم و مولانا عید الدیاب شعرانی در اشارات
و المیزان می گوید که در دوازدهم از مصاحبت این لباسیان که خود را بنام مشائخ آوازمی دهانند یا خود را
از اتباع شان می گویند ملائمتیه و قلندریه و حیدریه و بسطامیه و غیر هم زیرا که اکثر ذریه اخا الفت با مشائخ
است در جمله امور چه که منقول از مشائخ تقدیر است کتاب و سنت حتی که بود سیدی عبدالقادر الجیلی رضی عنه
که باصحاب خود می فرماید که لازم گردانید بر خود مقید گردانید خود را به کتاب و سنت و پیر سبزی را نیز آوین
بدعتها و درین اینقدر اشارت از شیخ است و عبارت از من -

و ذکر اصل الاصول السلسله الی صیلتها ثابت و فرعها فی السما و الارض
باب مدینه العلم و حکمته فاتح ختم سلفه من خاتم النبوة خاتم الولاة
الکبیر سید الاولیاء الشہیر حامل الراية المحمدیه فی الدنیا و الاخرة سید المحبین

والمحبوبين الذي فتدور دفيه تضيضاً وتخصيضاً بحبيب الله رسول
 وحجبه الله ورسوله بل احب الخلق الى الله بعد سيد العالمين واهل بيته
 في ملكوتهم موت على المتوطنين في اعالى المقامات المنتهى اليه خرقه كل
 طالب مطلوب كل اغرب قطب دائرة المقاصد المطالب مولانا مولانا كل
 سيدنا ابو تراب ابي الحسن و محسن سیدی علی بن ابی طالب کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن و ابو تراب ست و لقب مر قنوی و اسد الدین ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم
 بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و ولادت ایشان در مکة معظمه بوده است
 درون خانه کعبه روز جمعه سیزدهم ماه رجب الحریب بعد از واقعه قبل بسی سال و بعضی گفته که ولادت در خانه کعبه
 بود در سال اول بعثت آنحضرت صلی الله علیه و سلم یازده ساله بودند و بعضی سیزده ساله می گویند و اول کسی که
 از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سی و پنجم یا ششم علی اختلاف القولین از هجرت بر سرند خلافت شستند
 مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه و بقولے چار سال و نه ماه بوده و وجه کنی او ابی تراب مسلم از سهل بن
 سعد روایت می کند که علی بسیار دوست می داشت که او را ابو تراب گفتندی و وجه تسمیه او آن بود که در سینه
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم در خا طافه آید علی را یافت فرمود این ابن عمک گفت میان من و او گردی واقع شد
 غضب کرد و بیرون رفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم با شخصه فرمود به بین که علی کجاست آن شخص باز گشته گفت
 یا رسول الله در مسجد بنجواب است پیغمبر صلی الله علیه و سلم آمد و علی مر قنوی هنوز در خواب بود در از و جدا شده بود
 و خاک باور سیده پیغمبر صلی الله علیه و سلم او را از خاک پاک کرد و فرمود قیابا ابو تراب مولانا را و میفرماید
 خاک شو خاک تا بروید گل که بجز خاک نیست مظهر کل وفات حضرت ایشان در شب دوشنبه

بست و یکم ماه رمضان سال چهل هجری و بقولے ہفتہ ہم ماہ مذکور رونمود و ابن سعد گوید کہ ہفتہ ہم روز جمعہ
 زخم خورد و در شب یک شنبہ وفات فرمود و متابعت کرد ہمین را مولانا جلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفاء و ابن
 حجر مکی در صواعق محرقہ و ابن ابی شیبہ گوید کہ مقتول شد آنحضرت روز جمعہ بست و یکم و وفات یافت روز شنبہ
 و بقول زید بن وہب و شعبی گوید کہ مقتول شد وی رضی اللہ عنہ ہم روز جمعہ بست و وفات یافت در اول شب از
 عشرہ اخیرہ و عبدالرحمن بن ابی لیلی و شرجیل بن سعد گویند کہ مقتول شد در روز جمعہ ہفتہ ہم و مدت عمر شریف
 شصت و سہ سال یا پنچ سال و مزار مبارک در نجف است در شواہد النبوت مست کہ امیر المومنین علی امام
 حسن امام حسین رضی اللہ عنہما را وصیت فرمودہ بود نہ کہ چون میرم برابر سر پے ننید و بخت سانسید آنجا سنگی
 سفید خواہد یافت کہ از نور درخشان است آن را بکنید و آنجا مردفن کنید و ملا عبد الغفور لاری گفتہ اند کہ قبر حضرت
 امیر علیہ السلام در پنج دست در موضعیکہ مشہور است آنحضرت امیر المومنین است و درین باب جہتہا آورده بحث
 بر آنند کہ دفن کردہ شد آنحضرت در قصر الامارت کوفہ میان خانہ خورش و ابوبکر عین س گوید کہ پنهان شد زاراد
 تا از کن بدین خارج علیہم علیہم محفوظ ماند و شریک گوید کہ نقل فرمود جبہ شریف را حضرت امام بسوے مدینہ
 و دیگر اقوال اند کہ نقل آنها طول بہ محل است و اللہ اعلم بالصواب فضائل حضرت خابج از حد و حصانہ و قبحی
 آنحضرت فضل ناس اند و علم و عمل و شجاعت چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی در حسن البقیہ فرمودہ و نظر
 متقی اگر باہر لبیب نظر نماید بر بیند کہ روئے این یک فضل حضرت ایشان کہ انا و علی من شجرۃ واحدا
 است فضل و فضیلت جلد دیگران نمیرسد زیرا کہ دیگر ہر جا کہ ہست اطہار فضیلت و بزرگی است و درین بحث
 نسبت حضرت امیر اطہار یکتائی و یکجہتی و لایحقی مابینہما من الفرق بدانکہ مودت حضرت امیر بر جمیع مومنین
 بود لے فل الاستلک علیہ جلا الا المودۃ فی القربی واجب لازم است محب حضرت ایشان بیان است

از مہر علی سیکہ یا بد عرفان	نامش ہمہ دم نقش کند بر دل و جان	این نکتہ کثرہ بین کہ را باب کمال
یا بند ز بنیات نامش ایمان	و ہمین محبت را ذریعہ مفاخرت و حسن خاتمت خود میدانم	
بیس کہ تا بد مہر حیدر ہر دم از سیماے من	آسمان را سرفرازی باشد از بالاے من	
چون سخن گویم ز معراجش کہ آن و نش نبی است	پائے در و امن کشد فکر تلک پیاسے من	

تا نگردد غیردخشن ظاہر از اعضاے من	بروصافی او سترتاتم گشتم زبان
ابرگو ہر بار جوید منیض از دریائے من	طبع من پاک ست چون دریا ز فیض من تفت
طعمہ می کردی مرا این نفس از دریاے من	اگر نبودی ز لطف تار مہر او در دست دل
نیک دیدم من سرین بر دیدہ بیناے من	خاک را ہمیش در دو چشم من بجائے سرمہ ست
غیر ازین ہرگز کسے نشیندہ از آباے من	نے من تنہا بدخش سرفرازی می کنم
بعد مردن چون من در زیر زم اعضاے من	اے صبا در گردنت خالم بر سوئے بجفت

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب می نویسند کہ فرقہ اہل سنت کہ شیعہ خاص جناب مرتضوی اند و بدل جان فدائے خاندان نبوی اندا جماع دارند بر آنکہ محبت اہل بیت کلمہ بر ہر مسلم و مسلمہ فرض و لازم ست و داخل ارکان ایمان ست اتہی و از حضرت ولی نعمت طاب ثراہ در محبت و اعتقاد با فضیلت اہل بیت اطہار و تسبیح باتوال احوال ایشان واستمداد از ارواح طیبہ ایشان ہر چہ دیدہ ایم اگر نولیم در دفتر ہام گنجائش از ہر فیاض

جودل سے ورد کرے شاہ بو تراب کا نام	جہان میں خاک شفا اسکی خاک کیون بنے
پہونچی ہو فریاد تیری ساتی کو شرتلک	نشہ کامی سے تراب اپنے تو کیون کھاتا ہر غم
پشتی پہ ہو ہمیشہ ترے شاہ مجتبیٰ	چھپر تو اے تراب علی کا کرم ہو نرت
کہ تیرا جد اعلیٰ حیدر کر ساتی ہو	تراب البتہ تجھ کو وان ملین گے جام کو نرتکے

وصل باید دانست کہ احادیث فضائل جناب امیر زیادہ از ان ست کہ احصائے آن در مقدمہ و آید۔
آخر ہجۃ الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما جاء لاحد من اصحاب رسول اللہ صلعم من فضائل ما جاء لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه وسبب این معنی اجتماع دو سبب ست یکی رسول و دیگری سوا بق اسلامیہ دوم قرب قرابت او با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آنجناب اوصل ناس بارحام و اعرف ناس بحق مراتب بود و نیاز چون عنایت الہی مساعدت نمود حضرت امیر را در کنارت بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انداخت مرتبہ قرابت دو بالا شد و کرامت دیگر در کارا کہ ز ندباز چون حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا را در عقدا و دادند مزین فضیلت با و یا ر شد و اسفیل قاضی و لسانی و ابوعلی گوید کہ نہ وارد شد و فضیلت صحابہ

با سائید حسان اکثر از آنچه وارد شد در فضل علی و بعضی از متأخرین گویند که چون از ذریت علی الهیبت نبوی آمد
 سبب این فضائل همین است حضرت مولانا شاه ولی الله دهلوی در احوال الخفاف باب فضائل جناب امیر فرمایند
 که فمن المتواترات منی بمنزلة هارون من موسى روى ذلك عن سعد بن ابی وقاص واسماء بنت
 عمیس و علی بن اوطال و عبد الله بن عباس من المتواتر حدیث اننا من علی و علی منی اللهم وال
 من والا و عاهد من عاهد و اذناه زید بن ارقم و بريدة و عمران بن حصین و عمرو بن اشاس من المتواتر
 حدیث لما نزلت انما یرید الله الخ دعا رسول الله صلی الله علیه و آله الخ بعد روى ذلك من حدیث
 سعد و ام سلمة و واثلة و عبد الله بن جعفر و انس بن مالک و من المتواتر انما اعطاه الراية يوم
 فتح الخيبر و قال لا عطین الراية رجال يحب الله و رسوله و يحبه الله و رسوله رواه عمر
 و ابو هريرة و غیرهم و مسلم از عامر بن سعد بن ابی وقاص او او پدر خویش روایت می کند که امر که در معاوی بن
 ابی سفیان سعد را پس گفت چه چیز باعث است ترا از دشنام دادن علی گفت سعاد را دارم سه حدیث را که
 فرموده است رسول الله هرگز دشنام نخواهم داد علی را زیرا که هر یکی از ان سه دوست اند مرا از تو اگر شنیدم
 رسول الله را که گذاشته بود آنحضرت علی را در بعض غزوات بر زنان پس التماس کرده بود علی از رسول ص
 که یا رسول الله مرا می گذاری بر زنان و کو دکان پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم یا علی خوش نمی شوی یا اینکه
 باشی تو از من چون هارون بموسی اگر تحقیق نبوت نیست بعد من و شنیده ام رسول الله را که می فرمود
 و خبر هر آینه خواهم داد این را برایت را بر دست که دوست میدارد الله و رسول را تا آخر قصه و چون نازل شد
 قل تعالوا الی خواند رسول الله صلی الله علیه و آله سلم فاطمة و علی و حسن و حسین را و فرمود اللهم هؤلاء اهل
 تری منی و حاکم از بریده می آرد که فرمود رسول الله که به تحقیق حق سبحانه تعالی او را که در مابست و سستی چهار چیز
 و خبر داد مرا اینکه حق دوست میدارد آن چهار را گفته شد یا رسول الله نام بگیر فرمود یکی علی از آنها است
 و تندی از این عباس و ابن عمری آرد که عقد مواخات فرمود رسول الله علیه و آله سلم در میان صحاب پس
 آمد علی چو ک آلوده چشمان پس عرض داشت که یا رسول الله مواخات کرده ای در میان صحاب خویش و عفت
 مواخات نه بستی در میان من و کسی فرمود آنحضرت انت اخي فلا دنیا و الاخرة و تندی از ابی سعید

روایت می کند که امانافقان را بعلامت بغض علی می شناختم طبرانی و حاکم از ابن مسعود روایت می کنند که
 بود رسول الله صلی الله علیه و سلم هرگاه که غصه می شد جرأت نمی شد کسی را که با و کلام کند مگر علی طبرانی و حاکم
 از ابن مسعود روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم که نظر بر علی عبادت است و اسناد این حدیث
 حسن اند ابوعلی و یزید از سعد بن ابی وقاص روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که ایذا رساند علی را پس
 به تحقیق ایذا رسانید و طبرانی به سند حسن از ام سلمه روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که دست داشت
 علی را پس دست داشت مراد هر که دست داشت مراد دست داشت حق را و هر که بغض داشت علی را
 بغض داشت با من و هر که بغض داشت بمن بغض داشت بحق و نیز ام سلمه روایت می کند که شنیده ام رسول
 را که می فرمود هر که دشنام داد علی او دشنام داد مرا و از عائشه صدیقه رضی الله عنها مروی است که فرمود آنحضرت
 بهترین اخوان علی است و بهترین اعمام حمزه و ذکر علی عبادت است و خطیب از انس روایت می کند که
 فرمود آنحضرت عنوان صحیفه مؤمن حب علی بن ابی طالب است و نیز می روایت می کنند که فرمود
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هر آینه جنت مشتاق است به کسان علی و عمار و سلمان و آبر عباس است و
 می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم من کنت مولاه فعلی مولاه ام عطیه روایت می کنند که فرستاد
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم سریه که در آن علی بود آنحضرت را شنیدیم که می فرمود بار خدایا نیرانی مرا تا نمانی
 علی را ام سلمه روایت می کند که میفرمود آنحضرت لا یحب علیاً من افاق ولا یغضده مؤمن هذا
 و باقی از مصداق محرقه ابن حجر و از ائمه آنحضرت شاه ولی الله محدث دهلوی قاروقی و دیگر کتب باید دید
 بحال اینکه حضرت علی رضی و فضائل او را باعث آنست که در اصل جبلت اخلاق قوی که فحول جلال
 می باشند و می داشت از شجاعت قوت و حمیت و قایلین چون آبی آن همه اخلاق او در ضیاع خویش صریح

و ذکر خاتم الانبیاء و المرسلین سید الاولین و الاخرین مع لانا و مولی
 الثقلین محبوب المشرقین و المغربین شمس السالکین سراج
 العارفین مصباح المقربین محب الفقراء و الخیراء و المساکین الذی

قال الله تعالى وتبارك في مدحه وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

اوست ايجاج جهان او مطه	در میان خلق خالق ابطه
شاهباز لا مکانی جان او	رحمة للعالمین در شان او

لا یکن شتاؤه من العالمین بل من الملائکة المسترین
سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبد الله صلی الله علیه وآله وسلم

جمهور اهل سیر و تواریخ متفق اند بر آنکه حضرت اسماعیل و ابراهیم و نوح و شیت علیهم السلام از اجداد
اکرام آنحضرت اند و اسمی گرامی آنحضرت بسیار انداز انجمله نود و نه نام مشهور اند و نام نامی آنحضرت
در تورات احمد و ضحاک در انجیل حامد و برویته فارقلیطا و در آسمان احمد و محمود است و ولادت با سعادت
آنحضرت با اتفاق علماء و اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق پیش از طلوع آفتاب و زود و شنبه بود لیکن در
تعیین سال و ماه و تاریخ اختلاف است عامه اهل سیر و تواریخ بر آنند که آن سرور در سال قبل متولد شده
بعد از پنجاه و پنج یا چهل و زو و قول آنکه هر دو قصه در یک و زو واقع شدند و بر عم بعضی ولادت آنحضرت
بعد سی سال از واقعه یسئیل است و بگمان بعضی بعد از چهل سال و داده و قول اول صحیح است و عقیده
جمهور علماء آنست که تولد آن سرور در ماه ربیع الاول واقع شد و در عم طائفه آنکه در ماه رمضان واقع شد
مشهور آنست که دوازدهم ماه ربیع الاول واقع شد و در دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و شنبه
که از ماه مذکور بوده و گویند که آن سرور در عهد نوشیروان تولد شده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت
او گذشته بود صاحب جامع الاصول و غیره آورده که هشت صد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر
رومی گذشته بود و بر دایت ابن عباس از زمان حضرت عیسی علیه السلام تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم

ششصد سال بوده و ابتدای نزول وحی بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم بقول اکثر اصحاب حدیث اهل سیر
 روز دوشنبه سوم یا هشتم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آن سرور صلی الله علیه و سلم بود و نزد جمعی کثیر
 و ائمه سیر و تواریخ در ماه مبارک رمضان بود بعضی از متاخرین علماء حدیث گفته که ابتداء وحی
 بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم در خواب بود و راه ربیع الاول در ابتداء ماه رمضان و معجزه آنکه آنسرور
 صلی الله علیه و سلم بظهور رسیده مثل نزول قرآن و شوق و سخن کردن طفل از اهل پیامه که همان روز
 متولد شده بود و سخن کردن آن بود گواهی دادن سوسار و سوسله این بسیار است و آن قدر بجز آن
 که از آنحضرت ظاهر شده اند بلکه از آن این پنج پیغمبر روز نموده و معراج آنحضرت بقول اکثر راه ربیع الاول
 سال دوازدهم نبوت و بقوله شب بخت و یقینم حبیب قبولی در بخت و هشتم ماه ربیع الآخر و نزد بعضی
 در یازدهم ماه رمضان سال دوازدهم از بعثت واقع شده و هجرت آن سرور با حضرت صدیق کبیر
 در شب بخت و یقینم ماه صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شد اکثر اهل سیر
 بر آنند که بیرون رفتن ایشان از مکه روز دوشنبه بود و بعضی بر آنند که پنجشنبه بود و وجه جمع آنست که
 خروج از خانه حضرت ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از خا و قومه نمودن برینه دوشنبه یا عکس بود و شاهد
 و الله علم و باتفاق اهل سیر آن روز که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بود
 از ماه ربیع الاول و در آن که چند ماه بود اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقوله دوازدهم بقوله
 سیزدهم بوده و واقعه وفات آنحضرت صلی الله علیه و سلم نیز چهار اهل سیر بیگم چاشت روز دوشنبه
 دوازدهم ربیع الاول سال یا دهم از هجرت و بقوله دوم ماه مذکور واقع شده و شب چارشنبه هم و ظهور
 بعضی روز شنبه بر مدینه منظمه در حجره حضرت عائشه صدیقہ رضی الله تعالی عنهما در آن مکان قبض
 روح مقدس واقع شده و چهار آنحضرت را دفن کردند صلی الله علیه و سلم و سن شریف آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم شصت و سه سال بود باقی از کتب سیر دیدنی است۔

سلسله عالیہ قادریہ رضویہ

بدانند این سلسله منسوب است بسید السادات حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

و چون حضرات این سلسله تا حضرت سید نجم الدین غوث الدہر در سلسلہ علیہ قلمندریہ ذکر کردہ شدہ اند
آغاز این سلسلہ از ذکر حضرتانے کہ بعد حضرت سید صاحب اند کردہ می شود۔

ذکر سید السادات منبع فیض و الکرامات الابی سیدی حضرت نظام الدین غزنوی

منسوب بغزنین کہ ولایت معروفست حضرت ایشان خلیفہ رشید پدر خود اند و پدر حضرت سید
نجم الدین غوث الدہر قلند راند و معاصر حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی سنہ و تاریخ ولادت
و وفات ایشان بدیافت نرسید۔

ذکر شیخ الشیوخ فتوۃ الامجد و الامالی سیدی سید نور الدین مبارک غزنوی

حضرت ایشان مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اند چون بوجود آمدند و الدامجد
ایشان بخدمت شیخ الشیوخ بر نہ چنانکہ در حال حضرت سید نجم الدین غوث الدہر قلند ر نوشته شد
و مراد المریدینست کہ حضرت ایشان خواہر زادہ شیخ الشیوخ نیز اند بعد تربیت و ہدایت شیخ اور از خلفا
نمود گردانیدہ بغزنین بر اسے ہدایت و ارشاد فرستادند و بعد از ان بدہلی آمد چون بہ اوصاف بہ تقوی
و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین قلیش اور شیخ الاسلام دہلی مقرر کرد و بمر
دہلی اشتہار یافت از حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی منقولست کہ بزرگے بود نام شیخ اجل
شیرازی می گفتند کہ سید نور الدین مبارک بحالت خود سالی اول نعمت از ویافت و در آنوقت
بازرگانے بود از امر یہ ان شیخ اجل رونے او بخدمت شیخ آمد و عرض کرد کہ در خانہ بسنہ سپریست
شیرخوار نعمتے بر سے او عطا فرمایند فرمود نیکو باش چون من فردا نماز بامداد بگذارم پس خود را بیار
و از جانب راست در نظر من در آری از اتفاقات پدر سید نور الدین مبارک ہم در آن وقت حاضر بود

چون این حدیث از زبان شیخ اجل نشنید با خود گفت که من نیز پس خود را بیاورم چون وقت نماز باشد
شد باز رگان در آمدن خود درنگ کرد و پرسید نورالدین مبارک برخواست و قبل از نماز پس خود را در سجده
و بعد از نماز از جانب است در نظر شیخ در آورد شیخ در سئ نظر کرد و نعمت و لایت بوی ایشان نمود چنانچه این همه
برکت و نعمت که بوی عطا شد از برکت نظر شیخ اجل بود اگر چه باریک رسیده نورالدین بخدمت شیخ الشیوخ رفت
کار خود تکمیل رسانید و خود خلافت گرفت تاریخ وفات ایشان سیزدهم ربیع الثانی سنه ششصد و سی و دو
تقبل صاحب اخبار الاخبار و بقدر ششصد و پهل و سفت اند و مقبره جانب شرقی حوض شمس است
حضرت ایشان لجازت سلسله قادریه و سهروردیه هر دو از حضرت شیخ الشیوخ دارند

ذکر منبع عیون المجاہدہ مطلع انوار الریاضۃ سیدی شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی

سهروردی بضم السین الرا الاو لی چنانچه در حجه الاسرار و حاشیه لمواهب بر شبر ملسی است از انساب
و در تاریخ ابن خلکان و غیره بفتح راست نسبت بسهروردی و بدیده ایست نزدیک نجان از عراق عجم کسیت
ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری پیر بزرگوارش شیخ محمد قریشی سهروردی
است نسب شریفش بحضرت صدیق اکبر منتهی میگردد رضی الدعنه قطب زمان و غوث آوان و عالم
حامل و قائل کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذہب و امام شافعی میباشند در بغداد مشہورترین
متأخرین بودند از باب طریقت از دور و نزدیک مفتحات مسائل طریقت از سئ می کردند مرید خود شیخ
خصیار الدین ابوالنجیب سهروردی بودند و صحبت حضرت غوث الاعظم سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ الغریز نیز مشرف گشته فوائد عظیم حاصل می نمودند حضرت غوث الاعظم اکثر در حق سئ فرمودے
که یا احمد انت اخو المشہودین فی العراق حضرت ایشان فرموده اند که در جوانی بعلم کلام مشغول بودم
و کتاب چند در آن یاد گرفتم عم من مالا ان منع می کرد و سئ عم من بزیارت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی الدعنه آمد من باشے بودم و مرگفت حاضر باش که بر مریدے می رویم که دل وی از خدا ی تقالی

خبر میداد و منتظر باش برکات دیدار وی را چون ششم شبح ابو النجیب گفت یا سید این برادر زاده من
 بعلم کلام مشغول است هر چند منع می کنم از آن باز نمی ایستد حضرت غوث الثقلین فرمودند ای عمر کدام کتاب
 حفظ کرده گفتیم فلان کتاب و فلان کتاب او دست مبارک خود را بسپید من فرود آورد و او را که یک لفظ
 از آن کتب بر حفظ من نمانده بود و خدا می تعالی همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و علم دینی
 مملو ساخت و فرمودند که آنچه یافته ام از برکت شبح عبدالقادر جیلانی است از خلفاء ایشان حضرت
 نورالدین مبارک غزنوی و حضرت بهاءالدین ذکریا ملتانی و شبح نجیب الدین علی برغش شیرازی و شبح
 حمیدالدین ناگوری و از جمله سترشدان شبح صلح الدین سعدی شیرازی و ولادت شبح ابرو بخ در راه جب سنه
 پانصد و سی و نه هجری است وفات ایشان در غره ماه محرم سنه شمس صد و سی و دو و در مبارک من و ن شهر
 بغداد است و عمر شریفش نود و سه سال بود حضرت ایشان تصانیف بسیار اندامه ترین آنها عوارف
 المعارف است که تا حال متداول میان حضرات صوفیه است۔

ذکر شبح الاعظم و امرشد الاعظم قطب الولايت نجم الهدایت خلاصه
 سلسله الامهیه سلاله برکات الاحمدیه شبح الاسلام و المسلمین حضرت شبح
 محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی محسنی الحسینی رضی الله تعالی عنه

حضرت ایشان مرید و خلیفه حضرت شبح ابو سعید مبارک خرومی اند و ولادت با سعادت بقول صاحب
 سفینه الاولیا و نفحات الانس اول شب ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و بقول هفتاد و یک
 هجری است و در مناقب الاصفیاء است که در راه ربیع الآخر سنه چهار صد و هفتاد و یک هجری است و جنبلی
 مذموب بودند و فتوی بر نهضت امام احمد بن حنبل ثنائی میدادند و کثرت آجتخاب ابو محمد است و سبب
 ملقب شدن بلقب محی الدین اینست که میفرمودند که بروز جمعه از بیرون بغداد در شهری آمدم ناگاه در
 راه بر سر چاری نیفتد بدن متغیر اللون بگوشتم بسیار بسوس من متوجه شدم و گفتم السلام علیک

یا عید القادر گفتیم و علیک سلام یا عید الله گفت نزدیک من آی نزد من رفتم گفت مرا بشناسم
چون نشست فی الحال جسد او تازه و صورت او روشن گشت و رنگش صاف گردید گفت مرا می شناسی
گفتم نه گفت من دین چه تو ام پیش از تو ضعیف شده بودم و بسیار بحالت را از چنانکه دیده ام حال را در اختیار
ببرکت وجود مسعود تو بار دیگر زنده گردانید و انت محی الدین پس او را گذارم و در مسجد جامع رفتم شخصی
تعلیل پیش پیای من نهاد و گفت یا محی الدین چون نماز بگذارد مخلق از هر طرف بر من هجوم می کرد و دست
و پایی مرا می بوسیدند می گفت یا محی الدین و این لقب آفتاب در زمین است و در آسمان لقب
روی باز آفتاب و غوث الثقلین و تصرف آفتاب بر جن و ملک انس بوده چنانچه آدمیان و جنات
حاضر شده مستفیض می شدند جنیان نیز حاضری گشتند و اسلام می آوردند عمر شریف نو سال وفات
در شب جمعه بعد نماز عشاء از هجدهم ربیع الآخر بروایتی هجدهم سنه پانصد و شصت و یک یا پانصد و شصت و دو
باقی در کتب دیگر موجود است حاجت بیان نیست از خلفای حضرت ایشان شیخ شهاب الدین سهروردی
و شیخ ابو محمد یونس لفظاً را الهاشمی و شیخ ابوالحسن علی بن جامع و غیر هم اند
فما کذباً بلکه آنحضرت را جمیلی از ان جنت می گویند که اصل شان از ولایت جمیل است ولادت با سقا
نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است و سلسله طبرستان که آن اخیلان و گیلان و گیل نیز گویند بعضی گفته اند
جیل موضع است بر کنار و جل یک و زه راه از بغداد بطرف واسط و نیز موضع است جیل نزدیک آن
حسب نسبت این دو موضع هم گیلی و گیلانی و جیلانی می گویند اما جامع گفته که نسبت آنحضرت باین دو
موضع کرده اند از آنجمله یکی صاحب وضه النواظر است که از اکابر وقت بودند و قول ایشان سند است
نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند می تواند بود که آنحضرت درین موضع چند روز اقامت نموده باشند
چنانچه در بیحی اهل آنحضرت از ولایت گیلان است و صاحب بحم البلدان آنحضرت را به موضع شبر
که از مضافات گیلان است نسبت کرده و الله اعلم

ذکر امام الاولیاء و مقام الاصفیاء مرشد

غوث الثقلین حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی

لفظ مخزومی بالزائد است یا بالراء المهملة منسوب به مخرم که محله در بغداد است و بزرگ اندوب یقین است که در آن
مشهور است که قال مولانا الشاه ولی السجدت در انتباه فی سلاسل اولیاء السند فی لککات الاثریه علی
الاحادیث البحریه قال ایضا ابن ناصر الدین ابی سعید بسکون العین تلمیذا الدال هو المبارک بن علی بن
الحسین بن بندار البغدادی المخزومی کافی رساله الخرقه للامام ابن العربی هو کسب المرحله المشدده تسببه
الی المخرم محله بغداد و شرقیاً منظر البعض و له یزید ابن المخرم و واقفهم الخجی و الذهبی و الشمس بن البحر و بن
ناصر الدین و الیافعی و الرضا و ابی المتقی و مولانا عبد الحق دهلوی و لمجرأ الی نقاشاشی و الکر دی
و فی المنجات و حاشیه و هو المشهور المذکور فی الاسانید الجلیلیه بالبلا و الهندیه المخزومی کاتب المحروف میگوید
که قول فیصل سمن است که اگر خوانده شود مخرم بر او محله پس منسوب بحله بغداد است و اگر بر او محله پس
منسوب به بنی مخزوم قبیله عرب است چنانکه حضرت شاه صاحب فاده فرموده اند نام حضرت ایشان
مبارک بن علی بن حسین المخزومی است قدومه سالکان و قبله عارفان بیطرفیت واقف امر حقیقت
و صحبت دار حضرت علیه السلام و جنلی المذهب اندر شیخ ابوالحسن علی بهکاری و پیر خرقه حضرت غوث الثقلین
بنامد رسته الارخ که حضرت غوث الثقلین منسوب است ایشان کرده اند و در حیات خود باو شان داده بودند
چنانچه قبر شریف حضرت غوث الاعظم در همان رسته است و فات حضرت شیخ ابوسعید با اتفاق اهل قریه در ماه محرم
سال یصد و سیزده هجری است و باقوال بعضی در سال یانصد و هشت و هشت وقوع آمده -

ذکر سلطان الاولیاء برهان الاتقیاء و القادیه العارفین عمده الاولیین حضرت شیخ ابوالحسن علی بهکاری

بدانکه ایشان ابوالحسن علی بن محمد بن جعفر القرشی بهکاری اند و جمهور مورخین و محدثین گویند که علی بن محمد
است و موافق جمهور را در او نقاشاشی و کر دی و شیخ اکبر و جامی و محقق دهلوی گویند که ابی الحسن علی

ابن محمد بن یوسف القرشی الاموی المکاری و ابن خلکان گوید که یفح باو تشدید کاف بعد الف را اول
نسبت است بسوی قبیلۀ ازاکراده و حائل و حصون قری من بلاد الموصل و در قاموس است
که بهکاریه مشدده ناحیه ایست فوق موصل حضرت مولانا شاه ولی الله محدث دہلوی در انتباه می فرمایند
که بهکاری به تخفیف کاف نسبت است به بهکاریه قبیلۀ ازاکراده قال شیخ ابراهیم الکوردی فی غیر ذلک الموضع
انتهی لا عبد الغفور لاری به تشدید کاف ضبط کرده اند در ترجمہ عدی ابن مسافر بهکاری پس اینچہ منسوب
به قبیلۀ ازاکراده است به تخفیف باید خواند و اینچہ منسوب به بهکاریه که شهرسیت بنام به تشدید باید خواند و اینچہ
بوجه التعلیق و شیخ الاسلام ابو الحسن علی اموی قرشی منسوب بشهر بهکاریه است که از آئینہ بخط العسکری
لب الانساب غرض کہ حضرت ایشان از بزرگان مشائخ و معتقدان صاحب خوارق و کرامات صائم الدہر
و قائم اللیل بودند گویند کہ بعد سه روز لقمہ طعام خوردی و دو ختم قرآن بعد از نماز خفقتانماز تجد کردی
مرید و خلیفہ شیخ الشیخ ابو الفرج یوسف طرطوسی اندوفات ایشان در ماه محرم سال چارصد و ہشتاد و شش
هجری بوقوع آمد و نزد بعضی سال چارصد و ہشتاد و چار و پنج نیز است۔

ذکر سراج الاصفیا و نبراس الاولیا برہان الواصلین و حجة اللہ فی العالمین حضرت شیخ ابو الحسن سراج یوسف الطرطوسی

و در بعضی روایات طرسوسی نام آنحضرت در مناقب الاولیا خواجہ یوسف طرطوسی گفته و در سفینۃ الاولیا
مذکور است کہ شیخ ابو الفرج یوسف طرسوسی اصل ایشان از طرسوس است انتهى این نسبت بسوی طرسوس است
کہ بلدہ ایست در قاموس گوید کہ طرسوس بر وزن خلرون بلدہ اسلامی است کہ بود براس
ارمن و بعد از ان بار آمد درین ہنگام بمسلانان ایشان مرید ابو الفضل عبد الواحد قمی اند
قدوہ الاولیاء زمان و زبدہ مشائخ ہمان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود و در کل
قدم محکم داشت و در تجرید و تفسیر بیگانہ وقت بود وفات ایشان در سال چارصد و چهل و ہفت
باتفاق اہل تواریخ است۔

ذکر قبلة الاولیاء و کعبه الاصفیاء بخت العارفین و عده الواقفین حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد قمی

و در بعضی روایات یمنی منسوب بر یمن که شهر بیت مشهور و قمی منسوب بر یمنی قمی قبلیه عرب آنحضرت
مرید و خلیفه پدر خود حضرت شیخ عبدالعزیز قمی اندک بیت ایشان ابوالفضل نام پدر ایشان عبدالعزیز بن حوث
ابن اسد از بزرگان ابن طائفه علیه و خادم شریعت و سالک طریقت و اقامت حقیقت امام المصنعت و حجت
بود و در راه شریعت و طریقت قدم بر قدم پیروشن ضمیر خود داشتند و از کل میدان و خلفای حضرت
شیخ ابوبکر شبلی بود و در محدث قمی و شیخ اسحق المحدث الطبری و فقیه شعبی و حافظ سیران المعرفی فی فقه الحنابلان
عمرو حافظ شمس بن الجوری و حافظ ابوالفتح الطائوسی و محدث ادویا قمی و غیر هم گویند که ایشان از ابوبکر شبلی حقیقی پوشیده اند
و روایت کردند امام حافظ یونس العباسی صاحب امام بن العربی و امام شهاب الدین بهروردی صاحب فقه سطلانی و جمال
المستقلان و امام جلال البخاری و امام الفقیه المحدث موافق الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن محمد بن قدامه حافظ ابوالطاهر
یونس السمری حافظ شمس الدین ابو محمد بن ابی بکر الدمشقی الشهیر بن ناصر الدین و حافظ زین الدین رضوان المقری
و حافظ شمس السخاوی و شیخ علی التقی و محدث قشاشی و غیر هم که ایشان خرقه پوشیده اند از پدر خود شیخ
عبدالعزیز می گویند و ضعیف که این مضائقه ندارد و زیرا که تعاصیر میان این حضرات متحقق نیست چنانکه
حضرت آنحضرت مرشدی و جد ابی شاه تراب علی قلندر قدس سرور کتاب مستطاب کشف التواری فی
احوال نظام الدین انقاری مؤلفه خود بصفحه ۱۰۸ میفرماید که بعضی خاندان قادریه در میان ابوالفضل
عبدالواحد قمی و ابوبکر شبلی واسطه را شیخ عبدالعزیز می نویسند و بعضی خاندان قمی نویسند پس هر دو
صورت جائز است بدینوجه که شیخ ابوالفضل و شیخ عبدالعزیز هر دو را از شیخ ابوبکر شبلی رسیده است
پس ابوالفضل از طرف پدر خود شیخ عبدالعزیز هم مجاز بود و هم از طرف شیخ ابوبکر شبلی قدس سره آشتی
وفات ایشان در راه جهادی الاخری سنه چارصد و سست و پنج هجری و بقول بعضی سست و شش هجری
است و مزار در مقبره امام احمد بن حنبل رحمه الله علیه واقع بقدر است.

ذکر عمدة السلاک و عمدة ایشانک حضرت شیخ عبدالغیر ترمذی

عبادت کنندہ ۱۲

ہیچنین در نسبت ایشان یعنی و تسمی ہم اختلاط ست حضرت ایشان از اعظم مریدان حضرت شیخ ابوبکر شبلی اندر فضل و کامل و مقتدرے زمانہ و از کیا را و لیا را بعد و سر حلقہ مصوفیان عالی مقام اند کمالات و کمالات و حالات ایشان از بیان مستغنی اند سال وفات ایشان بدریافت نرسید۔

ذکر راس لقوم و رئیسہم فخر الاولیاء تاج الاصفیاء صاحب الکرامات العالمیہ عارف مقامات الالہیہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی

کنیت ایشان ابوبکر ست و نام جعفر ابن یونس صحیح دشت این را شیخ الاسلام ہروی و تاج خندان را جامی و ہمین مکتوب ست بر مرزا را و سلی و قشیری و ابوبکر کلا آبادی و جلالی و ابن خلکان و ذہبی با فعی دلف ابن حجر گویند و بعضے دلف ابن جعفر و حافظ طمی گویند کہ ابوبکر محمد بن خلف و کنیت کردہ شدہ دلف و ردا گوید کہ بر آئند مشائخ ما و متابعت کردہ اند او شان را قشاشی و کردی و سندی گوید کہ محمد بن دلف بضم ذال الهمزة و فتح اللام بن خلف بن محمد بن حجر بفتح الحیم فہمات بجعفر المحدث الفقیہ المالکی المصری البغدادی المتوفی من اسماع فیما روی الہروی و شبلی نسبت ست بشیلہ و این دیہی ست از دیہات اتریشیہ از بلاد ماوراء النہر و مرید خاص حضرت شیخ جنید اند و خرقہ نیز از ایشان دارند چنانچہ میفرمود کہ ہر قومی را تا جی ست و تاج این قوم شبلی ست مالکی المذہب بودند و بقولے اصل ایشان از موضع شبلیہ خراسان ست و در طبقات سلمی مذکور ست کہ خراسانی الأصل و بغدادی المولد و المنشا اند و بقولے مولد ایشان سامرہ است و اصل را سمر شہ کہ از توابع فرغانہ است وفات ایشان در شب جمعة است و ہفت ماہ ذی الحجہ سال صد و سی و چار ہجری بودہ و مدت عمر شریف ہشتاد و ہفت سال و قبر در بغداد ست۔

نقل ست کہ از حضرت شیخ شبلی پرسیدند کہ اکرم الاکرمین کہ بود فرمودند آن کہ بود و گناہ آمرزندہ باشد ہر کسے را و بآن گناہ عذاب نکند کہ این گناہ ست کہ من فلان دوست و بندہ خود را آمرزیدم و در مناقب الاولیاء

مستور است که ابو بکر شبلی خلیفه رشید حضرت جنید بغدادیست و جنید گفت بشیمی که یکدیگر را می نگرید شبلی بنگرید
فانه عین من عیون الله اصلش از فرغانه و نشو و نما در بغداد یافته در ابتدا به حال در مجلس خیریناج توبه کرد
و بخدمت جنید می رفت.

نقل است که شبلی در بار گذشت خیار فروشی می گفت ده خیار بدانگی شبلی گفت هر گاه به که ده خیار
بدانگی فروخته باشند حال شهرار چه باشد.

نقل است که شبلی در مرض الموت دوش میردی گرفته مسجد میزفت مردی در راهش آمد گفت که مرافدا
باین مرد کار است چون بخانه آمد همان شب وفات یافت گفتند در فلان موضع نیکو عشا لیست خادم گفت
بله از وقت از چه دهنستی گفت این آنکه بزرگ گفته بود که مرافدا باین مرد کار است مقالات گفت آزادی کنی
دل مست نه آزادی تن گفت عجب ترا کنه هر که خدا را شناسد و عصیان کند گفت یاران سرایه وقت نگذارید
در آن گمان نه پسید که فردا یا رفته نخواهد بود.

ذکر قدوة المقربین ذررة ارباب الیقین صفوة اصحاب الصحو
و التکمین باسط الایادی حضرت خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی

کینست ایشان ابوالقاسم و لقب سید الطائفه و طائوس العلماء و قواریری و زجاج و خزان زجاج از ان گفتند که
پدر ایشان محمد بن جنید آگینه فروش بودند و خزان و الفتخ خاسه معجمه و تشدید زاول بعد الف ناله ثانیه کسی که لعل خزان
مشغول باشد و قواریری الفتخ قاف و و بعد الف رله کسوره بعد از ان یاسه تخانیه ساکنه و پس از نه رانه
برای آن گویند که پدرش قواریری بود و والد حضرت ایشان از نه ماوند بوده اند و مولد و منشأ سید الطائفه بغداد
بود و همین است نام او پیش از آنکه متقین و سمعانی و سبکی و غیر هم و در قاموس است که جنید که به لقب ابوالقاسم
ابن عبید سلطان الطائفه اصفویه میرد کامل و خواهر زاده کسری قطعی اندر معر مشایخ کبار و مطلع سادات باعتبار
بجای حقائق و الاسرار سلطان طریقت پیشوا اهل حقیقت متقدمان جهان و اوقات زمان از ان سادات این قوم
بوده اند و به جارح محاسبه و محرم تصاب قدس سر صحبت داشته اند و در ویم و ابوالحسنین نوری و شانی خزان و غیره

با تفتی آواز داد که دست از دیده دوست مایا که چشمه که بنام ما بسته باشد جز بقای ما نکشاید پس خواست که انگشت مقده را کشاید و از آنکه انگشتی که بنام ما بسته شد جز بفرمان ما کشاده نگردد و فرار ایشان در بغداد دست

ذکر بیان الکاشفین و سلطان العاشقین الصادقین منبع الفیوضات الابدی حضرت خواجہ سری ابن مغلس سقظلی

کنیت ایشان ابو احسین است مرید حضرت معروف کرخی اند و خال حضرت جنید ابن خلکان گوید که سری مغلس بضم لم و فتح الغین المعجمه و کسر اللام المشدده و بعد با سین المهمله بمعنی مصلی الفجر فی الغلس و غلس بمعنی تاریکی اکثر شب که از این منتخب و سقظلی نسبت است بسوئے فروخت سقظای متاع ردی که زانی القاموس ایشان مقتدای زمان و شیخ وقت و امام اهل تصوف بوده اند و اول کسیکه در بغداد سخن حقانق گفت و بود اکثر اولیای عراق مرید او بودند و مبادی حال سقظا فروش بودند از بیعت معروف سقظلی شدند و در آن احوال به کان خویش پس برده به بازار رکعت میخواندند مردی گفت که ظان بزرگ از کوه لکام ترا سلام رسانید گفت در کوه بودن کای نبود مرد باید که در بازار بچین مشغول باشد و رفته گفتند که بازار بغداد بسوخت گفت من نیز فارغ شدم چون در کان خویش مسلم دیدند گفتند الحمد لله و همه کالای بغداد و اندوگوشه گرفتند گفت پیچاه سال است که استغفار کنم از ان شکر می کردم که چرخ خود را بهتر از مسلمانان خواهم حضرت جنید میفرماید که در سقظی می گریست از خیال پرسید گفت که کوزه بر مژا او ختم آب سرد شود حوئے زیبا دیدم گفتم تو آن کیستی گفت آن کسیکه کوزه در مژا ندارد وفات او سنه د و صد و پنجاه و سه سوم رمضان شریف و ز شنبه بعد الفجر و بقول سنه د و صد و پنجاه و در فوجان شدند در بغداد یا شونیز به بغداد

ذکر امام الهام و فقیه المحدث اعمام هبط الفیوض الشری حضرت شیخ معروف کرخی

کنیت ایشان ابو محفوظ و نام پدر ایشان فیروز و لقب فیروزان و بعضی نگارند که معروف بن علی الکرمی منسوب بکرمخ که محله بغداد است ابن خلکان گوید که کرخی بفتح الکاف و سکون الراء و بعد با خاز محتمه نه النسبه الی الکرمخ

و هو اسم لشقة مواضع ذکر لیا قوت الحموی فی کتابہ و اشہر ما کرخ بغداد و الصبح ان معروف الکرخی منہ انتہی و حفظ
 حدیث در مناقب ایشان کتبہا نگاشته اند چنانچہ از او شان ابو نعیم اصبہانی ست و ابن جوزی و صفوة الصفوة
 گوید کہ ابراہیم حربی گفت کہ قبر معروف کرخی تریاق محبوب است برے قضائے حاجات و اجابت دعوات و تجویز
 کردہ انداین را اہل معرفت و ثقہ و مجتہدین نقل کردہ سنی و قشیری و ہروی و ابن خلکان و یافعی و سبکی و ابن الجوزی
 و شعرانی و امثالہم و ابن جان در ثقات می گوید کہ اہل عراق بسیار حکایات در کرامات و استجابات نقل کردہ اند
 و علامہ شبیر المسی در حاشیہ مواہب از شیخ الاسلام ذکر یافعی در شرح رسالہ قشیری نقل می آرد کہ ابو عبد اللہ حسن
 زہری گفت کہ ہر کہ پیش قبر امام معروف کرخی قل ہو اللہ یک صمد بار خواندہ حاجتہ کہ داشتہ باشد بخوابد و اگر درو
 و مجتہدین منقول است کہ خواندن این عمل در رد اگر دانیدن حاجت پیش قبر شہب و ابن قاسم صاحبی مالک
 انتہی غرض کہ حضرت معروف کرخی با والدین بر دین ترسایو بندہ بردست امام علی موسی رضا مسلمان شدند حضرت
 امام را با ایشان کمال محبت و عنایت بود و او انچہ یافتہ اند از تربیت و برکت امام بودہ و در بانی امام مسک کردند
 در فخر الحسن است نقل عن الصواعق المحرقة فی ترجمہ امام علی موسی رضا کہ از موالی امام حضرت معروف کرخی
 استاد سری سقطی است انتہی و شیخ عبد الوہاب شعرانی در طبقات خود در ترجمہ معروف می گوید کہ ہومن موالی علی بن
 موسی الرضا صاحب اؤد الطائی و سنادی ذکر کردہ کہ موسی رضا اور از موالای او گرفتہ بود و معنی مولی مولی
 الحق نیست بلکہ مولی الاسلام کہ الیہم من حدیث طبرانی و ابن عدی و الدارقطنی و البہقی و غیر ہم عن ابی امامہ
 من اسم علی یدایہ رجلا فلہ و کلاہ و بخاری در تاریخ خود و ابی داؤد و طحاوی از تیمم دارمی و ردہ کسواء
 ارید بالوکلاء و کلاہ الارث او و کلاء المولات فلا منافات و این مثل قول ابن جہان است
 در بیان نصرانی کہ با کرام سر امام حسین الشہید مشرف شدہ بود پس از و کہ ایستہ دیدہ اسلام آورد و گردید مولی حسین
 اسی بمنزلہ بندگان و گویا تا بعد از خادم و معنی مولی ولی و سید نیز آمدہ کہما قال لعلنا صدہ الحرابی و المولی
 هو المولی اللایم الوکایۃ القائم بها الدائم علیہا ذکرہ الفاضل المنادی فی شرح الجامع الصغیر فی بحث
 من کنت مولی اہ و تمام این قصہ حضوری حضرت معروف با والدین اسلام آوردن و در آہ انجمن بنو ہر
 است و نیز امام قشیری از شیخ خود امام المجتہد فی الآفاق القاری صحیح البخاری نقل کردہ و ہم ابن خلکان را تحقیق

کاتب الحروف باید دانست که لفظ مولی مستعمل است به چند معنی یکی بمعنی اولی چنانچه در قرآن مجید در حق منافقین
 ما اولکم الناس مولی صولا کما دوم بمعنی ناصر چنانکه در قرآن مجید است ان الکافرین لامولی لهم سوم بمعنی ارث
 چنانکه در قرآن مجید است وکل جعلنا مولی مما ترک الوالدان ولاقرینون چهارم بمعنی عصبه قال الله
 وان حقت الموالی بنجم بمعنی صدیق قال الله تعالی دوم لا یغنی صولا عن مولی اشیداش ششم بمعنی سید
 وحق صاحب تذکره الاولیاء گوید اگر معروف نبودی عارت نبودی صاحب کشف المحجوب گوید که معروف کنخی
 را مناقب فضائل بسیار است اندغنون علم مقتدای قوم بود و حضرت شیخ معروف فرموده اند که علامت
 جان مردان سه چیز بود یکی دقای خیالات دیگر سپاسهای نعمت و دیگر عطای بے سوال ایشان خفی الخ
 بود و وفات ایشان در دوم محرم سال ۷۵۵ هجری ر و داد و قبر در بغداد است۔

ذکر امام الهام علم الاعلام المحدث الفقیه والمحقق المدقق الثبی سیدی ابوالحسن علی الرضا

کبر الراء وفتح المعجمه کما فی تقریب غیره ولادت ایشان در مدینه منوره بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر
 سال یکصد و پنجاه و سه هجری بعد از وفات جد ایشان امام جعفر صادق پنج سال و بقول هشتم
 شوال و بقول هفتم و بقول ششم و نزد بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده مادر ایشان
 ام ولد بودند که ایشان را نجمه نام بنین نیز گفته اند و ایشان کنیزک حمیده مادر امام موسی کاظم بوده اند
 آورده اند که حمیده بنیمبر صلی الله علیه وسلم را در خواب دید که فرمودند که کنیز خود را موسی پس خود بخوش نه و بداند
 که از من فرزند می بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام الرضا روایت می کنند که چون برضا حامله
 شدم هرگز در خود ثقل حمل نیافتم و در خواب از شکم خود آواز شنیدم و تهلل می شنیدم و زمانه که رضا بوجود
 آمد دست خود بر زمین نهاد و یوسف با سان کرد و لهای مبارک می جنبانید چنانچه کسی سخن گوید و مناجات
 کند مدت عمر شریف ایشان حمل و نه سال بود و بقول پنجاه سال و وفات ایشان در ولایت طوس
 واقع شده در قریه سناباد از رشتاق ثوقان روز جمعه سبت و یکم و یانهم ماه رمضان سال ۷۵۵ هجری
 ۱۲

ابن جبان گوید که مات علی بن موسی الرضا بطوس من شریته سقاها لایاه المامون فمات من ساعته وذلك
 من یوم السبت آخر سنة ثلاث و مائتین و سماعانی و الساب گوید که وفات یافت آخر روز از سنة دو صد و سی و هجری
 در نه روزه شد باب انگور و ابن خلکان گوید که وفات امام در آخر صفر سنة دو صد و دو است و بعضی گویند پنجم
 ذی الحجة و نزد بعضی سیزدهم ذیقعد سنة دو صد و سه هجری ذکر کرده است یا فنی و نزد بعضی وفات امام خیم
 یا کیم رمضان و نزد بعضی چاردهم ذیقعد و نزد بعضی هفتم صفر سنة دو صد و دو و علی اختلاف الاقوال
 و در سفینه الاولیاء است که قبر ایشان در قبه قبر بارون رشید است بقریه که مشهور بسیرت حمید بن غطفه لطائی
 است و آن قریه امروز معروفه کلان است و به مشهورشته دارد و در مناقب الاولیاء است که حضرت امام علی رضا
 در مدینه روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر سنة ثلاثه و خمسين و مائه متولد شد و بروز و شنبه نهم ماه رمضان سنة
 دو صد و یک بر ولایت و شریعت شهادت چشید و در حدود طوس در مشهد مقدس مخون گردید و پانچ سپهر
 بوده اند امام محمد تقی و جعفر و حسین و علی و حسن -

ذکر امام العالم و ارث الکمال المحمدی عارف اطوار الوصال الاحمدی سلمة السادات الاعظم ابی الحسن ابی ابراهیم موسی اکاظم رضی

امام شافعی گوید که قبر امام تریاق مجرب است و ایت کرد این را بسیاری از کسان که مذکور علامته تنقید العارث
 المعروف بزروق المغربي و در صواعق محرقه است که موسی کاظم را کاظم ازان گویند که بود کثیر العفو و الحکم و اعدایان
 و اعلم و اسخا زناس و در سفینه الاولیاء است که ایشان ابن جعفر صادق اند و در مناقب الاولیاء مذکور است که چون
 امام جعفر صادق بیست و شش سالگی رسید موسی کاظم در مدینه و قیل در البوادریا شنبه هفتم صفر سنة یک صد و نه
 هجری متولد گردید و در جمیع سبب و چارم صفر سنة یک صد و هشتاد و سه در بغداد وفات یافت و بقوس بسیرت
 یک صد و شصت و سه کذا فی طبقات شعرانی -

نقل است که چون حضرت کاظم راجعی بن خالد در رطب بموجب فرموده کارون رشید و ایشان بعد
 تناول زهر فرمود که امروز معاندان البیت رسول الله مرا زهر داده اند و فردا بدن من رخ خواهد شد و پس فردا

نصفه سرخ و نصفه سیاه خواهر داشت آنگاه من ازین جهان فدا بار البقا رطبت خواهم کرد پس همچنان شد که فرموده بود و مرا از تبرک در محله کرج ست و مادرش حمیده ام و ولد بود ست و هشت دختر گذشت و سی و یکست این قدر ست مختصر آمدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقوله پنجاه و پنج سال بود.

ذکر صفوة المجتهدین الاعلام و فتوة المحدثین الانام المتوکل علی الله الخالق ابی عبد الله جعفر صادق

کنیت ایشان ابو عبد الله یا ابو سمیع و لقب صادق و نام جعفر و موالین محمد بن علی بن حسین بن علی رضی عنهم نام مادر ایشان فخره بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و ولادت ایشان در مدینه در سال هشتاد و هجری و بقوله هشتاد و سه در روز و شنبه هفتم ربیع الاول بود مدت عمر شریف شصت و هشت سال و بقوله شصت و پنج سال وفات ایشان نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم شهر رجب سال یک صد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در بقع ست در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام جعفر صادق تولدش در مدینه روز و شنبه سیزدهم ربیع الاول در سنه هشتاد و سه هجری بود امام جامع علوم ظاهری و باطنی بود جمیع ازاہل طریقت بخدمت امام استفادہ نموده اند از آنجمله بایزید بسطامی اند.

نقل ست که امام چن گاه عزلت گزید سیقان ثوری بر در رسید گفت مردم از انقاس متبرک کردند بحرم اند فرمود قد الزمان و تغیر الاخوان.

نقل ست که مرے امام را گفت که اہل فضیلت ست و لیکن متکبر فرمود از کبر خود برآمد ام این کبر کبرائی است بکبر خود نامی مقالات میفرمودند کہ بسیار معصیت کہ بندہ را بخدا نزدیک کند و بساطاعت کہ دور کند کہ مطیع اعجب عاصی ست و عاصی باذمت مطیع و گفت خدا را در دنیا ہم بہشت ست ہم دوزخ بہشت دنیا عاقبت ست و دوزخ بلا عاقبت آنست کہ کار خود بخدا گذاری و بلا آنکہ کار خدا بنفس گذاری و گفت اگر اولیا را صحبت اعدا مضر بودی آنسہ رضی اللہ عنہا را از فرعون ضرر رسیدی و اگر اعدا را از اولیا منفعت بودی پس لرح علیہ السلام و زن لوط علیہ السلام را نجات میسر شدی در پانزدهم ماه رجب سنہ

یک صد و چهل و هشت هجری روز دوشنبه وفات یافت و خلفت گذشت امام موسی کاظم و عبدالله قطع و
اصحیل را در بقیع دفن نموده شدند

ذکر امام الهام الحاکم المقام وارث برکات حید لصفه امام محمد الباقر رضی

کنیت ایشان ابو جعفر و لقب باقر نام محمد ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین چهار سال
بود روز جمعه سوم یا صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان ام عبدالله بود بنت امیر المومنین حسن بن
علی مرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلی الله علیه و سلم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه در کتب سیر ارجاء برهنه مشهور
گفت روزی بار رسول الله صلی الله علیه و سلم بود مرا فرمود که اسی جابر رضی الله عنه که تو بانی تا آن وقت که ملاقات
کنی با یکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی وی را نور و حکمت خواهد داد و مرا
از من سلام رسان بدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و بقول شخصت سال و بقول بعضی هفتاد و سه
و در تاریخ بخاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر ایشان پنجاه و هشت سال و وفات ایشان در بیع و الال
در سال یکصد و سیزده هجری بوده و بقول یحیی بن معین در سال یکصد و هیزده هجری و بقول ابی یحیی
و مهفده و قبر ایشان در بقیع است نزد مر از امام زین العابدین و در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام محمد
ولادتش روز جمعه ششم ماه صفر سنه شخصت و پنج هجری بود و مادرش فاطمه بنت امام حسن بود و عمر امام پنجاه و دو
سال و دوازده روز بود و روز دوشنبه ماه رجب سنه یکصد و هشت هجری وفات یافت و قبر بقیع است
شش سیر گذشت امام جعفر صادق علی و عبدالله و ابراهیم و احمد و حسین -

ذکر سید السادات منبع الفیض البرکات قدوة الزاهدین العابدین حضرت امام زین العابدین

کنیت ایشان ابو محمد است نام علی و وسط در سفینه الاولیا مسطور است که کنیت ایشان ابو محمد است ابو الحسن نیز
گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و هدا بن حسین بن علی المرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم از اولاد

ایشان به مدینه منوره بوده است پنجم شعبان روز شنبه در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و شصت و یک
 و نام مادر ایشان شهر بانوست دختر بنی جهم که از اولاد نو شیران عادل بوده یا سلافه نام مدت عمر ایشان شصت و یک
 سال یا شصت و دو سال بوده و بقول پنج و هشت سال بقول پنج و هفت سال بقول پنج و پنج
 سال وفات ایشان در شب بیستم یا هجدهم سال نو و چهار هجری یا نو و پنج یا نو و سه روی نموده قبر ایشان
 نزد قبر حضرت امام حسن در جنبه البقیع واقع مدینه منوره است رضی الله عنه و در مناقب الاولیا مسطور است
 که حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه تولدش به مدینه روز دوشنبه ماه شعبان سنه ست و اربعین بوده در
 پانزده سالگی امام را بریزید مجلس نمود بعد خلاصی از ان به مدینه استقامت و رزید

نقل است که هرگاه امام وضوی کرد و میبارک ایشان زردی شد ازین حال پرسید گفت که
 بی و انید که پیش که خواهم ایستاد

نقل است که یزید در سنه شصت و سه هجری مسلم بن عقیله را با دوازده هزار سوار بر مدینه فرستاد که از
 اهل مدینه بخت ستاند و گردن قتل و تاراج کند اهل مدینه بر سر خندق جنگ کرده غالب آمدند چون فوج بکر
 مروان درون مدینه درآمد عبدالل بن زبیر که بعد از امام حسین مردم با او گردیده بودند بکر گریخت ده هزار مرد مدینه
 گشته شدند بقیه بیعت قبول کردند و بعضی گریختند

نقل است که مسلم بن عقیله امام زین العابدین رضی الله عنه را بچشم تمام طلب نمود چون امام در رسید مسلم
 برخاست و تعظیم نمود و گفت بفرما هر چه فرمائی امام در حق هر که شفاعت میفرمود قبول می نمود چون امام بخواست
 آمد مسلم را پرسید چه سلوک کردی گفت با اختیار من نبود که دلم از خوف و صلاحت نبود و امام را پرسیدند
 چه لبهامی جنبانیدی فرمودی خواندم اللهم حدث السنوات السبع تا آخر مسلم بعد از فتح مدینه بطلب
 عبدالل بن زبیر بطرف مکه روان گشت در آن راه بکنیم رفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود من اذابه اهل المذنبه
 بسوء اذابه كما تذو اب الحی فی المماء آخر وقت حصین را نائب خود ساخت حصین که را حاضر مفوده
 منجیق نهاد ناگاه در غره بربع الآخر خبر رسید که در نصف ربع الاول سنه شصت و چهار هجری بادشاه و کازا
 ذات الحجب ازین عالم رفت بعد مروان خارجی بر تخت نشست و در ان زمان امام هفده ساله بود چون زده سالگی

از عید امام محمد باقر متولد گردید و هرگاه بیسی و هفت سالگی رسید امام جعفر صادق رضی الله عنه پنجاه امام محمد باقر رضی الله عنه متولد گشت و عمرا ام چهل و هشت سال و نهماد بود که روز دوشنبه هفتم ذی الحجه سنه نو و چهار هجری وفات یافت قبر وی در بقیع ست هشت پسر گزاشت امام محمد باقر و عبدالرزاق و علی حسن و حسین و عمر جعید الله رضی الله عنهم در سفینه الاولیا است که قبر ایشان نزدیک قبر امام حسن است رضی الله عنه.

ذکر سید و سید سعد افندة کبیر البتول الضعیفة قال رسول الله صلی الله علیه و آله
 شهر انشأتین سیدنا و مولانا ابی عبد الله اسمی من عند الله حسین الله

مختصر حال خیر آل حضرت ایشان اینکه کنیت ایشان ابو عبد الله است و لقب سید و رشید و امام سوم اندازند و آنکه ایشان در مدینه بود و در شنبه چهارم شعبان و لقبی پنجم سال تمام از هجرت بقوی و از دهم رمضان و در پنجشنبه و لقبی آخره اربع الاول سنه سوم مدت حمل ایشان ده ماه و چند روز بوده میان امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها یا امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است و رسول الله صلی الله علیه و سلم ایشان را حسین نام نهاده اند ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نور حسین مبین تمام مکان روشن می شد گویند حسین و حسن رضی الله عنهما پیش رسول الله صلی الله علیه و سلم گشتی می گرفتند و رسول صلی الله علیه و سلم حسن رضی الله عنه را فرمود که بگیر حسین را فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ رومی گوئی که خرد را بگیر رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که اینک جبریل علیه السلام حسین را همچنین میگویی مدت عمر شریف ایشان پنجاه و شش سال و پنج ماه و پنج روز بوده و لقبی پنجاه و چهار سال و شش ماه و لقبی پنجاه و هفت سال و لقبی پنجاه و هشت سال بوده و شهادت ایشان در کربلا روز نهمه عاشورا وقت نماز پیشین و لقبی روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز قتل امام حسین در بیت المقدس بیچ سنگی را بر انداختند که در زیر آن خون تازه نیافتند و بعضی گویند که در آن روز خون از آسمان بارید قبر ایشان در کربلاست و در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام حسین رضی الله عنه سیصد و هشتاد و هشت حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم بود و خلیفه دوم حضرت علی رضی الله عنه صاحب امر

و جامع کمالات اجتناباً سلسله اچشتیه مخصوص با دست و سلسله قادریه هم بواسطه حضرت امام علی رضا متوسل با دست
و حضرت امام در خیم شعبان سنه اربع متولد شده حضرت علی کرم الله وجهه روایت نموده اند که روزی پیغمبر صلی الله علیه
و سلم بختیانه آمد و فرمود قدح شیر و خرپزه حاضر بود و همه با آنحضرت غور ویم آب وضو طلبید و وضو کنایم
متصل قبله بعدا مشغول گشت که از گریه بزین رسید پرسیدن نتوانستم حسن می نگارست فرمود ای زن
مرا می نگری گفت یا جدی ترا گریان دیدم فرمود امروز بشمار زیاده تر سرور شدیم ناگاه جبریل در رسید و گفت همه
ایشان شهید شوند و در مضاجع متفرق گردیم و دعا بخیر و عافیت کردم.

نقل است که چون یزید در راه رجب سنه شصت هجری بخت شست حضرت امام حسین رضی الله عنه
از دین منوره که مکه معظمه نقل فرمود اهل مدینه و مکه و کوفه بر بیعت نکردند اهل کوفه نوشتند که اگر امام توجه فرماید ما همه
بیعت کنیم قریش گفتند که دارالامان و وطن آبائی شماست نگذارید امام فرمود من برای امر دین میروم و از
تقدیر نمی گذرم حاضری شوم یا شهادت می یابم هر که شهادت مطلوب باشد همراه آید هرگاه امام جماعت
مومنان تا کر باز رسیدند فوجهای یزید سواره شدند امیر لشکر عرب بن سعد از جانب عبید الله بن زیاد که نائب
یزید بود هشتم و نهم محرم جنگ کرده و هم محرم سنه شصت و یکم هجری حضرت امام سبعی شمرودی الجوشن شربت شهادت
چشیدند و کافه مومنان نیز شربت شهادت چشیدند یزیدیان سر امام را بریده و عیال و اطفال را مع حضرت
امام زین العابدین رضی الله عنه قید کرده پیش یزید بشوق بردند و در وقت ملاقات یزید امام زین العابدین گفت
ما ذائقو لوان اذ قال النبی لکم وماذا قلتم و انهم اخذوا امام
بعد از چند روز مجوسان را گذاشتند که بدین منوره واپس بماند حضرت امام شش سپهرت امام زین العابدین
و علی اکبر و علی اصغر و عبید الله و علی اوسط و محمد جعفر و دو دختر گزشت سکینه و زینب رضوان الله علیهم این

سلسله اعلیه پشینه

بدانکه حضرت سید خضر رومی قلندر را اجازت این سلسله از حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی
رحمة الله علیه رسید چونکه ذکر بیان این سلسله تا حضرت سید صاحب موصوف و سلسله حایله قلندر

گذشتہ لہذا بزرگانے کہ بعد حضرت سید صاحب بودہ اند مذکور می شوند۔

ذکر سلطان الطريقة برہان الشریعۃ الذی قتل بحسبت الجبار القوی قطب الملتہ والدین نختیار الاوشی

نام ایشان نختیار بن احمد بن موسی ست مولد و منتشر ایشان از اوش فرغانہ است آن قصہ الیست
از توابع از جان و کاک از ان جہت گویند کہ خواجہ را بقابل بود ہمسایہ در او اکل از و ام کردے و او رفتے
کہ و ام تو چون سی صد دم شود زیادہ ازان مذہبی چون فتوح رسیدی ہم ازان ادا کردی بعدہ با خود
جزوم کرد کہ بعد ازین و ام کنم بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرص نیر مصلای او پیدا شدے کہ
ہمہ خاتہ را بسپارے بودی بقال دانست کہ خدمت شیخ از من ناخوش ست کہ و ام نمی ستانے بخوای خود را
بحسبت تفحص حال بر حرم شیخ فرستاد حرم شیخ حال بوی کشف کرد بعد ازان کاک پیدا شد از شیخ نظام الدین
نقل ست کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین تپا یا صد دم شیخ قطب الدین را اذن کردہ بود کہ قرض کند
چون کار بکمال رسید ازان نیز دست برداشت و شیخ محمد نور بخش در سلسلہ الذہب ذکر او چنین کرد ہست

بختیار کاوشی کان من اولیاء السالکین المتراضین بالخلوة والغزوة وقلة الطعام وقلة
المنام وقلة الكلام والذکر بالذکر و ام فی کلا ربعینات ولہ فی احوال الباطن شاکلین و فی ظہیر
بزرگ خواجہ معین الدین جنتی ست ازا کا براولیا واجلہ اصفیاست قبوے عظیم داشت و بغایت ترک و
تجرید و فقر و فاقہ موصوت بود و نہایت استغراق داشت در یاد مولی و چون کسی بزیارت او آمدی دمانے
بایستی تا بخوابد و آمی آنگاہ آیندہ مشغول شدی از حال خود یا حال آیندہ چیزی بگفتندی بعدہ گفتے مرا
معذور دارید و باز بحق مشغول شدی و اگر یکے از اولاد او برے او را ازان خبر نشدی مگر بعد ازان بزمانے
و در سیر الاقطاب می گوید کہ اول دیرا بختیار نام کردہ بودند ہمان زمان از حضرت حق سبحانہ مخاطب بخطاب
قطب الدین گشت ولیکن و در آت الاسرار می آرد کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ و از راہ ہربانی اکثر
قطب الدین بختیار فرمودی ازان وقت دیر القب بختیار شد و نسب وی قدس سرہ صاحب سیر الاقطاب

حضرت امام حسین بن حضرت علی کرم الله وجهه بدین طریق رسانیده است که قطب الاقطاب اجماع قطب الدین
بختیاراوشی قدس سره ابن سید موسی بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن
سید اسحق حسن بن سید معروف بن سید احمد شیبی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید شید الدین
بن سید جعفر بن ابی المونین حضرت امام محمد تقی الجواد تا حضرت علی مرتضی شیعید رضی الله عنهم و آنحضرت قصبه
اوشن بوقت نیم شب متولد شد و در آن هنگام چندان نور ظاهرا بر گشت که تمام خانه را فرو گرفت و درش پنداشت
که آفتاب طلوع کرده است باقی حال از سنابل و سیر الاقطاب و خیر الجالس سیر الاولیا و مرآت الاسرار و قبا الاقطاب
و اسرار السالکین و سیر العارفين و شجرة الانوار و انواران جست.

نقل است که در خانه شیخ علی سجری صحبت بود خواجہ ہم در اینجا حاضر بود و قال ابن بیت شیخ احمد جام خواجہ
گشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جان دیگر است
خواجہ را این بیت در گرفت چار شبانه روز در تحیر مانده به شب پنجم رحلت کرد و وفات حضرت خواجہ روز و شنبه
و نوزده صاحب مرآت الاسرار شب و شنبه چهاردهم ماه ربیع الاول سنه ششصد و سی و سه و بر ولایتی شیخ
در زمان سلطان شمس الدین التمش و عمر شریف ایشان پنجاه سال و بقول پنجاه و دو سال بر ولایت افتاد و چار
سال علی اختلاف الاقوال قبر شریف در دلی متصل حوض شمسی است و در مناقب الاولیاء سبط است شیخ احمد
شیخ محمد لیسران حضرت خواجہ بودند و از جمله خلفایش مجد الدین جرجانی و شیخ ضیاء الدین رمی و شیخ حسن دلیوان
و سید حضور رمی انداخته و از غم و اشتهر خلفاء ایشان حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر است نام ایشان سید
ابن عزالدین محمود دست سلطان و اعلان حق و برهان فائزین ذات مطلق بودند و در طریق تصوف شانه
بزرگ و آنی سرگ و اشتیاق جمیع مشائخ بکمال عشق و عرفان و محبوبیت و وجدان ایشان متفق اند و آن وقت
ریاضات شاقه و تحریه و تقوی و فقر و شوق ایشان که می داشتند بی هیچ یک از این طائفه میسر نشد و کشف کرامات
و وجود و حال و هیئت و شجاعت عظیم المثال بودند و جمیع علوم متبحر و محبوب ترین خلفاء خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اند حضرت خواجہ معین الدین در باب ایشان فرموده بودند که بختیار شاه بازمی غلیم را بصدی آورده
است که جز به سده الهی آشیانه نگیرد این شمع است که عالم را منور سازد و هر عالم از شفاعت او شفاعت

خواهند یافت وفات حضرت شیخ فرید روز شنبه پنجم ماه محرم سنه شش صد و شصت و چار هجری بقول شخصیت نه
دبر ولیته نود و در زمان سلطان غیاث الدین بلبن و داده مدت عمر ایشان نود و پنج سال و بقول نود و سه سال
و قبر در قصبه اجودهن عرف پاک بن کما از توابع ملتان ست در حجره خاص واقع شد.

ذکر بدر العارفین شمس الواصلین کاسر اصنام لغیر و لغیرتیه
ناصر خیام الوحدۃ والاحدیۃ همیط تجلیات الشهود
محور کرة الوجود قطب الاقطاب معین الحق والدین حسن
ابن اسید غیاث الدین حسن الحسینی الرضوی السجری

مولد و اصل ایشان سجستان ست و نشو و نما در دیار خراسان سجری بفتح السین و کسر یاء سکون الحیم و زاء حیر
حضرت شاه ولی المدح و دلهوی در انتباه فی سلاسل اولیاء الدی فرماید که نسبت بسجستان بیستانی را
بیزبان عربی سجستانی و بجزی گویند و این تقریب ست و تقلید کرده اند شاه صاحب مجد و این خلکان و ابن
ما کول را و آنها تقلید کرده اند جهری را و همچنین ست و هم بلدان و فی جامع الاصول منسوب الی السجری
لسجستان و منه البودا و لسجستانی صاحب السنن و ابوسعید عثمان بن سعد الدارمی و ابن جابر عبد الاول
و جماعة از حفاظ المکافی القاموس و لمصراع و در شرح فخر الحسن ست که قال الشيخ عبد الغزیز الدلهوی فی بستان
المحدثین فی ترجمه البودا و وقع لابن خلکان مع کمال علمه بالتاریخ و تصحیح الانساب فی هذه النسبة غلط قال النسبة
الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى البصرة قال الشيخ تاج الدین السبکی بعد نقل هذه العبارة و هذا وهم البصرو
ان النسبة الی الاقلیم المعروف ببلاد الهند انتهى و لفظ السبکی من سجستان الاقلیم المعروف ببلاد الهند و هم ابن خلکان
قال سجستان قرية من قرى البصرة قلت هذا عجیب منها فان عبارة ابن خلکان فیما رأیت من غیر واحد من
النسخة الصحیحة تکثر و هو ان هذه النسبة الی سجستان الاقلیم مشهور و قبل بل نسبة الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى
البصرة و الله اعلم و نیز شاه صاحب می فرماید که ان منسوب ست لسجستان خلاف قیاس انتهى فی تهذیب اللسان

و يقال لابی دودا سجستانی و سنجری و سنجری سبستان انتی و در مشرق یا قوت حموی است که سبستان کبیر سین محل
و جیم و سکون سین ثانیه بعد از آن تا مشاهیر قوانیه و الف و نون شهرست در میان خراسان و مکران و سبستان
و مکران انتی و ابن حوقل تفصیل این شهر به بیان حدود نوشته است و در باب است که نسبت بسجستان سنجری
کبیر سین محل و سکون جیم و زلسه مجریه بفرات قیاس است و سجستانی نیز نسبت آمده انتی حضرت ایشان میر
حضرت خواجہ عثمان بارونی اند و در هند وستان سرطه چشتیان ولادت با سعادت وی بقصبه سجود سال
پانصد و سی و هفت و بقول شش صد و سی و در خراسان نشو و نما یافته ایشان از سادات صحیح النسب اند
که بدوازده واسطه بایر المومنین علی مرتضی میرند حال تفصیلی حضرت ایشان از مافیض چشتیه عموماً و کتاب
انیس الارواح ملفوظا حضرت خواجہ عثمان بارونی که حضرت خواجہ در بخت مجلس جمیع کرده اند
و تحقیق الراغبین خصوصاً باید دریافت مدت عمر خود و هفت سال و بقول یک صد و هفت سال و وقت
روز و شب ششم رجب در سینه شش صد و سی و دو و بر وی تیر روز و قدیمه ششم رجب سینه شش صد و
ست و هفت بقول صاحب کلمات الصادقین و نزد بعضی سی و سه و بر وی تیر روز و سی و سه سال مذکور
در زمان سلطان شمس الدین التمش واقع شده قول اول اصح است و عرس ایشان در دیار هند وستان در ششم
رجب می کنند و از آفتاب ملک هند تاریخ وفات وی برمی آید و قبر در دارالاسلام اجمیر شرقی کجوه چان
بوده و اجمیر شهرست پرفیض و پر نور متصل شهر تالابی است عظیم و نام آن ساگر تالاب شده و درجه تسلیه اجمیر
آنکه آجرام راجه بود از راجه هاست هند و می تاجد غزنین ملک داشت و نیز آقا آفتاب را گویند میر بزرگ
هند که را گویند و در تاریخ نام هاست هند و نوشته اند که اول دیوار که بر سر کرده در هند وستان بنیاد نهادند
اسمین دیوار هاست که بالاسه کوه اجمیر است و اول حوضی که بر سر زمین در ملک هند کافتند بکهر
از اجمیر چپا کرده که هندو آن رامی پرستند و در هر ساله شش روز وقت تحویل حوض جمع می شوند
و غسل می کنند و آنکه از ایشان قائل قیامت اند می گویند که قیامت از همین حوض شروع خواهد شد
و آن راجه آجی نام از همه هند که این ملک داشتند پیشتر بود و پتھور پسترن آنها بود که سلطان مغالند
سام بهد باطن خواجہ آن ملک از گرفت و شهر ناگوار آباد کرده و پتھور است

ذکر انام النمام قدوة الاولیاء العظام مقتدر اهل العرفان حجة الحق علی الخلق قطب الارشاد شیخ عثمان المارونی

مؤید المجلد الس حضرت حمید قلندر صاحب نصیر الدین چراغ دہلی می نو لید کہ این کلمہ ہرونی ست منسوب بہرون
قریبیہ و مسکن شیخ و در ملفوظ حضرت خواجہ است کہ قصبہ ہارون در لواحق نیشاپور در ملک خراسان ست حضرت
شاہ ولی اللہ محدث دہوی در الفتاوی فرماید کہ ظاہر نزدیک فقیر آنست کہ نام وطن حضرت خواجہ عثمان ہر لوی
است و ہارونی نسبت باوست بخلاف قیاس الداعلم ایشان مرید حاجی شریف زندنی اند قطب وقت
و یکجا عصر بود و صحبت بسیاری از اکابر و بزرگان رسیدہ اند از حضرت خواجہ معین الدین حجتی منقول است
کہ رونے شیخ عثمان در ایام سیاحت بجائے رسیدند کہ مسکن مغان بود آنجا آتشکدہ بود کہ رونے بیست و ہجرت
ہمیزم در انجامی انداختند و آتش آن ہرگز نمی مرد ازین معنی پرسیدند کہ پرستیدن این آتش چه فائدہ دارد چرا خدا کی را
نمی پرستید کہ آتش مخلوق است جواب دادند کہ در کیش با آتش را بسیار بزرگ داشتند شیخ فرمودند کہ تو انی دست دیا
خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن ست کہ قدرت باشد کہ نزدیک آن تو نہ رفت حضرت
شیخ طفلی کہ در کنار مغ بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ناد الخ گفتہ و آتش انداخت و چارست
دران ماندہ بر کہ پیچ آیسبہ بروز رسیدہ بود از مشاہدہ این کرامت جمیع مغان بر قدم شیخ سر نہادند و ہمہ بشرف
اسلام شرف شدند آن پیر مع پسر از جلا و لیائے روزگار شدند از حضرت خواجہ خواجگان نیز منقول است
می فرمودند کہ وقتے ہمراہ پیر دستگیر خود خواجہ عثمان ہارونی در سفر بودم رونے بکنار و جلد رسیدیم کہ دران وقت کشتی
حاضر نبود حضرت پیر فرمود چشم پیش کن فرمان بجا آوردم باز فرمود چشم بکشا کہ خود را و خواجہ خود را بکنار
آن سوے دیدم زمین بوس نمودم و ہم خواجہ معین الدین فرمودند کہ حضرت خواجہ عثمان می فرمودند کہ حق تعالی
را دوستان اند کہ اگر یک ساعت در دنیا از و محبوب مانند نا بود کہ و نیز فرمودند کہ در ہر کہ این سہ غصلت بود
اود دست حق ست سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت آفتاب و تواضع چون تواضع زمین
وفات ایشان شانزدہم ماہ شوال و برائے پنجم ماہ مذکور و قبر در یک مہمست در ساقبہ الیاست کہ تاریخ

و هفتم ماه شوال سنه شش صد و هفده هجری بوده و مزار در حنیت لعلی است نزد و یک سال عمر داشت .

ذکر برهان الاولیاء حجة الاصفیاء طائف کعبه اصفاء از ائمه رضیه
المصطفی منزله عن النقایص الدنیاء الدنی حضرت حاجی شریف زندنی

در طبقات سیکی است که حاجی بلخت عجم منسوب است بسوء کسی که حج کرده است زندنی بدو نون مشهور است و در
 سبط المجید زندنی بغیر نون است و فی القاموس آن بلده است به بخارا و منه ثوب زندنی و حیل نجد زندنی بلده
 آخری به بخارا و زندنی بلده بالروم انتهی حضرت ایشان خلیفه عظیم خواجه مسعود و جیشی اندیچل سال در گنایمی و غیر
 در صحرای گدازان نمودند که اوقات برگ درختان می خوردند و از نجاسات خلق تغیر داشتند و چون فاقه شدی صد
 از کعبت نماز میکردند و اگر کسی میگفت که فقر و فاقه طریقۀ انبیاء و اولیاء است بچاره حاجی را که آن عنایت شود در خود
 چگونه بگوید و مشکرازی بگوید و چنانچه نماید تا این فقره ایشان که پوشیده است فردا میان درویشان شمرند و نگردد و حشر
 ببیان ایشان یابد شخصی سلطان سنجر را بخواب دید پرسید که خدای تعالی یا تو چه کردی گفت اولاً لغزشگان عذاب
 حکم کرد که مرا بدو رخ برتدرین اثنا حکم رسید که قلان روز در جامع دمشق سعادت ملازمت حاجی شریف زندنی دریا
 از برکت آن بیامرزیدم وفات می سوم حبس مروی است و هم سنه شش صد و دوازده هجری واقع شده و مدت عمر شریف
 یک صد و نوبست سال بود و قبر شریف در زندنی است در سفینه الاولیاء است که خواجه حاجی شریف مرید خواجه بود
 اند وفات ایشان در ششم حبس و در مسیر الاقطاب است که مرقد منوره آنحضرت در شهر قنوج بر کنار دریا متصل شهر
 جانب شمال واقع است اگر چه تشریف آوردن ایشان در هندوستان در پنجاب ملت فرمودن اصلاً و طلقاً از پنج
 کتب سیر و مشایخ ثابت نیست لیکن اندران شهر و بزرگان شهر تمام دارند بسبب توافق صحیح سیر و اطفال
 غالباً شبته برداشته کدانی اقتباس الانوار -

ذکر اسوة اهل کشف و شهوة ارباب العرفان الوجودی حضرت خواجه مسعود و جیشی

منسوب به پشت کبیر بحیر المعجمه و سکون الشین المعجمه و فی آخره ما المثناة القوانیه کدانی حاشیه النفات

لما عبد الغفور الاری علیه رحمة الله الباری و آنچه در آتیه است که مشهور بر السیاح کبر جمیع است و ضبط کرده است
 ملا عبد الغفور الاری لفتح کاتب الحروف گوید که این در نسخه بنویخته است و چشت و اندیکلی بلده ایست از بلاد
 خراسان بنا حیدر هرات و درین زمان ورا الوشا قلمی گویند شهر است بر دره کوه و منزل است از هرات دیگر قریه
 ایست باین اچه و ملتان در هندوستان حضرت ایشان در سن هفت ساگی قرآن مجید حفظ نموده بانفیلان و سکیان
 هم صحبت بوده جامه نو هرگز نپوشیدی وی را کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح بسیار حاضر الوقت بود
 کسی که بخشدنش آدمی احوال دلش یک سیکت زبان می آورد و بر قبر کسی که داشت حالتش بیان می فرمود
 چون بسن بست و شش ساگی رسیدند والد ماجد ایشان خواجہ یوسف چشتی وفات فرمودند بموجب وصیت
 به رقاعم مقام پدر گشتند در علم ظاهر و باطن بظهور وقت بودند و جمله اشباح آن زمانه حلقه گویش می بودند لقب
 شریف می قطب الدین است وفاتش در غره ماه رجب سنه الف و بست و هفت هجری در زمانه سلطان
 معز الدین بخجری واقع شده بچشت در جوار آبسه کرام خود آسوده اند مدت عمر شریف او دو هفت سال بود.

و کثر شمع نجین اسرار پروانه روی لدا استغرق بر صدای کن فیکون معذ
 در مره انی اعلم لا تعلمون خواجه ناصر الدین ابویوسف چشتی ابن محمد سمعان

خواهر زاده و مرید و تربیت یافته خواجہ محمد بن خواجہ احمد چشتی اند گویند که خواجہ محمد همشیره داشتند که سن او
 بچهل سال رسیده بود و بجهت خدمت برادر اراده ترویج نداشتند و بطاعت عبادت حق مصروف بودند شب
 خواجہ محمد بزرگوار خود خواجہ ابوالاحمد را بخواب دیدند که فرمود در ولایت شام طایان مردیست محمد سمعان نام
 تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را با عقد کن خواجہ او را طلب داشته همشیره را با عقد کن خواجہ
 یوسف و چشت از ایشان متولد شدند کرامات ظاهری و کمالات باهر داشت و علم اکمل و عمل افضل در ذات با کائنات
 آفریدگار آفریده خرقه فقر و ارادت از خال خود حجه اشباح حضرت شیخ ابو محمد چشتی پوشیده در آخر عمر سکر و حیرت حال
 غلبه کرده بود گاه بودی که خادم آب وضو بر دست ایشان ریختی ایشان در آناسه وضو غائب می شدند
 و ساعتی در آن غیبت می ماندند و باز حاضر می شدند و حضورا با تمام میرسانیدند وفات ایشان چارم بیع الاخر

و بقولے سوم ماہ رجب سنہ چار صد و پنجاہ و نہ ہجری رو داده و مدت عمر ایشان ہشتاد و چار سال بوذہ و قبر ایشان در حشت است۔

ذکر مطلق از زبان درویش دوست ام خرم و شادان زبده الواصلین
و عہدہ اکاملین گویہرکان حق و راستی شیخ ابو محمد حشتی

ایشان خرقہ خلافت از دست پیر خود خواجہ ابو احمد حشتی دارند در ہمہ اطوار شائستہ و با انواع کرامات و صفات آراستہ ولی مادر زاد بوذہ شائستہ و در تہ بلند داشتند لقب ایشان ناصح الدین ست در سیر الاولیاء است کہ ما در صراط السختر گفت وقتیکہ خواجہ ابو محمد چار ماہہ در کم سن بوذہ صدای کلمہ طیب گویہم فتادی باید برش گفتیم فرمود بشارت باد ترا کہ فرزند سعادت مند و ولی از لطن قبول جو دخواہد کرد و نہ پدیش ششستہ بود و دیوسے حل نمود و گفت کہ السلام علیک یا ولی احمد خلیفتی آوازے آمد از کم کہ کسی مفہوم نکرد ما در ایشان گفت معلوم نیست کہ در کم دختر است یا پسر و تو همچنین میفرمائی حضرت خواجہ فرمود کہ الہ جل شانہ بمن بشارت داده است و در لوح محفوظ نیز خواندہ ام کہ مرا فرزندے ولی در زاد خواہد آمد گویند کہ در غزوہ سومنات ہمراہ محمود سبکتگین بوزند و ببرکت قدم مبارک ایشان سومنات فتح گشت ولادت ایشان در شب عاشورہ بود و عمر شریف ایشان ہفتاد سال و دو ماہ در سنہ چار صد و بہشت و یک ہجری تا پنج چارم ربیع الثانی و بقولے غہ رجب سنہ چار صد و یازدہ ہجری و بقولے چار دہم ربیع الاول و مزار شریف در حشت و قصہ رفتن ایشان در سومنات در نفحات مسطور است۔

ذکر سراج الاتقیاتاج الاصفیا لسان
الغیب مقبول حضرت الاحد خواجہ ابو احمد حشتی

حضرت ایشان با انواع حالات و کمالات آراستہ و در قنای حدیث گم گشتہ و بیچ سرے از اسرار حق بیرون ندادہ و خرقہ فقر و ارادت از دست حضرت خواجہ ابو اسحق پوشیدہ در سیر الاقطاب می نویسید کہ خواجہ ابو احمد کہ لقب بہدۃ الدین ست پسر سلطان فرسنا فکبر فاء و را و سکون سین مملہ و نون مفتوح حذفا

در لغت بمعنی نور و از شرف است چشت و امیران ولایت بودندی قدس سره صحیح النسب از سادات حسنی است و نسب او بحسن منشی میرسد۔

منقول است که روزی آنحضرت بدجل رسید و مقتاد و نه نفر همراه دشت گشتی موجود بود و فرمود که بایم هر یک حلقه گیریم و در گوئیم پس پنجان کردند و سلاست از دجل برگزشتند چنانکه پای کسی هم تر نشد در آن وقت است و چهارتن کافران هم حاضر بودند همه مسلمان شدند و پنجان از آب آبنای در گذشتند و در آنک ایام شیخ کامل شدند **نقل** است که آنحضرت سی سال خواب نکرده هم سی سال مضولیش جز بموت و ضا شکست و گاهی آب سیر نخورد چون سه و چهار فاقه شدی یکسے اظهار کردند و شکر از نمود و بعد هفت روز بطعام افطار کردند مدت عمر شریف وی نو و پنج سال بود در زمان خلافت معصم بامد که خلیفه هشتم از خلفای عباسی است بتایخ سوم ماه جمادی الثانی سنه و صد و فصد و هجری و بقول ششم ماه رمضان المبارک سنه مذکور و متولد شد و در زمان خلافت ابوبکر عبدالکریم بن مطیع که است چارمی خلیفه بود از خلفای بنی عباس در یکم جمادی الاخری و بقول او هم سال سه صد و پنجاه و پنج هجری وفات فرمود و از مبارک در قصه چشت کسی کرده از میرات است واقع است

**ذکر ملک المشایخ بالاتفاق استاد ائمه الافاق مقتدا
الوقت بالاستحقاق حضرت خواجه ابواسحق الشامی العسکری**

منسوب بعسکری و تشدید کانت نام موی است که او را عسک بن عدنان ثنائی مثلث بن محمد الدین ازو شاید این نسبت بسوی همین کس است و اما آنچه که صاحب صحاح عسک بن عدنان برادر معد بنون پنداشته آن خطاست و شهره در شام و نسبت شیخ بسوی همین شهر بوده ایشان از کبار مشایخ زمان در و سامی او یکا دوران خود بودند و در کشف و کرامات آپته از آیات الدل بود و مبارک جال الغیب صحبت می داشتند و لقب شریف الدین است و خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه مشاء و علو دینوری پوشیده و در طاعت اشرفی است که می بوجب امر الهی بنیت بیعت از ملک شام در لغت او پنجمت حضرت خواجه مشاء رسید مرید شد حضرت خواجه پرسید که چه نام داری گفت ابواسحق شامی خواجه فرمود که از امر و تر ابواسحق خشی خاند

که خالک چشت از تو هایت یا بند و هر که بتو پیوندا رادت نماید و را نیز تا قیام قیامت چشتی خوانند پس از تربیت
الواسع چشتی آخره کرات پو شانیده چشت فرستاد از ان و ز خواجگان چشت پیدا شدند.

منقول است که چون آنحضرت کوی اهل دنیا دیدی فرمودی اقب من کل المعاصی للمحظی و نیز
منقول است که آنحضرت هرگاه خواسته که جائی سفر کند در طوافه العین بدانجا رسیدی هر چند که آن مقام دور
بودی زود تر رفتی و فوات وی در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه صد و چهل و سه هجری است بقول صاحب خزینه صفیا
و مرقد منوره او در هکله الفتح عین و کاف مشدده که بلده ایست از بلاد شام گویند که از سنگام حلت هر شنبه چنانچه بزرگ
از غیب بسر مرادش تا دم صبح روشن می ماند و از هیچ باد و غبار و باران آسیب بدو نمی رسد آری
اگر گیت سر سرباد گیر چرخ مقبلان بر گزیند

ذکر شمس الفقرا بر العرفا ماحی سوم بشری حضرت خواجه ممشاد علوی نوری

علو بنیمین تشدید او چنانکه کور است در تیره الجالس پس آنچه در انتخاب است که آنکه کبر فکون پس آن دینوی
دیگر است چنانکه مجد ابن خلکان گفته اند و ابن اثیر کسب دال جمله نوشته و سماعی گوید بفتح دال و این صحیح نیست قاله
ابن خلکان در ملفوظ حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی مرقوم است که در سوال تحقیق همین لفظ شاه صاحب
الرشاد فرموده اند که علو دینوری کسب عین و سکون لام و وقت و او و بفتح دال جمله و سکون یا بمعنی بزرگ سر
اکثر می گویند و هر که بزرگ می انکار ندیده همین القاب و از می دهند انتهی با جمله دینور شهرست از شهر راجحیل
قرب از بهمان و در بغداد نشو و نمایافته و هم شریف او خواجه علو است و لقب می کریم الدین از بزرگان مشایخ
عراق اند و در علم ظاهری و باطنی و کلمات یگانه آفاق و خرقه فقر و ارادت از دست خواجه همیره بصری پوشیده
ایشان سی سال در مجاهده و ریاضت بسر بردند و بعد از هفت روز افطار کردی چنانچه کجبت دفع خشکی همین
اند که آب خوردی و بیک خرافاعت کردی و این کتاب الحروف را که تکتب تو این پنج چنان معلوم کرده که حضرت
علو دینوری همان ممشاد دینوری است و از سیران خود نیز چنین استماع دارد لیکن صاحب مرآة الاسرار
علو دینوری را جادویر حضرت خواجه ابوالواسع شامی نوشته و ممشاد دینوری را بزرگ دیگر قرار داده و نزد فقیر

روایت صاحب مآثره الاسرار خالی از ضعف نیست و الله اعلم بحقیقه الحال -

منقول است که شخصی از آنحضرت پرسید که دل خود را چون می بینی گفت سی سال است که دل خودم گم کرده
از آنچه جمله صدیقان درین حالت دل خودم گم کرده و نیافته اند من چگونه یابم و هم گفتم که الله تعالی عارف الایمنه
داده است در سر که هرگاه در آن گرد خدا بیند و نیز گفته که چهل سال است که بهشت را با هر چه که در دست برین عمر
می کنند گوشه چشم بجاییت بدو نداده ام وفات ایشان در چاردهم ماه محرم الحرام سنه دویست و نهم هجری قمریه

ذکر سلیمان ملک لایزال سر حلقه شادان الالبالی فائز بکمالات لفهت فخری خواجه هبیره البصری

هبیره روزن فیضیه البصری با فتح باب موصوده و سکون تحقیر و فتح راس جمله است حضرت ایشان پیشوای علما
و اولیای وقت بودند و معرفت میان شاخ کبار معروف و مشهور درجات رفیع و مقامات عالی داشتند و خرقه
فقرو ارادت از دست حضرت خواجه جلیله عرشی پوشیده بودند ایشان را ریاضات شاقه و کرات عالییه بسیار
بوده است در تربیت مریدان دست قوی و قبولیتیه تمام داشتند و از بس که در محافل اسرار امین بود و لقب
باین الدین گشتند و در مآثره الاسرار است که حضرت خواجه صاحب خانواده بود و مدانش خود را هبیره باین می نامیدند
ایشان یکصد و بیست سال عمر داشتند و در هفتاد و سه سالگی دانشمند بنهج شدند و در چند سال حفظ کلام ربانی
نمودند چنانکه روزی دو ختم قرآن کردند و هیچگاه وضویش چیزی نبود و ضار نشکست و تا سی سال بکرم مشغول
بود و مجاهده و ریاضت شاقه می نمود -

نقل است که وقتی آنحضرت می گریست می گفت که آهی هبیره بیچاره غریب است اگر حساب از من
پرسی طاقت ندارد زیرا که ما حساب بر تو آسان کردم و آمرزیدم و ترا در بهشت در آورم پس کار ایشان بجائی
رسید که هر کس از رتبه محبت و ارادت بخدمت بابرکت او رسید بهجت بیغایت مشرف شده و بتوجه باطن
هر چه خواست میسر شد در سیر الاقطاب می آرد که آنحضرت بعد از پنج و شش روز افطاری کرد و چندان میگرفت
که مردم گمان می بردند که مباد اهلک شود تا که بعضی اوقات خون از چشم مبارکش می چکید و فانی ایشان میفهم

ماہ شوال سنہ دوصد و ہشتاد و ہفت ہجری و ایستہ ہمزہ دہم ماہ شوال و مدت عمر یک صد و بیست سال و بر ولایت صد و سی سال بود و قبر بزرگیت در بصرہ است۔

ادکر قمری شاخسار احدیت بلبل مرغزار صمدیت سرت جام پاک بختی حضرت خواجہ خذیفہ عرشی

ایشان از کبار مشائخ روزگار و پیشوای صاحب اسرار بودند و در زہد و بی و ترک و تجربہ نظر و وقت و در علم سلوک تصانیف بسیار دارند و زن نمی داشتند و بعد از سہ چار روز و گاہے بعد از پنج و شش روز افطار می کردند و از آن وقت ہم زیادہ از سہ لقمہ تناول نمی فرمودند و می فرمودند کہ عندے درویش ذکر است و میریوش کہ شکم پر کرده بخورد خام است و عبد البطل بخورد نما و خود پرست اگر چه اورا متفقہ اخوانند لیکن از صحبت او باید گریخت لقب ایشان سید الدین است خرقہ کفر و ارادت از سلطان ابراہیم بن ادہم پوشیدہ و ہر نعتہ و امانتہ کہ خواجہ ابراہیم از حضرت خضر و امام محمد باقر و خواجہ فضیل بن عیاض یافتہ بود در آخر حیات تمامی بوی دادہ خلیفہ و جانشین خود گردانید و از وی تا حال یہاں امانت بطریق سلاک صحیح در سلسلہ چشتیہ معمول است و سبب ارادت او خواجہ ابراہیم در کتب معتبرہ چنان است کہ روزی حضرت پیشوای آمد و گفت کہ اگر قرار بر بی باید صحبت ابراہیم بن ادہم اختیار کن این سخن درویش موثر آمد پیش خواجہ ابراہیم آمد سر بر زمین نهاد حضرت خواجہ تواضع بسیار کرد و بر خاست و در کنار گرفت و فرمود کہ خاطر جمع دار بعد چند روز کار تو می کشاید پس خواجہ خذیفہ مرید شدہ گوشہ گرفت و بخیال مشغول شد حضرت ایشان درس شانزدہ سال عالم علم اللہ فی کشتہ و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مرتب ساختہ و ہمیشہ پلاس پوشیدہ و خلوت گزیدی دائم البکا بود و اخلاقی می پرسید یا خواجہ گریہ دائمی چیست فرمود از آن است کہ نمی دانم کہ در کدام فرقہ ام فرقی الخۃ و فرقی فی السعیر فرمودہ است شخصہ گفت چون این نمیدانی کہ در کدام فرقہ هستی پس سعیت جراحی کنی حضرت خواجہ لغو زدہ بہیوش گردید چون ہوش آمد با لطف آواز داد چنانکہ ہمہ حاضران شنیدند کہ ای خذیفہ من ترا دوست دارم و برگزیدہ ام و برابر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در بہشت آرام

در آن مجلس سه صد گنس از کفار اسلام قبول کردند.

نقل است که قریب هفتاد سال از سجاده پائے مبارک آنحضرت برخاسته بود و حاجیان هر سال می گفتند که حضرت خواجه ادریس السدویت المقدس یدیه ام و حضرت خواجه در سفر و حضر همیشه با سلطان ابراهیم می بودند و جمیع مشایخ وقت را دیده بودند کرامات و خوارق ایشان بسیار اندام عبد الله یافعی در روضه الراحین اکثر حکایات احوال کمالات ایشان ذکر کرده اند و قات ایشان چاردهم شوال و بقولے بخت و چارم سنه دو صد و پنجاه و دو هجری است و بقولے سنه دو صد و هفتاد و شمش و مرعش بفتح میم و سکون را و فتح عین ضعی است از نواحی دمشق و در انتباه است که کبر شین شهر بخت از اولیای شام.

ذکر سلطان التارکین برهان الواصلین حضرت

خواجه ابراهیم بن ادیم بن سلیمان بن منصور

کنیت ایشان ابی اسحق است کما فی النجات و فی التہذیب و مختصراته ادیم بن منصور بن یزید بن جابر و قال ابی اظہر ابو عبد الله بن منہ جابر بن ثعلبہ بن سعد بن حلام بن غزیه بن اسامہ بن ربیعہ بن ضبیعہ بن عجل بن نعم نسب ابراهیم بن یعقوب عن محمد بن کنانہ از ابناے مالک بن بلخ اندر فرقہ خلافت از دست فضیل بن عیاض یافته و آنچه کبر زبان عوام مشہور است کہ ایشان از اولاد حضرت عمر فاروق اندین امرے غیر محقق است صلی ندرا و سبب ترک او سلطنت اطرق بسیار اند و تذکرۃ الاولیاء و نجات و لطائف الشرفی باختلاف مذکور اند کہ خواہد آنجا بنگرد بخیاں طوالت اینجا نوشته نشدند با بجمہ حضرت ابراهیم در آخر از نظر و مان پنهان شد ند معلوم نیست کہ قبر ایشان کجاست بعضے در بغداد بہ پہلوے امام احمد بن حنبل رح گویند بعضے در شام آنجا کہ قبر لوطہ بن عمر است و نجات گوید کہ دفاتش در شام در سنہ یک صد و شصت و یک بر ریائے دو صد و ہشتاد و بر ویائے در سنہ یک صد و شصت و دو ہجری و بقولے در سنہ یک صد و شصت و شش ہجری و بر ویائے غرہ ماہ شوال و نذر بعضے ششم جمادی الاولی در زمان خلافت ابو عبد الله محمد بن عبد الله و انقی کہ خلیفہ سوم بود از بنی عباس واقع شد و بقول صاحب سیر الاقطاب بخت و ششم ماہ جمادی الاولی سنه دو صد و ہشتاد و ہجری.

ذکر حجة اهل زمانه فيما قاله ائمة او انه متدوة اهل الرواية والذاتية
فرو زمانه في العبادة كما ذكر الذهبی ثم السيوطی قطب دائرة الولاية
صاحب الجود والكرم الفياض ابی علی الفضیل بن عیاض

کبر العین کانی جامع الاصول وغیره ابن سعود بن بشرونی ثقات ابن حبان عیاض بن منصور رقی نعم الیربوعی
الخراسانی المروزی الکوفی ثم المکی وقد افرد مناقبه خلق منهم ابن الجوزی فی مجلد جود یربوعی منسوب است یربوع ابن
خطبه بن مالک البزجی من تلمذ منهم بن نوریه الصحابی وکنیت ایشان ابوعلی ست و ابو الفیض نیز گفته اند
و جمل ذکر وفاته و بعض گفته که از خراسان از ناحیه مرو و برخی بر آنکه تولد ایشان در سمرقندست و نشو و نما یربوعی
آنکه برین که بخاری الاصل اند و مرید و خلیفه خواجه عبدالواحد بن زید وفات ایشان در سوم ربیع الاول یربوعی
در راه محرم سنه یک صد و هشتاد و هفت هجری و مرقد او نزدیک بیت الاحرام ست در جنبت المعالی قریب و فاته حضرت
عبدیه الکبری و ابن معین بن المذنبی و ابو عبید و ابن غیر البخاری و ابن سعد گویند که مات بکمره سنه سبع و ثمانین و
بعضهم فی اول المحرم و حکایت ست از هشام بن عمار گفت و قایمات آنحضرت روز عاشوره که فاته تذبیب الکمال مور
طبقات شعرائی ست که در حرم شریف در راه محرم وفات یافت و دفن کرده شد یربوعی ابن عیینیه و در ترجمه ابن عیینیه
است که دفن کرده شد در باب المعالی یربوعی او فضیل بن عیاض بن عبدالواحد اسم قشیری و یافعی اند و غرض که بودن وفات
ایشان در محرم بحاجه کتب حتی که در طبقات هرودی مسطور است و همچنین ست در سیر الاولیاء و نفحات ابن قدر کفایت ارد
زیاده اگر حال ایشان خواهی در کتب سیر و ملا فیما نظر کن -

ذکر الفائز بکاشفات توحید الوجود مصداق التحسبم القاطا و هم
رقود صاحب التمجید و التقرید خواجه عبدالواحد بن زید البصری
حضرت ایشان از اعاظم خلفاء حضرت خواجه حسن بصری بودند و از دست حضرت خواجه کیل بن زیاد

نیز خرقه خلافت پوشیده کمالات و خوارق عادات بسیار داشت و ریاضات و عبادات و در ترک تجرید ذوق مشوق
و عشق در عهد خود نظیری نداشت و همیشه صائم می بود و بعد سه روز افطاری می کرد و زیاده از سه لقمه نمی خورد و
اکثر می گریست و تحصیل علوم از خدمت حضرت علی مرتضیٰ انموده و از حضرت امام حسن نیز همیشه از خلایق
متنفذ بودی و با کسی نیا میخفت و لیکن بر سر زیارت مردان خدا از راه دور میرفتی و ملاقات کردی و هرگز
بیدی در سلام سبقت نمودی و دینار بدست نگرفتی و میفرمود که حاشا و کلا درویش نیار بدست گیر و از دست
پیران شرمند شوی و درویش تهیدست و تنی شکم و تنی کیسه می باید و اگر چنین نباشد مبتدی و کم همت است
و در رجاعت درویشان نباید شرم و قنک که بحضرت خواجه حسن بصری قدس سره ارادت آورد و مجرد گشت از خلایق
پیوند بگست از جنس نقد و متاع و عقار و ضیاع آنچه داشت همه را بدرویشان ایتار کرد و باز هیچ چیز از
متاع دنیوی دست نبالوده بست و هفتم ماه صفر سنه یک صد و هفتاد و هفت و بر وایتی هفتاد و شش
هجری در بصره وفات یافت.

ذکر رئیس التابعین امام العارفين مصدر جميع السلاسل بانهاجا المذكورة مظهر فيض الابدی سیدی خواجه حسن البصری

نام ایشان ابوعلی احسن بن احسن بصری است ایشان گوهر فروش بوده اند ازین جهت حسن بعلوئی نیز می گفتند
و بعضی گویند که از غایت حسن و جمال ظاهری مخاطب بخطاب حسن بعلوئی گردید کنیت ایشان ابو سعید و ابو محمد
است او کبار تابعین اند صدوسی کس از اصحاب دیده اند و ایشان از مولای ام سلمه بود.

نقل است که از ایشان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمانی کیست گفت مسلمانی در کتاب مسلمانان
در گور دیگر پرسیدند که ای شیخ دلماے ما خفته است سخن تو دران اثر نمی کند چه کنیم فرمودند که کاشکے خفته بودی
که چون او را بیدار کنی و بجنبانی بیدار شود دلماے شما مرده اند که هر چند بجنبانید بیدار نشوند و ولادت ایشان
در سال بست و یک هجری قبل ایشان در بصره که سابق آباد بود نزدیک بصره که الحال آباد است واقع شده و در
منامه الاولیاست که چون مادر ایشان یکایک مشغول می بود ایشان می گریستند حضرت ام سلمه پستان خود

در دہانش می نهاد و شیر نازل می شد حسن می کید ام سلمہ دعا کرد کہ
گشت کرامات و مقامات بسیار و فضائل بسیار از غیر از نصاب و چند سخن نغمه بودی و در اتباع سنت بجان کوشیدی
و جذب قلوب بجدی داشت کہ اگر فاقی یا فاجری در محفل وی حاضر شدی تا بگشتی چہارم محرم و بقولے خیم
و بقولے غرہ رجب سنہ یکصد و دہ و بقولے یازدہ وفات یافت قال حافظ المزی فی ترجمہ ابن سیرین قال
احمد بن دینار الحسن فی اول یوم من الرجب سنہ عشر وائتہ و صلیت علیہ و ابن خلکان گوید کہ توفی فی البصرۃ
ست و اربع رجب سنہ عشر وائتہ و کانت جنازہ مشہودہ و حمید الطویل گوید توفی الحسن عشتیہ بخیس الی آخر قصہ
وقیل توفی فی اربعہ الحرم قبر شریف در بصرہ است و عمر شریف ہشتاد و دو سال باقی حال از کتب دیگر مع مالہ و اعلیہ
دیدنی است و ذکر حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چون در سلسلہ نقلند ریدہ
گذشتہ است لہذا در اینجا حاجت مکرر بیان کردن نیست۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ

بنا کہ حضرت شیخ قطب الدین بینادل قلندر رجوبوری را اجازت این سلسلہ از حضرت شیخ شمس الدین طہن
ظفر آبادی بطریق ہدایہ رسیده چنانکہ قصہ آن التفصیل در کتاب مستطاب اصول المقصود مسطور است ذکر آن حضرت
کہ تاحضرت بینادل قلندر از نہ بالا گذشت الحال تذکرہ حضرات مابعد قلندر صاحب کردہ می شود۔

و ذکر شیخ الطریقہ فی آوانہ مصدر الفیوض الالامیۃ فی زمانہ منظر انوار
ابجلی و انجمنی حضرت شمس الحق والدین عرف بڈھن ظفر آبادی

ایشان خلف رشید حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح سکین ابن حضرت مخدوم حاجی صدر الدین چہراغ ہند
ظفر آبادی بودند ولادت ایشان در سال ہفت صد و ہفتاد و چہار ہجری است ذات بابر کائنات منظر انوار تجلیات
و واقف اسرار الکیات بودند از ہوتقی و عاشق ہزار عشق آبی روز و شب بجز تعلیم و تلقین باطنی کاری نیکرند
قصہ ولادت ایشان چنین منقول است کہ حسب عام حضرت مخدوم چہراغ ہند جد ایشان حمل فرایفت نہ و نہ

در تولد باقی مانده بود که جدش حضرت مخدوم در حجره ششست با بش بند فرمود چون ایشان پیدا شدند و دو سه روز مزید گذشت و فتح الباب حجره نشد مردمان و خادمان منتشر شدند آخر کار در حجره شکسته اندر رفتند دیدند که حضرت مخدوم سر سجده نهاده جان بجان آفرین سپرد کرده اند و بر طاق حجره یک پارچه کاغذ یافتند که بران این مصرع نوشته قلم خاص حضرت مخدوم بود ع طلوع شمس مغلوب چراغ هست بدینچه نام ایشان شمس الحق الدین نهاده شد گویند که ولی مادر زاد و طی کرده مقامات لاهوت و جبروت و قسوت پیدا شده بودند از ششم و زوالات بسال هفت صد و هفتاد و چهار هجری شمله شیخ و برگزیدگی و حاج سجادگی حضرت مخدوم چراغ هندی بر سرش نهاده شد و پنجاه از حضرت مخدوم چراغ هندی بیعت او سی نموده خلافت یافت مزارش بخت اندر خریم روضه حضرت مخدوم چراغ هندی ملحق از قبر پدر خویش بجانب غرب بگنبد ثانی ست سال وفاتش بدیافت رسید عمرش از یک صد سال متجاوز بود.

ذکر شرف الاسلام و المسلمین نجبة العلماء و المتصفین حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح مسکین ظفر آبادی

ایشان عالم علوم صوری و معنوی شیخ قریشی سدی و خلف رشید حضرت مخدوم صدر الدین حاجی چراغ هندی بودند پدر بزرگوارش بتابعیت نام پیر خود موسوم نمود و در جمیع علوم عقلی و نقلی تجریم داشتند بعد تکمیل علوم چندی در درس و تدیس اشتغال ورزیده بودند که یکایک دست افشانند و بیعت ارادت بخدمت والد ماجد خود کردند و مصلای استقامت گسترده بجا هر نفس کوشیدند چندین سال بر همین منوال گذشت آخر کار در وصول و ایصال سبب منزل معارف و حقائق شناسی عظیم یافتند و مسائل فقهیه مستحضر شدند و محاکمات تصوف و وحدت الوجود را بجد و بستان تحقیق انکاشند اکثر عوارق عادات از ایشان بطور رسید نازیستند یک ساعت غفلت نور زیدند مدام با خلق بیگانه و با حق بیگانه مانند وفات ایشان بتاریخ نهم محرم الحرام سال هفتصد و نود و شش هجری ست قبرش بخت اندر گنبد مقبره برابر حضرت مخدوم چراغ هندی پیر خود بجانب راست و ظفر آبادی است.

و ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد ذوالکبریا فیض الابدی حضرت
مخدوم شیخ صدرالدین الحاجی طه آری ملقب بچراغ مہند

ایشان شیخ قریشی اندلسی آبا بچ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و اما فی سلسلہ بحضرت شیخ بہا الدین
ذکر الیامانی می بیند سنہ ولادت ایشان ہفت صد و پنج ہجریست ایشان از اعظم خلفائے برادر خاں از خدمت
حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی اند صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود بعد حصول خرقہ خلافت از
پیر روشن ضمیر خویش بولایت ظفر آباد ماور شد در چمنپور و اکثر جاہا مقام چلگاہ ایشان موجودست ایشان
شیرینی معرفت و یکہ از میدان طریقت بود در آخر حالت جذب مستغرق بمشتر طاری شد و بجز ہنگام آمدن
تا زہد بیچک خبری از خویش و یکجا نہ داشت علاوہ فضائل علوم صوری و معنوی حافظ کلام الہی و نہ ہفت باب
سناسک حج را پیادہ پا ادا ساختند و ہموارہ جامہ سیاہ می پوشیدند باین وجہ بجای الحرمین شہرت داشتند
قصہ مطارحہ ایشان کہ با مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی واقع شد مشہورست وفات بتاریخ ہشتم ماہ ذی القعدہ
سال ہفت صد و ہفتاد و چار ہجری و بقولے ہفت و نود ہجری ست اما بقول صاحب خزینۃ الاصفیاء
سال ہفتصد و ہفتاد و چار ہجری ست مزارش در ظفر آباد بجلہ شیخوارہ اند حریم نجیہ واقعست صاحب خج خا
می نویسند کہ مزارش امروز حاجت روائے خلایق آن یار است بروز عید قرآن خلایق بر مرقش جمع آید بگذر
روندہ راوی می گردند و از غایت اعتقاد ارکان حج بجای می آرند رحمۃ اللہ علیہ انتہی۔

و ذکر شیخ المشائخ فتوۃ ارباب الطریق زبدہ اصحاب تحقیق
حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابوالفتح السہروردی الملتانی

کنیت ایشان ابوالفتح و لقب فضل اللہ خلع و خلیفہ و مدبر رشید پدر خویش شیخ صدرالدین محمد بن شیخ
بہا الدین ذکر الیامانی اند پنجاہ و دو سال بر سجادہ پرور و جدت سستہ بار شاو طالبان قیام داشتند صاحب
علوم ظاہر و باطن و کشف و کرامات بودند۔

نقل کہ در آن حضرت شیخ بہار الدین ذکر الہیاتی بر چارپائی تکبیر زدہ نشستہ دستار مبارک پہنایہ پلنگ نہادہ بود شیخ صدر الدین بر نشیب فرش بدو روانہ او بہ نشستہ و شیخ رکن الدین ہمچو چار سال بازو ہائے چارپائی گزرتہ می گشت و بیازی مشغول بود ناگاہ بمقتضای عالم طفولیت ستار جید بزرگوار از ان پائے چارپائی برداشتہ بر سر نہاد شیخ صدر الدین بوقوع این حال بانگ نہ دو گفت با او بانش حضرت شیخ بزرگ فرمود کہ منعی مکن کہ تھار دستارست و این دستار بوسے عطا کردیم چنانچہ آن دستار از ہمان روز در صندوقی نہاد و بعد وفات پدر عالی قدر چون شیخ رکن الدین بر سجادہ نشین شہست ہمان دستار بر سر نہاد و خرقہ عالیہ کہ بجد امجدی از پیشگاہ شیخ الشیوخ عطا شدہ بود در بر کرد و رفتی افروے سجادہ عالیہ گشت ذات بابر کا تشدریائے بود از فیض الہی ہر کس بہر حاجتے کہ بخدمت مے آئے دامن خود پُر از گوہر مراد یافتہ چنانچہ خلق اورا قبلہ سحاجات می گفتند در لطائف اشرفی ست کہ ولادت ایشان در یوم جمعہ سنہ شش صد و پچہل و ہفت و ہشت سجادہ نشینی بعد از پدر خود پنجاہ و دو سال انتہی وفات ایشان تا بیخ نیم جمادی الاولی و بقول بعضے شانزدہم رجب المرجب سال ہفت صد و سی و پنج روز پنجشنبہ بود و ادبست عمر شہادت و ہشت سال و قبر ایشان نیز در ملتان متصل قبر پدر و جد خود است۔

ذکر فریدالدہر و جید العصر قطب الوقت حضرت شیخ صدر الدین عارف بن حضرت شیخ بہار الدین فخر الملتانی

ایشان خلف الشید و خلیفہ و صاحب سجادہ پدر خود حضرت شیخ بہار الدین فخر الملتانی اندکنیت ایشان ابوالمغانم ست جامع بودند میان علوم ظاہری و باطنی کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و حلم و خلق نیک مقتدرے زمانہ بود و شیخ صدر الدین عارف مشہور گشت در ملتان بنجا نقاہ و الدین بزرگوار خود تا ہیشہ سال ہر سنہ ارشاد و تربیت نشست بسیارے اولیاد در سلک انابت ایشان منسلک گردیدند بسیارے طالبان و مریدان را بدرجہ تکمیل رسانیدند حضرت ایشان را وصایای مفیدہ اندکہ آنہا را یکے از مریدان ایشان خواجہ ضیاء الدین در ملفوظات ایشان کہ کنوز القوائد نام دارد جمع کردہ است اکثر وصایای ایشان حضرت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی در اخبار الاخیار نقل کرده اند کہ امات و خوارق ایشان بسیار اند صاحب تاریخ فرشتہ ہم در تاریخ مذکور احوال ایشان بوضاحت نوشتہ است ولادت وی در شب جمعہ سہشش صد و یازدہ و ہجرت ہفتاد و سہ سال وفات ایشان بتاریخ سبت و سوم ذی الحجہ روز سہشنبہ سال شش صد و ہشتاد و چار ہجری بودہ و در تاریخ فرشتہ سہ ہفت صد و ہفتاد و شش نوشتہ قریشیان در ملتان نزد قبر پدر بزرگوار ایشان است۔

ذکر العارف باللہ رب العالمین حضرت شیخ الاسلام خواجہ بہاء الدین ابو محمد ذکر یلمتانی القرشی الاسدی

خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی ایشان از عظامہ مشائخ سہروردیہ و اکابر اولیائے ہند است صاحب کرامات ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود کینست ایشان ابو محمد و ابو البرکات است نام پدر ایشان وجیہ الدین بن کمال الدین علی شاہ قرشی و اصل از ملتان اند در علوم ظاہر و باطن نفقہ و حدیث و اصول و فروع عالم و کامل و قطب مغرب و وقت در عہد خویش فی نظیر وزگار بود نہ حنفی نہ شیعہ بودہ اند تحصیل علوم ظاہریہ و بحیثی کہ کردہ بعد از آنکہ مدت پانزدہ سال بدرس و افادہ علوم مشغول بودہ و ہر روز ہفتاد تن از علما و فضلا استفادہ می کردند نہایت کج کردہ و در وقت مراجعت از سفر در بغداد رسیدہ شیخ الشیوخ را دریافتہ میرشدند و برخصت حضرت مرشد بلتان آئندہ متوطن شدہ بارشاہ طالبان مشغول شد نہ خلق بسیار بدولت ایشان بدایت سید حسینی سادات صاحب زہدۃ الارواح و شیخ فخر الدین عراقی صاحب لمعات بلازمت اورسیدہ و تربیت یافتہ اند گویند کہ میان او و شیخ فرید الدین قدس سرہا موافقہ عظیم بود سالہا با ہم بودند چنین نیز گویند کہ پسر خالہ یک دیگر بودند ولادت ایشان در شب جمعہ شب قدر یاہ رمضان المبارک در سال پانصد و ثصت و شش ہجری و بقولے پانصد و ہفتاد و ہشت در قلندر کوت و وفات روز پنجشنبہ بعد از ادا سے نماز ظہر ہفتم ماہ صفر و بقولے ہفت دہم صفر سہشش صد و ثصت و شش ہجری بودہ مدت عمر یک صد سال و قبر ایشان در ملتان است۔
بحصارت دیدم۔

ذکر شیخ اشوخ شهاب الدین سهروردی

کنیت ایشان ابو حفص و نام عربی البکری السهروردی از اولاد حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه ایشان مرید عم خود حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی اند ولادت با هایت ایشان در ماه رجب سنه پانصد و سی و نه و وفات در غره محرم سال شش صد و سی و دو و هجری است و قبر ایشان در بغداد است درون شهر باقی دیگر احوال ایشان بالا گذرشته.

ذکر شیخ الاعظم و القطب الاکرم شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب السهروردی

نام ایشان عبدالقاهر است و لقب ضیاء الدین نسب ایشان بدوازده واسطه بحضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه میرسد نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی شیخ احمد غزالی و دیگر شیخ جلال الدین عم خویش و در جمیع علوم کامل بود تصنیفات بسیار دارند و صحبت حضرت قطب ابانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه گشته بشرف ارادت و خلافت معزز شدند در وقت خود امام شریعت و یگانه حقیقت بودند وفات ایشان در شب شنبه دوازدهم جمادی الاخری سال پانصد و شصت و سه هجری بود و قبر شریف بغداد است

ذکر العارف بالله الفاضل بحکالات سهروردی

شیخ وجیه الدین ابو حفص السهروردی

ایشان از اجله مشائخ و اعظم اولیای صاحب کشف و کرامات و خوارق عادات بودند نسبت ارادت ایشان بدو طرف است و از هر دو طرف بسید الطائفه حضرت جنید بغدادی میرسد یکی از شیخ عمودیه بمشاد دینوری و از ایشان بحضرت سید الطائفه و دیگر از انخی فرج زنجانی بحضرت رویم و از او شان بحضرت نظام جنید بغدادی و ایشان پیر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند وفات ایشان در سال پانصد و شصت و سه هجری است و قبر در بغداد است.

ذکر صدر فیوض الربانیة و مخزن انوار الالهیة شیخ محمد بن عبد الله المعروف بعمویہ

بفتح الحین المملیة و تشدید المیم المضمومة و سکون الواو و فتح الیا و المثناة من تحتها کذا فی تاریخ ابن خلکان و صفا
بیجة الاسرار از تار فؤادیه و در جامع الاصول و تحقیق را همویہ است کہ بفتح با و فتح واو و سکون یا و کسر واو آخر
و در تاریخ ابن خلکان بسکون هر دو با نیز وارد است کہ را همویہ بضم یا و سکون واو و فتح یا و در سیویہ بفتح یا و واو
سکون یا و بعد آنها و این لغت فارسی است معنی آن در عربی را کلمه تفاح را گویند و لفظ این مثل لفظیہ و عربیہ
و غیر آن و عجمی گویند سیویہ بضم یا و موحده و سکون واو و فتح یا و زیر که پیش عرب وقوع وید در آخر کلمه کرده است
چرا که این برے مذمبی باشد و در دستویہ این ماکولاد کتاب الاعمال نوشته است بفتح و ال و واو و قال
علی الشیر المسی فی حاشیة المواب فی ابن مردویه بفتح المیم و حکلی ابن نفطه کسر با عن بعض الاصحاب بنین الراء
ساکنه و الدال المملیة مضمومة و الواو ساکنه و المثناة مفتوحة تلمیها با کتاب الحروف گوید کہ همچنین است در عربی
شرح بخاری در آخر کتاب النکاح با کلمه نام پدر شیخ عمویہ عبد الله است از اجله امثالخ زمانه خویش بودند شیخ احمد
اسود دینوری اندر وقت خود فرد و یگانه و استاد زمانه بسیاری خلق را با ارادت خود در آورده و حق رسانید وفات
ایشان در سنه سه صد و هفتاد و سه هجری روداد۔

ذکر شیخ مشایخ الوقت مقبول باب الاصل شیخ احمد اسود دینوری

نام پدر ایشان محمد است لیکن صاحب فینه الاولیا عطا نوشته اصل ایشان از دینور است بخوبی بود بغایت
بزرگ و عالم بعلوم ظاهری و باطنی و در وقت خود مرشد کامل عالم قابل عابد زاهد متقی و صائم دائم در صحبت
اہل دنیا متغیر بود و از کبار مریدان حضرت محمد اسود دینوری اند و سوسله ازان از دیگر مشایخ عظام نیز فائدا
اند و خت وفات ایشان در ماه ذی الحجه سال سه صد و شصت و هفت هجری و مقبول صاحب فیهات الانس
در سال سه صد و چهل هجری است باقی حال دیگر بزرگان از حضرت محمد اسود دینوری تا حضرت جنید

بعدادی بالاگذشت -

سلسله پیغمبری

بدانکه این سلسله منسوب بحضرت طیفور شامی عوف بایزید بسطامی است و اجازت این سلسله حضرت سید خضر رومی قلندر را از حضرت میر جمال مجرد ساجی خلیفه حضرت طیفور شامی رسیده و او نشان را از امام جعفر صادق رضی الله عنه پس درین سلسله از بزرگان مجرب میر جمال مجرد ساجی و حضرت طیفور شامی همه آنکه ذکر آنها پیشتر شده اند حضرت ذکر میر جمال مجرد ساجی کرده این سلسله را ختم می کنم ذکر حضرت طیفور شامی در سلسله علییه نقشبندیه خواهد آمد لهذا در اینجا مکرر ننوشتیم که خالی از طولالت کلام نیست -

ذکر سیدالساوات الاما جد الا عالی میر جمال مجرد ساجی

بدانکه ساجی منسوب است بساوه که دینی است نزدیک به آوه و آن را اینا نیز گنید از متعلقات طوس و از هجانبان بود شاعر مشهور سلمان ساجی ایشان در ابتدا مفتی شهر در مصر بودند و صریحان ایشان الکتابخانه از روان می گفتند هر کز فتولے مشکل پیش می آمد از ایشان می پرسید ایشان به آنکه رجوع بکتاب کنند جواب شافی می دادند و رونقے حالتی روداد که تجربه کرد و در لیش را با ر خود دانسته به تراشید و در رخا که پنهان شد و چشم آسمان داشته بهوت و از پشت چون این خبر شیوع گرفت دشمنندی فرمود تا از بزرگداشت در دهانش نخیند و سه هیچ ازین حال برگشت گویی آب سرد بود که در دهانش فرو رفت فضلا وقت بعوت بروفتند و گفتند که در لیش تراشیدن خلاف شرع نموده سرد خر قه فرو برد و با حاسن سفید بر آورد آنکه بدعت آمده بود و بداعتقاد و محذرت برگشتند در ارا المیدین مرقوم است که در بعضی رسائل مسطور است که سید جمال الدین مجرد ساجی در سنه شش صد و چار بر صدر حیات بودند و خلیفه حضرت خواجہ ابوبیرید بسطامی انداختی اگر زیاد خواهی در کتاب مراد المیدین سیر العارفین و کرامات الاولیا و خیر المجالس نظر کن مقبول ایشان در تصدیق نائن است که میان یزد و اردستان واقع است - سال و تاریخ ولادت و وفات بنظر نیامده -

سلسله دوسیه

بدانکه این سلسله منسوب است بشیخ ابو انجیب فردوسی و فردوسی منسوب لغفردوس آن موضعی است نزدیک
به مشرق متصل بحلب اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر از حضرت شیخ حسین
بن مغربی رسیده -

ذکر شیخ الاسلام و السالمین عمده ارباب السلوک و یقین واقف اسرار الاهی حضرت شیخ حسین بن مغربی سلمی

مرید و خلیفه عم خود شیخ مظفر اندام از اداسه کلام او چنان معلوم می شود که ارادت بشیخ شرف الدین یحیی میری داشت
و تربیت اخلافت از ارشاد از شیخ مظفر عم خود یافته و اهل حال در دلی به تعلیم و تعلم اشتغال داشت بعد از جاذبه
عنایت آبی که باعث بر سلوک طریقه فقرست سفر حجاز کرده بمدینه طیبه رسید بعد از دریافت این سعادت بطن
اصلی خود توجه فرمود و لقب ایشان از حضرت شاه مدار سمندر توحید است چنانچه گویند که چون شیخ حسین بطن
بهار در چوپنور رسید و سبب آن بود که شیخ شرف الدین کتاب عوارن و النصفت خوانانیده بود که وفات یافت
شیخ حسین نهایت مضطرب شد حضرت شرف الدین چشم باز کرده گفتند که خاطر جمع دار بعد از چندی شیخ
برای الدین مدار چوپنور خواهند آمد و آنجا رفته کتاب تمام کرده گیر و ترا بر کاتبه شتر حمل خواهد شد لقمه ایشان
پیش شاه مدار رسیده نصف کتاب تمام کرده و خلافت و لقب سمندر توحید یافتند و از حضرت شاه
شرف الدین لقب نوشته توحید یافتند ایشان را مکاتیب الله اند که آنها را حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
در اخبار الاخیار نقل کرده در روی دربارت تاریخ و سنه وفات بدریافت نرسیده -

ذکر شیخ اکامل المکمل و الامام الفضل اکمل کاشف

لیکن در کتاب مرآت الکوین سنه ولادت و وفات ایشان چنین دریافت شد سنه ولادت گشتیم هجری و وفات بسبت و سوم
ذی الحجه گشتیم هجری و مدت عمر یکصد و پانزده سال و اندام علم ۱۱

الرموز السري حضرت شیخ مظفر بن شمس السبلی

مريد و خليفه شیخ شرف الدين يحيى انيسرى است بغايت درجه مقبول و محبوب پير خود بود و چنانچه حضرت شیخ ايشان را در مکتوبات خود امام ظفر مى نوشت آورده اند که حضرت ايشان مدت بشت و پنج سال از واقعات حال و معاملات خود بخندمت شیخ عراقى مى فرستاد و شیخ آن را جوابات مى نوشت و ذيل بعضى مکتوبات مسطور است که مکتوبات من همه حل مشکلات آن برادر است بايد که کسی را نه نايکه موجب افتشای سر ريويت گردد و چون وقت وفات ايشان نزديک سيد بشت و یک روز طعام ننمود و نه با کس سخن گفت و بوقت آخرين امانت پيران غظام بالغمت خلافت شیخ حسين بر او رزاده خود عطا کرده پس ال مغت صد و هشتاد و شست که مغظم بر حمت حق پيوست و بعد وفات پير خود پيش سال در قيد حیات بود و مزارش در عدن است.

ذکر شرف الاوليا و شرف الاصفيا صاحب المقام العالى حضرت شیخ شرف الدين احمد يحيى نسیری

از مشاهير مشايخ هندوستان است چا احتياج که کسى ذکر مناقب او کند و او انصافى عالمى است مکتوبات مشهور ترين و لطيف ترين تصانيف اوست بسيار از آداب طريقت اسرار حقيقت در آنجا اندر راج یافته و ملفوظات او را نيز کي از مقلدان او جمع کرده اما لطافت مکتوبات بشيرت گويند که بر آداب المريدین نيز شرح دارد و مريدان و اخيه نجيب الدين فردوسى است گويند که شیخ شرف الدين بشوق ملاقات بندگی شیخ نظام الدين اوليا بهلى آمد قضا را پيش از آنکه او بهلى برسد شیخ نظام الدين بر ياض ضوان خراميده بود شیخ نجيب الدين فردوسى آنجا بود چون بلا مدت او رسيد فرمود در ویش سالهاست که منتظر تو نشسته است اما نه که دارد و بتو سپردنى است مريد شد و نعمتي که بر لى او نماده بودند گرفت و بوطن اصلى خود رجوع کرد گویند که ويرا چند سال در بيابان که در راه اگر واقع است توقفه واقع شد هم در بيابان مى بود و عبادت مى کرد و بعد از سالها بطن سيد قبر او در شهر بهار است و منير قريه ايت از بهار در ساله فارسى که کسى در بيان چهارده خانواده نوشته مى نويسد

که ابتدا سلسله فردوسی از سهروردست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی قریب یک مئیکه
بوده اند و مجاهده و ریاضت بسره کمال رسیده بعد یک هفته افطار صوم می کردند و آن هم به گیاره جنگلی با چمن
و هر دو بزرگ بخدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسره آمد و کار بر نیاید ریاضت مجاهده
بسیار کشیدیم اما هیچ روزه مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بن داغ مبتلا میسبیل است
که مرد شوم هر سه بزرگ بخدمت شیخ وحید الدین ابوحض بن عمر بن عموره آمدند و شیخ وحید الدین بعد از مدتی
به شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و وداع کرد و شیخ نجم الدین را به شیخ ابوالنجیب سپرد و گفت
این را بر خود گیر بعد از هفت ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما مشایخ فردوسی آید
از ان روز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین وفات شیخ شرف الدین در سال هفت صد و شصت و دو
هجری است که زمان سلطنت فیروز شاه بود تاریخ ششم ماه شوال قبری در بهارست بقعوه دهنیر.

ذکر نجیب الاولیا و لقب الاصفیاء معدن فیوض لم یزلی شیخ نجیب الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ رکن الدین فردوسی ست نام والد ماجدش خواجہ عماد الدین بود بعد وفات شیخ خود پیش
ارشاد نشست و خلق اندر ابدایت نمود وفاتش در سال هفتصد و سی و سه هجری است قبر او جانب
مشرقی حوض شمسی مدلی بر صفت عالی نزدیک قبر مولانا برهان الدین نجفی است.

ذکر شیخ الاصاغر و الاکابر ذوالمجد و الشرف لهی رکن الملة والدین شیخ رکن الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ بدر الدین سمرقندی است بعد از او بر سجاد و مشیخت بن بست و سلسله فردوسی از او در
هندوستان شائع گردید از خرد سالی بخدمت شیخ بدر الدین سمرقندی تربیت و تکمیل یافت او درین
طریق مرتبه بزرگ و مقامی عالی بود و قبو عظیم در دل خلق داشت انتشار و اظهار سلسله فردوسی هندو

از و گردیده کسی که هست نسبت خود بسلسله نژاد و سید و ذابست می کند در دلی بود و چون سلطان عزالدین کتیب
 در کلوهری شهر بنابر دوی هم از شهر آمده برکناره آنجا مقامی ساخت غالباً میان او و شیخ نظام الدین اولیا
 چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیای نویسد که پسران شیخ رکن الدین که جوانان نوخاسته بودند و مردان
 او بارها در کشتی سوار می شدند و سماع گویان و قص کنان از زیر خانه شیخ نظام الدین می گذشتند و روش
 هم برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر بر آورد و گفت سالهاست که یکی سخن بخورد
 و جان خود فدای این می کند و دیگران نوخاسته اند و می گویند که تو کیستی که ما را ایم و دست راستی کن آورد
 و جانب ایشان اشارت کرد که ملا برده همین که پسران شیخ رکن الدین با آن غوغا زیر خانه خود رسیدند اگر کشتی فواید
 خواستند که غصه بکنند که در آب در آمدند و فوراً غرق شدند و قاتل می در سال هفت صد و بیست و چهار
 هجری است و وزارتش در دلی.

ذکر بد رساء الکمالات المعنوی حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی

از ملفوظات شیخ شرف الدین یحیی منیری معلوم می شود که او مرید شیخ نجم الدین کبری است و در سیر الاولیا نوشته
 است که او خلیفه شیخ سیف الدین باتزری است و شیخ نجم الدین را در یافته بود و هم در سیر الاولیا می نویسد
 که او بزرگ بود و صحبت شیخ نظام الدین اولیا سماع بشنیدی و بغایت خوب صورت و نیک سیرت بود چون شیخ
 بدر الدین سمرقندی بر حجت حق پیوستند او را در سنگوله دفن کردند و رسوم شیخ نظام الدین اولیا را در مجلس
 خاسته بود و سماع و داده پستر رسید و شست چون ایشان در سماع برخاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست
 بعضی گفتند که میان شما و ایشان بعد مسافت شما بشنید فرمود موافقت شرط است و خزینه الاصفیاست
 که چون بند و ستان آمد از صحبت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا نیز فائده ببرد و پشت از خلفای وی نیز شام
 گردید و قاتل ایشان در سال هفت صد و شانزده هجری است عمری دراز یافت و در دلی سکونت و وزیر

ذکر محرم اسرار المشیه الاحیة حامل انوار الواحیت مرج

اسلسلہ ہندی حضرت شیخ سیف الدین خنصری

ایشان کو کبار مریدان شیخ نجم الدین اند بعد تحصیل تکمیل علوم ظاہری بخدمت شیخ آمد و تربیت یافت چہن
حضرت شیخ ایشان را در اوائل خلوت نشانہ دراربعین دم بدرخواست وی آمد و گشت مبارک بردخلوت وی
زود آواز داد کہ امی علیک السلام منم عاشق مرا غم ساز و راست تو معشوقی ترا با غم چہ کارست
برخیز و بیرون آے انگاہ دست شد بگرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روانہ گردید آنجا
ہدایت خلایق مشغول گشت وفات ایشان در سال شش صد و پنجاہ و ہشت ہجری ست
و مدت عمر ہفتاد و سہ سال و قبر در بخارا ست۔

ذکر شیخ الاسلام و المسلمین مرشد الطلبة و السالکین فی مختلفہ

الکبری الشیخ نجم الدین احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ الخوارزمی
النجفی المعروف عن الفقہاء بالکبری و ابی الجناح

و جناب بفتح بحکم قم فن مشدہ و کبری علی صیغۃ فعلی و منہم من ید فیکول الکبر را جمع کبیر کنانی بلقات
الکبری للتاج الدین اسکی و این کنیت را بنام صلی اللہ علیہ وسلم در واقعہ عطا فرمودہ بودند نام ایشان احمد بن
عمر ست کبری ازین وجہ لقب کردند کہ در اوان جوانی کہ تحصیل علم مشغول بود باہر کہ مناظرہ می کرد غالب می کردند
بدین سبب بطائف الکبری خطاب یافت بعد از ان لفظ طائف بہبت کثرت استعمال حذف شد مناقب و اصا
ایشان نہ چند ان ست کہ درین جزو مختصر گنجائش کند طالب را باید کہ رجوع بمطولات کند وفات ایشان در
دہم جادی الاول سال شش صد و بیجہ ہجری واقع شد و من در بخارا زم و در لطافت شریفی
در ماہ ربیع الآخر نوبستہ۔

ذکر بقیہ بزرگان این سلسلہ یعنی از حضرت شیخ ضیاء الدین ابو الخبیب سروردی تا حضرت سید الطائفہ بالاکند

سلسله مداریه

گویند که سلسله این سلسله امام عبدالعالم بردارست و بگزارش گرفته او به اسطه حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه
بحضرت خاتم النبیین میرسد و برایت طائفه بوسیله حضرت علی مرتضی رضی الله عنه آن حضرت مستندی گردد و
و بگزارش بنی شاه مداراویسی است صحاب این خانواده در بیان توحید کشف غلو و اعتقاد وحدت وجود
را بنشیدی بلندی سرانیده از منع ظاهر شریعت چندان نیندیشند سخن کوتاه برهنگی و بیجا بی بشری این طائفه
در نصف پسین با عاشر هجوم آورد و گرد و روزگار عرفان تبار شاه بدیع الدین مدار تهاست باز و اثرات گداز
وحدت و غایت بنیماکی از مخالفت ظاهر شریعت مقیم اندیشه با و هم دلهما بود و طریقت موافقت بسوگ
سا لکان مودب می گردید پوشیده نماند که چون درین سلسله تجربه صوری را شریطانیت و شطرا جارت و تقویض
ساختند و بیشتر بزرگان خلافت دستگاه این خاندان بستر عورت و به طعاسیکه در آن روز خورده باشند خود را
نیازمند دانسته از جمیع اجناس بی شک الوان خوراک مرقه خاطر میر میدند و اوقات زندگیانی بیاد از ذوق العبا
با موری داشتند و کلمه لکی یوم جدید در تق و تزلزل دنیا یوم و لنا فیها صوم از لوح کرد و خوشی می نمودند
و سوائی با محتاج اگر معلومی آگاه جدید بدست وقت افتادی بهمان مرغبال صفتی است گرفته از دست دل خود
بیرون انداخته باندازد آنکه بوجه نیاز دروازه کسی را ایشان آفتنا گردند از بیجا چندی از ارا و متندان صلو ت تجربه
را دل نهاد و اصل طریقت پیشوایان خویش اندیشیده انها که اغراق را درین شیوه بجان پسندیدند و احد
تجربه خنثا صوفیه دوسه گام بالاتر خرامیده ابراز شروع را به رنگ چهار انگشت که تنها اندام نهائی تواند پوشید
بدل کردند شبانه گنج آسا آتش افروخته را طاف سر ساخته سپیده دم خاکستر بجای پیروین بدن آیدند
و بدین شعار از دائره ادب مانند و من یبعد حد الله بیرون آمدند و بدین اجتماع سوائی مواد این تقلید
که روز بروز بدست یاری افزایش بر تراز پای عموم شدید هیچ بر نیامد مجروحان طریقت جاسختی دگر اند
بدین صفت که توانی بدین صفت نبند اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین بنیاد قلندر را و حضرت
حاجی الحرمین حاجی پنهان رسیده و چونکه ذکر اکابر این سلسله حضرت قطب الدین بنیاد قلندر در سلسله

علیه قلندر یگداشت لهذا بساط سخن از ذکر آن حضرات در نور دیده حال بزرگان ذکر آنها جلوه طرازیافته می طرازد

ذکر قطب الاقطاب حاجی المحرمین الشریفین حضرت حاجی مثنوی ستمه علیه

ایشان اجازت و خلافت سلسله از شیخ ابوسعید مرست دارند تاریخ ولادت و وفات مع ستمه کتابت المحروف را به دریافت نرسید.

ذکر قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت شیخ ابوسعید مرست

بدانکه ایشان فرزند رشید و مرید و خلیفه و جانشین حضرت شیخ محمد علاء المعروف بشاه قاضی انصاحب احوال عادات و جنایات و حالات عالیله بودند در نظر کیمیا اثرش حق تعالی چنان تاثیر بخشیده بود که بجانب هر کسی که میدید دل وی از محبت دنیای الفوری سرد می شد شاه حمید حضور را گریه مرید و الداجه ایشان بودند اما از خواندگان ایشان هم فائده یار بر بوده بودند وفات ایشان در ستمه صد و چهل و دو روز داد.

ذکر مصدق الفیوضات الکرامات الشمیر

حضرت شاه قاضی المعروف بقاضی نمیر

ایشان اجازت و خلافت سلسله مداریه از حضرت مولانا احسان الدین سلامتی دارند و در طریقه شطاریه خلیفه شیخ عبدالرشید شطار اندرویشی بود با صفا و حق آگاه و در علوم متعارف کامل و اکمل منظر کالات انسانی و مورد حالات و جدائی بغایت تربیت و نهایت رفیع منزلت بود از مشایخ خفایه ایشان یکم میر سید علی قوام عاشقان و دیگر ستمه شیخ ابوسعید مرست هدایت الله طلبت شد ایشان که بعد وفات والد ماجد خویش جلوه افروز ستمه ارشاد و تلقین شدند شیخ حمید ظهور حاجی حضور از خلفا و مریدان ایشان اند و فاش تبایخ سوم ماه صفر ستمه هشت صد و نود و دو واقع شد در ارض در جنوب پورست.

له در حجر خزان نام ایشان شیخ محمد علی نوشته ۱۲

ذکر غمہ العارفین و شجۃ الکاملین و اقطاب اسرار اصوری المعنوی حضرت شاہ حسام الدین سلامتی

ایشان از علمائے متبحرین و فضلاء کاملین ہندوستان بودند اصل ایشان از اصفہان ست در عهد سلطان
ابراہیم شرقی جو پوری مرجع طلباب بودند و قتیکہ عشق و محبت و امنگیہ حال دی شد رجوع بحضرت شاہ
بدیع الدین دارا آوردند و باندک مدت بمعارض عالی فائز گردیدہ از مہربان پیر خود شدند سلامتی ایشان از بیچ
می گویند کہ وقتی بے اختیار از غلبہ شوق دیوانہ وار در خلوت خانہ حضرت شاہ مارکہ در آنجا کہ را از فریدان و خلفا
شان پراہ نمود و آمدند بخدمت ایشان حضرت شاہ دارا فرمودند کہ لے فلان بیچ بے ادبی بخدا رسیدہ ایشان
ہمون وقت چند اشعار فی الفو فی صنف کردند کہ مضمونش بسیار اشتیاق آمیز بود و گفت کہ اگر من ادب کروی
از جمال المدح و مودی اکنون کہ ترک ادب کردم بخدا رسیدم حضرت شاہ دارا منبسط شدہ فرمود سلامتی سلامتی
این لقب را آن وزیر مے مقرر گشت ایشان صاحب کرامات و خوارق عادات و صاحب سلسلہ بودند
اکثر خلفائے ایشان صاحب ارشاد شدند از انجلیکی شیخ محمد علاء المیری المعروف بشاہ قاضی ہند فاش
در سہ ہشت صد و چل ہجری بتاریخ نیم بیچ الاول واقع شد و فرزندش در جو پور ست۔

ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد مخزن اسرار و معدن انوار حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدارس

بدانکہ در بیان نسب و طرق سلسلہ آنحضرت احوال مختلفہ نقل می کنند اول اختلاف اقوال را نقل کردہ انجلیک
و مسائل تحقیق و صحیح معلوم می شود می نگارم ہذا کہ نسب آنحضرت بعضی می گویند کہ آنحضرت سید بود و چنانکہ
داراشکوہ قادری در کتاب سنیۃ الاولیاء گفتہ حضرت سید قطب المدارس بدیع الدین قدس سرہ لقب ایشان را
ست و شاہ عزیز الدین شاہ حسین مدنی جو پوری در کتاب تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدارس گفتہ کہ پدر
مے قاضی توفیق الدین نام داشت از فرزندان خلیفہ ثانی و قیل ثالث و برنخہ برانکہ سید زادہ است قول دوی

در سه شصت و نهمین و سی و نهمین بود موضع که منزل از رود نیل است زاگانه و است مدت عبارت و بعضی می گویند
 که پدر آنحضرت علی حلبی نام داشته چنانکه شاه حبیب الله قنوجی در کتاب مناقب الاولیا گفته که حضرت شاه کوئین
 شاه بدیع الدین مدار قدس سره پدرش علی حلبی و مادرش خاص ملک بی و شاه از خور و سالی حلب گذاشته بصحبت
 فقر افتاد و منتهی توجه بالذبح ریاضت نهاد و بخدمت طیفور شامی بایزید بطامی قدس سره استفاده پذیرفت و
 ایضا طریقه اولیای از روحانیت پیغمبر صلی الله علیه و سلم نمیت یافت و کمالات و سیر و مقامات آن شاه در عالم ظاهر
 است احتیاج بیان ندارد و مدت عبارت و منقول است از کتاب قیومی اسی عزیزان بدانند که بعضی جاهلان حضرت
 شاه بدیع الدین مدار را از ادوار پدرشسوب نمی کنند و می گویند که خود حضرت شاه مدار چنان بے مادر و پدر ذات
 پاک از حبیب بر زمین آمدند بدانند که این طور غلط سراسری گویند و این نمی دانند که از گفتن این سخن بزرگداشتند
 اسی عزیزان بدانند که نام پدر شاه مدار بدگی شاه علی و نام مادر ایشان بی بی خاص ملک لقب بی بی حاضر بود
 شاه مدار از اهل قریش بودند و تولد حضرت شاه مدار در موضع چنار که در ولایت حلب واقع است چنانچه نام و نشان و مقبره
 در موضع مذکور ظاهر است و حضرت شاه مدار و صد و پنجاه سال در قید حیات بوده وصال نمودند بعضی جاهلان
 که می گویند که شاه مدار بے مادر و پدر بوده غلط است و نسب نامه آنحضرت اینست که حضرت شاه مدار بدیع الدین
 ابن شاه علی بن شاه طیفور بن شاه کا قور بن شاه قطب بن شاه اسمحیل بن شاه محمد بن شاه حسن بن شاه حسین
 بن شاه علی بن شاه طیموری بن شاه مصری بن شاه بهار الدین بن شاه عماد الدین بن شاه عبدالعزیز بن شاه
 شهاب الدین بن شاه طاهر بن شاه مطهر بن شاه عبدالرحمن بن ابوسریه صحابی رضی الله عنه و نسب نامه
 مادر ایشان اینست خاص ملک که نام ایشان بی بی حاضر است بنت شیخ حافظ بن شیخ محمود بن شاه
 عبدالعزیز بن شاه عبدالملک بن شاه احمد بن شاه آدم بن شاه محمد بن شاه طیفور مدت عبارت بدانند که
 ابوسریه صحابی معروف است از قبیل بنی دوس که قبیل است از قبائل عرب و شیخ عبداللطیف محدث بلوی
 در کتاب الکمال فی اسماء الرجال در حروف با فصل فی الصحابه در ترجمه اسم ابوسریه گفته که اختلاف کرده اند
 مردمان و رسم و نسب ابوسریه باختلاف کثیر و مشهور ترین اقوال اینست که در جاهلیت نام او عبد شمس
 یا عبد عمر بوده و در اسلام نامش عبدالله یا عبدالرحمن و گفته است حاکم و ابوالاحد که اصح اقوال نزدین نام

ابو محمد عبد الرحمن بن حضرت و مشهور شده کفایت خود ابوهریره بطوریکه گویا اسم ندارد اسلام آورد در سال فتح خیبر
 و در جنگ خیبر همراه رسول الله صلی الله علیه و سلم بودی گردید همراه آنحضرت هر جا که آنحضرت میرفت تجارتی گفته که از آن
 کرده از روزیاده از هشت صد دینار و ابی بن قحطبه از آنجا که عبد الله بن عباس و ابن عمر و جابر انصاری و انس بن
 مالک وفات یافت در مدینه ستم پناه و هفت یا هشت یا نه هجری و عمر او هفتاد و هشت سال بود و نامش
 ابوهریره برای آن شده که یک گریه خرد همراه خودی دشت هر جا که می رفت می برد انستی و بعضی می گویند که
 پدر حضرت شاه دار ابو اسحق شامی نام دشت از فرزندان حضرت بارون پیغمبر علیه السلام است و برکت موسوی
 یعنی یهودی بود حضرت شاه دار از روح حضرت رسول صلی الله علیه و سلم و روح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
 اکرم الله وجهه و جناب حضرت محمد حمیدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی الله عنهما که زنده و غائب است استفاده
 پذیرفته مراتب اسلام و ایمان و کمالات معرفت و ولایت و رتبه قطب المدار حاصل کرده و این تعجب نیست چنانکه
 سلطان العارفین ابویزید بسطامی قدس سره که جدا آنحضرت گریه محوسی بود آنحضرت رتبه کمالات ولایت انجمن
 حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه حاصل نموده و چنانکه سر حلقه اولیا حضرت معروف کنی قدس سره که پدر
 آنحضرت نصرانی بوده و آنحضرت اسلام آورد و مرتبه ولایت و عرفان از خدمت امام علی موسی رضا رضی الله عنه
 حاصل نموده چنانکه شیخ عبد الرحمن جشتی در کتاب مرآة مداری گفته که احوال حضرت شاه دار قدس سره اکثر مردم
 اهل زمانه بطریق مختلف نقل می کنند بنا بر آن تا آنکه دیدن شخص و تجسس این مضمی بسیاری از کتب تاریخ و سیر
 و ملفوظات بزرگان هر دیار و تصانیف ارباب تحقیق مطالعه نمود و لیکن کما حقہ تشفی حاصل نمی شد آخر بعد از جستجو
 بسیار تمام رساله ایمان محمودی نام تصنیف قدوة العارفین حضرت قاضی محمد دکنواری قدس سره که از بزرگترین
 خلفائے شاه دار قدس سره بودند بطالع در آمد از ابتدائات آنها آنچه از زبان وحدت بیان آنحضرت شنیده
 و چشم خود دیده بود همه را بترتیب در رساله مندرج ساخته است و بعضی مقدمات غوث الوقت حضرت
 سید اشرف جملگی عنانی قدس سره که معاصر و محرم اسرار حضرت شاه دار قدس سره بودند نیز فرموده اند و از
 کمالات و مقامات و حالات آنحضرت که نقل متواتر و معتبر خود از زبان بعضی بزرگان صاحب دیانت
 و اهل اندیشه و مکر تحقیق نموده می خواست که تبرکات و تمینا احوال آنحضرت و محلی ذکر خلفای و مریدان

صاحب راز آنحضرت درین مجامع که مراتب مادی نام نهاده شد قرار واقعی انتخاب نموده مندرج سازید که در دنیا
 در قصبه متبرکه که لیکن پور رسیده از روحانیت پاک حضرت شاه در لغتها و بخششها حاصل نمود چون وقت رحمت
 بود در باب جمع نمودن این ساله نیز در خواست کرد آنحضرت او کمال ذره پروری و مهربانی اجازت فرمود که بتوسیس
 مبارکست در هر جا که خلافت شما خواهد بود من از مرز واقع تر آگاه خواهم ساخت بخاطر جمع قلم بهست گیر که از بارگاه
 بسیار چنان خواهد شد لایال آدم بر مطلب مقصود صاحب ایمان محمودی می نویسد که اجداد حضرت شاه مدارا
 اولاد پاک نهاد بنی اسرائیل بودند و پدر آنحضرت ابواسحق شامی نام داشت که وطن او در ملک شام واقع شده بود
 در ملت حضرت موسی علیه السلام و از فرزندان صحیح النسب حضرت هارون علیه السلام بوده است بهینه دینی پرستی
 اوقات مصروف ساخت بهر فرزندی که در خانه او متولد می شد در طفولیت می مرد از آن جهت نهایت غموم
 بود اکثر شبها بزیارت موسی و هارون علیهما السلام میرفت و فرزندی میخواست تا اینکه شب حضرت موسی از خواب
 دید میفرمایند که ابواسحق بخاطر جمع دارا در تعالی ترا پسر بر بلع عطا خواهد کرد که تصرف ولایت من از وظایر
 خواهد شد پس از چند مدت حضرت شاه مدارا متولد شدند و موسوم با اسم بلع الدین گشتند و شاه مدارا لقب
 آنحضرت بود چرا که آنست که در زمان خود قطب المدا بود و در کتاب بحر المعانی و دیگر کتب صوفیه مذکور است که
 قطب المدا چندان نام دارد و قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم این همه شخص واحد را گویند و آنست
 بقدر الحاح و در کتاب تحفه الارباب فی مناقب قطب المدا شاه عزیز مدارا می جویند و می گفت که آنحضرت صاحب
 کرامات ظاهر و مقامات باهره و مواهب جلیله و مراتب علییه و احوال احوال سنیه است عیسوی مشرب بوده
 حیای اموات می نمود انتهای در لطائف اشرفی می آر که در آن وقت علم برینا و سیمیا مثل شاه یا کسی دیگر
 نمیدانست و بهر آن ایام بمفاصل چند ماه والدین آنحضرت رحلت نمودند و بفرق آنها خواست از ولایت
 شام برآید پیش استاد خود حنفیه شامی رفته سوال نمود که ازین علوم که مرا تعلیم کرده اید تصرف صوری بسیار
 دست داده است اما اثر وصول ذات حق تعالی در من ظاهر نمی شود و در توفیق و انجیل تعلیم نموده اید
 که از موسی و عیسی علیهما السلام یافت ذات حق بوسیله احمد میر خواهد شد آن احمد کجاست استاد گفت
 که ازین عالم در گذشته است ابان او در که مدینه هستند و مرا از احمد ذات سرو کائنات است صلی الله علیه و آله

پس حضرت شاه مدار اطلب حق غالب گشت از وطن بجماعت بسیار شوکت پیشمارد که رسیدند و چون
 مدت قرآن و احادیث خوانند بعضی کتب تصانیف مجتهدان مذاهب اهل سنت نیز خوانند چون این چیزها
 آکثود دست ندادند خواستند که بجانب ولایت شام معاودت نمایند که ناگاه در طواف کعبه تنگ در گوش سپید
 که اگر طالب هستی و در بر مرقد حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در دیده برو که او در طلب ترازو خواهد کرد شاه مدار
 ازین فزوه خوش شدند و بشرف آستان بوسی وضه مطهره مشرف گردیدند و بر وحایت پاک حضرت مصطفی صلی الله
 علیه و سلم صفای باطن و ایمان گشت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بکمال مهربانی خود دست ایشان گرفته تلقین
 اسلام حقیقی فرمودند و بر وحایت حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه سپردند پس شاه مدار حسب الحکم آنحضرت بیعت
 رفتند و کار خود تمام کرده باز یکم آمدند و بعد از چند روز حکم باطن متوجه هندوستان گردیدند و باقی طول است که باقی
 از لطائف لشرقی و ولایت مداری و ایمان محمدی توان دریافت الغرض شاه مدار بر راه حمیر و اطراف جوانب سیر کرد
 در شهر کالپی رسیدند و در مسجدی که بر لب آب جو بوده فرود آمدند و در شهر کالپی شهر عظیم واقع شد شاه مدار
 ابن شاه حسین مداری جوینوری و کتاب تحفه الابرار فی مناقب قطب المدا را گفته که شیخ عبدالرحمن محدث اوسلی
 در اخبار را اختیار آورده که شاه مدار همواره سیر ملاوی نمود و در یک سفر که با امیر سید انشرف جهان گیر بوده از کرات
 بطرف هندوستان عبور نموده و کالپی در زمان حکومت قادر خان و له سلطان محمود که از بنا سلطان فیروز شاه دلی
 بود سکونت اختیار کردند بعد از آنکه چون والی کالپی بخدمت باریافت اظهار نمود که در شهر بانا شن شاه مدار
 رخت قامت بچون پور بسته فرمودند که قادر خان فکر خود کند بعد از آن بر اعضاے قادر خان آبلها پیدا گردیدند
 که از حرارت سوختن بدن بی طاقت شده شیخ سراج الدین سوخته رجوع آورد شیخ پیر امین خود بوی پوشانید
 آبلها از بدن وی دال شد تا لایک نشان آبله شکم ماند هر چند و اگر دو روز نشد مدت قامت ایشان چهارده سال
 و چند ماه بود و ایشان هفتاد و شصت قدر در یافتند هر که نظر بر جال می افتاد بی اختیار تایش کردی لهذا
 بر روی مبارک خود پیوسته برقع فرو بسته و گفته **در ملک هند غم قامت نکرده ایم**
 در کرده ایم با بقیامت نکرده ایم - انتهی و آن زمان که شاه مدار و کالپی بود که ششخت محمد م سراج الدین
 سوخته می خواستند قادر خان والی سلطنت کالپی میر شیخ سراج الدین بود و از آن جهت بخدمت شاه مدار

چندان توجه نداشت و لیکن چون صییت کمالات شاه مدار در تمام هندوستان فرارسید قادرخان نیز بر بایع ملازمت حاضر
شد و در جائی که شاه مدار منروی بود رسید خادمان گفتند که این وقت ملاقات نیست و با حکم نیست که در این وقت خبر
شما کنتم قادرخان رنجیده گشت و بخادمان گفت که بخندم خود بگوئید که در شهر مانا باشد و خود بدلا سلطنت رفت
چون این خبر پشاه مدار رسانیدند در ساعت برآمد و خادم را فرمود که تو اینجا منتظر باش و خبر او بسیار پس بمحور و ان
شدن شاه مدار کلبه تمام بدن قادرخان پیدا کند از حرارت آن مضطرب گشته پیش پی خود سراج الدین سوخته
رفت و دشان پسرین خود بقادرخان پوشانید و آن بجال خود باز آمد و اکثری از آنها نماند خادم شاه مدار
ایمیر پشاه مدار رسانید از را غیرت بر زبان ایشان گذشت که سراج الدین را چهره سوخته بمحور دین کلمه بر اعضا
شیخ سراج الدین آینه ظاهر شدند و سوختن گرفت و خود را فدا کرد و سراج الدین سوخته
گویند و مرقد او در شهر کاپی مشهور است و در سلطنت قادرخان فتوح عظیم واقع شد که از طرف جنوب سلطان
ابراهم شمرقنی بجبهت تخیر کاپی لشکر کشید و از آن طرف سلطان هوشنگ بادشاه ولایت مالوه با عساکر رسید
قادرخان آواره گشت و شهر کاپی به تصرف سلطان هوشنگ آمد و سلطان ابراهیم از راه بازگشت بمحور
رفت چنانچه در تواریخ سلاطین هند مذکور و درین نقل مخدوم سراج الدین نیز مذکور است که ایشان در وقت
سوختن گفتند که ما نیز سلسله شما را سوخته شاید مرا و قلت رواج سلسله نداریم باشد و از ملفوظ شاه عبدالعزیز
دلموئی چنان معلوم می شود که سراج الدین سوخته را لقب سوخته خود از پیرش حضرت نصیر الدین چراغ
دلی عطا شده یعنی سوخته عشق و حضرت شاه مدار ایشان را سوخته اند بکلمه اراض شده گفت که در اولاد تو
ولی نخواهد شد سوخته ای ولایت را منقطع کردم سراج الدین سوخته گفت که سلسله تو سوخته الغرض بعد از آن شاه مدار
سیرکان بطرف جنوب رفت و در آن اثنا قاضی شهاب الدین قدوائی که از قوم بنی اسرائیل بود و نهایت خوبصورتی
مخدومت حق پرست شاه مدار رسید و دائم بخدمت آنحضرت سرگرم می بود محبوب ترین مریدان آنحضرت بود
چون آنحضرت قریب لکهنو رسید مبارک بمریدان آورد و فرمود که ازین شهر بکوه حسدی آید و مریدان این
شهر می دوم پس بیرون لکهنو و قنار بود و حاجی الحسین الشریفین شیخ قوام الدین در آن ایام بر مسند شیخت
بود چون جمیع اهل شهر براه نیازمندی آمده ملاقات شاه مدار حاصل نمودند مخدوم نیز گفت که یک مجلس بدید

پس با جمیع از مردان خود بخندش رسیده ملاقات نمود اما چون صفای در باطن او نبود شاه مدار نیز متوجه نشد
 مخدوم قوام الدین قاضی شهاب الدین را دیدند که جوانی صاحب جمال در پس سر آنحضرت استاد گیس را می کند
 دیده گفت که این جوان هم بطلب حق خدمت می کند شاه مدار را این را داغوش بیا فرمود که هر کس که پیش فقرا
 می آید موافق نیست خود نتیجه می یابد اصل کار موقوف بر نیت است پس شیخ قوام الدین رنگ مجلس درگرفته برخواست
 و خضعت شده بخانه خود رفت پس از چند روز وفات یافت بعد از آن یک پیر زن پسر بیار خود را پیش حضرت
 شاه مدار آورده از کمال عمر درخواست دعا نمود آنحضرت از راه کرم بخشی فرمود که این امر خود را شاه میناشد است پسر
 خود را پیش او نشان بر کسحت این پسر بر دعای شان موقوف است آن پیر زن نمیدانست که شیخ محمد مینا
 چه کس است و کجای می ماند در آن ایام مخدوم شیخ مینا خورده سال به نیابت پدر خود جارب و کشتی هزار مخدوم شیخ
 قوام الدین می نمود بعد از آن شاه مدار خواست که به تلافی رنج و ملائیکه میان شیخ قوام الدین واقع شده در حق
 مخدوم شاه مینا نوازش فرماید و بجای مخدوم شیخ قوام الدین نصاب فرماید پس قاضی شهاب الدین اطلبید
 جائی نماز خاص جو اندوده فرمود که این در فلان محله بر سر شیخ محمد مینا که همراه طفلان بازمی کند و در آنجا
 من برسان و این جائی نمازیده و بگو حق تعالی خدمت شهر لکھنؤ جو الله تو کرده است در حق پسر این ضعیفه
 که بر سر صحت پسر خود پیش مدار آمده بود دعا کن که شفای این بر عارے تو موقوف است قاضی شهاب الدین
 پیغام آنحضرت مع تبرک بشیخ مینا رسانید شیخ مینا سجده شکر بجا آورده جائی نماز را بر سر خود نهاد و دعا کرد
 در ساعت آن پسر شفایافت از آن روز شهرت کمالات شاه مینا در هندوستان شائع گشت این قدر است
 باقی از کتبهای بالا ذکر فرشته توان دریافت وفات شاه مدار روز پنجشنبه بتاریخ مهید و هم ماه جمادی الاولی سنه
 هشت صد و چهل بوقت سلطنت سلطان ابراهیم شرقی در دیار هندوستان واقع شد و ولادت آنحضرت
 در سنه شش صد و پانزده در ولایت شام دو صد و سب و پنج سال عمر داشت و بقول ولادت در شهر حلب
 بلک شام بروز و شنبه بوقت صبح صادق یکم شوال سنه چار صد و چهل و دو هجری بعد از چند ایام عمارت
 روضه حسب الحکم سلطان ابراهیم شرقی باهتمام پسر میر صدر جهان جوینوری با تمام رسید و قصبه کینور که از
 توابع قنوج است خلفای ایشان بسیار اند قاضی محمود و میر و پسران شان و فرزندان شاه میران در شهر

بهاج و بعضی در قصبه لاهر پور و بعضی در شهر جوپور اند و اولاد شاه میثی ماسپس خردش همه در کنتور سکونت دارند و قاضی مطهر که قبرشان در کالپی است و حضرت شهاب الدین قدوائی که قبرشان در موضع جلالی است و حضرت شاه آلا که در ولایت بنگاله آسوده است و حضرت میر جمال الدین المشهور بسید جمن که در موضع بھلسه قرشی بهار مسکن گرفته و حضرت میر سید احمد بادپاک که در جنگل کھلوان نواحی شهر جوپور آرمگاه اوست و حضرت شاه جو دھن که در شهر اوده مسکن گرفته و حضرت شیخ شمس تائب که در شهر کھنوا آسوده است و حضرت شیخ پیر صیدیقی که در شهر نیدل قرارگاه اوست و شاه بھیکا که در شهر قنوج شهرت دارد باقی ذکر حضرت طیفور شای بازید بطامی که پیر حضرت سید بلع الدین دار قدس سره اند و حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی الله عنه در سلسله علیہ نقشبندیہ خواہد آمد ذکر حضرت شیخ عبدالعزیز مکی المعروف بعبدالله علم بردار قلندر در سلسله علیہ قلندریہ بالادہ کور شد حاجت اعاده ندارد۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

اجازت این سلسلہ کہ در سلسلہ سبعمہم حضرت عارف باللہ قطب الغیب بھابیر شاہ محمد کاظم قلندر قدس سرہ را از حضرت مولوی احمدی نقشبندی ساکن کرسی رسیدہ و مختصر حال حضرات این سلسلہ تا مشرک شاہ محمد کاظم قلندر بالا گذشتہ لہذا آغاز این سلسلہ از ذکر حضرت مولوی صاحب موصوف کردہ می شود و تحقیق لفظ نقشبندیہ در رسم ساسی خواجہ بہار الدین نقشبندی آید انشاء اللہ تعالی۔

ذکر مجددین فضل موبہی و مخزن کمال محمدری مولوی احمدی نقشبندی

خلف رشید قاضی محمد نعیم بن مولوی عبدالقادر قاضی شہر گورکھ پور تلمیذ خاص ملا احمد عرف جیون المیثوی بودند جدا علی آغخا بہار ایران بہندوستان آمدہ در عہد شایان دہلی بر عہدہ جلیلیہ ممتاز نامند و ہماچا مولوی صاحب موصوف متولد شدہ در ظل عاطفت و رافت پدری پرورش یافتہ تحصیل علوم متعارفہ تفسیر و فقہ وحدیث بر علمائے مشاہیر دہلی کردہ در عربیت و پنج سالگی تکمیل علوم کردہ بعدہ تھنا سہ بنارس ناموشہ ذات شرفش

جامع فضائل صوری و معنوی و عالم علوم ظاهری و باطنی صاحب بود و روح و تقوی بود و امام شیخ فضل بن رکن الدین
و عبادت الهی کمالی و دیگر کثر خفی المذهب و صوفی المذهب بود از صبح تا چاشت وقت خود در تعلیم علوم عربیه فقه و
حدیث صرف می نمود و شب در افتاد فیوض باطنی بطالبان و مریدان می کوشید اکثر جنات و همجنس ایشان را در
میداشتند و بسیار می نمود بر دست پاکش مشرف باسلام شدند قلیل الغذا بود و میفرمود که یاد الهی را شکم نمی یابد
گاه بی غدا و چرب و با فرغی خورد بلکه طعامی چند با هم آمیخته نزد خود میداشت و وقت غلبه گرسنگی قدری از آن
میخورد و ساعات صائم می ماند و بر سر کس نفس فاقه می کشید و سمیع است که از جانب پادشاه وقت اکثر مواضع
بنام ایشان دعوت بودند اما هر چه از قسم نقد و جنس که از آن وصول می گشت بر اعدا و اقربا تقسیم می کرد و ظاهر آن
و بیخی خود چنان بود که شمار وظائف بر عقدا نامل می کرد و هیچ بدست نمی گرفت و می فرمود که این هم از اعضای
جسمی هستند اینان را چرا اطاعت الهی محروم دارم و در تسبیح و دشتن از ایشان زیاد سمع هم می باشد و سلسله علیهم
نقشبندیه اجازت و خلافت از حضرت سید محمد عدل المعروف بشاه لعل بریلوی میداشت از اعراف بلاد هند
حضرت شاه محمد کاظم قلندر کا کوری بسیار محبت اتحاد بود و اولاد حضرت صاحب موصوف و رقصه دهنده و ریاض
مولانا ذوالفقار علی ساکن فیو که او شان هم از خلفای حضرت شاه لعل بریلوی بودند ملاقات شده چنانکه
حضرت صاحب اظهار حالش در مکتوبی بفرادر خرد حضرت شاه میر محمد قلندر رح کرده اند از آن بعد چنان
محبت خلوص زیادتی پذیرفت که گاهی حضرت صاحب بر ملاقات ایشان بکمری میرفتند اکثر موقوفات
بکا کوری قدم رنج می فرمودند و بهین ارتباط و اختصاص حضرت صاحب و شان اجازت سلسله علیهم قلندریه
نوشته دادند و خود از او شان اجازت سلسله نقشبندیه و اگر وقت حضرت مولوی صاحب مرض خود باطالبان
و مریدان خود گفته بودند که هر کس را پس از من شوق بعیت ارادت باشد و کا کوری بخندت شاه محمد کاظم صاحب
رفته تسلی خود کند که نزد من هیچکس را در وریشی همچو او شان در بوقت موجود نیست و یک پس خود را نیز برای تربیت
بحضرت صاحب سپرد کرده بودند عزرا شریفش در قصیده کمری ضلع باره بکی واقع محلی قاضی ثواری در خدمت لعل
زیار نگاه خلایق است هیچ گنبد چهار دیواری ندارد بلکه قبر هم بخت نیست و جهش از باشندگان آنجا چنین بنیده شد
که از اولاد ایشان کسی اراده بختگی مزار و احداث عمارت چهار دیواری و نیز عرس سلاطین ظاهر کرده بود اما ایشان

در عالم رویانغ شدند و اجابت عمارت و غیره مازند آکے الشجرة افته و الخمول راحتہ عمر شریف
بشعبت و نہ سال رسیدہ تاریخ و سنہ ولادت و وفات بدریافت نرسید۔

ذکر گوہر اکیلیت و لایت و سرری و درۃ التاج خلافت و ربیری حضرت سید محمد عدل المعروف بشاہ علی بیوی

ایشان فرزند ارجمند حضرت سید محمد بن شاہ علیم السید بیوی اندازا ابتدائے طفولیت تا ایام کمولت در آغوش
پدر عالی قدر مانده و برادره اجنبی اشتافہ ترجمان حال و لسان مقال ایشان شدہ بود و اہل حال در تحصیل
علوم ظاہر و باطنی دست بردار کہ بخود مولانا سید محمد حکم مشغول بودند بعد از ان بخدمت حضرت الداجہ خویش برآمد
تحصیل سلوک پیوستند پدر بزرگوار ایشان را بدارج کمالات و معارج و لایات و منتہای سیرا کمال رسانیدند
و سبقتاً سبقاً ہر روز سنا دل و لایات خاصہ و اخص الخواص کہ ولایت اولیای امت و انبیای کرام
تخصیص و تشریف یافتند و بعد رحلت پدر بزرگوار خود جانشین و قائم مقام ایشان شدند خلفائے ایشان
بسیار اندازا بخدمت مولانا از ہر اہل حق و غلغلی محلی برادر مولوی احمد انوار الحق فرنگی محلی و مولانا ذوالفقار علی دہلوی و چینی
عبدالکریم جوراسی و مولوی سید محمد نعمان نصیر آبادی و مولوی احمدی کرسوی و دیگر کار و وفات ایشان تاریخ
یازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ یک ہزار و یک صد و دو و دو واقع شد و اندرون و روضہ جد خود کہ در ریلے بریلی
واقع است جانب شرق مدفون شدند۔

ذکر مہبط عطیات الہی و صد کرکرات و آگاہی فانی فی الشہادۃ القوی حضرت سید محمد نقشبندی الیریلوی

ولادت با سناوت ایشان در سنہ یک ہزار و ہفتاد و دو و ہجری بودہ از ان زمان در حجر کرامت و بزرگ استقامت
والدہ ماجہ خویش حضرت شاہ علیم السید الیریلوی ماندند و از بدو شعور بدالشہادے موفور کامیاب و بلعلوم صوری
و معنوی با تمام حضور بہرہ یاب شدند و از آغاز شباب بحالت جوانی و ہدایت معاملات کامرانی اسباب

اکالات انسانی برائے ادھیا و ستارہ ولایت و وراثت رسول سبحانی از سیمائے آود خوشان و ہدیہ بود حضرت
والد ماجد بکمال توجہات کہ بحق سید و صوف معنی میرا شقند ایشان را بمثابہ ترجمان حال و لسان مقال خویش
کرده تکمیل کمالات و ترقی مقامات از عروج و نزول طے منازل قرب و وصول ہر جا ہمعنان خودی و نہت چنانچہ
عناستہ قمیص خاصہ خویش با تبرکات پیران کرام و کلاہ تبرک شیخ الاسلام سید آدم بنوری و دستار چہ مبارک
حجۃ الاسلام سید الف ثانی شیخ احمد فاروقی و ہر باقران شریف مخصوصہ تلاوت خود با ایشان عطا فرمودند خاصہ
سر و سیرت و معانی و صورت خود عطا فرمودہ مصداق قول مشہور الخلیفۃ فی حکم المستخلف ساختند ان بعد
در ارشاد طالبان و خدمت مخلصان بر طریقہ پند را بہتمام فرمودند و کسب اہل کمال اہل تہذیب کمال سائیدہ الغرض
بہمین تقدس و زہد و ارشاد طالین مولی البقیۃ و زندگانی کردہ بجایضہ تب و تاب رخ بست چارم و بیاضانی
روز و شب سہ یک ہزار و یک و پنجاہ و شش وقت شب بین العشائین روح مطہر از قالب عصری
با علی علین خرامید و بروز سہ در دائرہ پدربزرگوار جانب گوشہ جنوب مغرب مسجد بسوی دریا محاذی جنبہ
پدربزرگوار شہد از تصانیفش شرح کلمات خواجگان نقشبند در رعایت شانت و توضیح یادگار است۔

ذکر مقتدای سالکان طریقت شیوای عارفان حقیقت محی استہلہ نوی
قدۃ الاتقیاء حضرت سید محمد علیم اللہ بخشی اینی نقشبندی البریلوی

ولادت ایشان در سہ یک ہزار و سی و سہ ہجری است از گہرے اولیاد اعظم خلفائے شہر سید آدم بنوری اند
نہایت متقی و کامل عالم عامل محمود اتباع سنت سنیہ نظیر خود نہ داشت از او اہل وقت طفولیت بحالات
سنت یمینی و سیری ایشان التشریف فرمودند و سایہ پدربزرگوار از سر ایشان برداشتند و مادہ مرہبان را
نیز در عمر دوسہ سالگی ایشان شربت و فات چشانیدند فتامل کل ذلک الحال مطابقتہ لا حوالی

محبوب رب المتعال سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء۔

منقول است کہ ایشان از خدواند جل علاہ بخوشگاری سنت اخرویہ و عمر بنوی صلی اللہ علیہ وسلم ہام
بدعا ہادیوزگی داشتند کہ آہی و دعائے مارا اجابت نمودن عمر شریف حبیب خویش کرامت یافتہ انشا

دعای ایشان را اجابت نمود و سالهای مبارک نبی کریم عطا فرمود چنانچه بعمر شصت و سه سالگی بتاریخ هشتم
 وقیل نهم ذی الحجه سال هزار و نود و شمش و بقول صاحب خزینة الاصفیاء سال یک هزار و هشتاد و یک
 نقل بدو آخرت فرمود که محی الدین محمد شاه عالمی غازی بمون تاریخ خواب مید که محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم وفات
 کردند و ملاکر جنازه مبارک بر آسمان می برد ازین رو به تشویش در آمد که ظاهراً وفات حیات انبی از هزار سال
 گذشته و بسا ورنه است متباعد گذشته این ارادت از دو حال بیرون نباشد لغو باشد و نه یا اگر کان اسلام
 ضری رسد یا سلطنت را که نائب و خلیفه آن جنابم خلک گشت از ملاجیون مرحوم استاد خود بقیم
 خواست مولوی موصوف فرمود تاویل این رویا غیر تفسیر است بلکه این واقعه مشعر بر آنست که سید محمد علیم
 رحمه الله علیه از دلال انتقال فرموده مواهبه بعالم قدس نموده تاریخ ضبط نمایند و بلا شائبه ایقان فرمایند
 اغلب که رے اثبات سیده باشد آخر بسوا رخ و وقایع ظاهر گشت که سید تاریخ مذکوره ازین عالم بگذشت
 شاه فرمود ای استاد بلا تاویل ازین واقعه تاویل رحیل سید بکدام دلیل استخراج گردید و اضحی تر بگوید ملا فرمود
 که سرزاد اردولت مشابحت با سیدانام و اجر لے سعادت ماثلت باخیر الانبیاء علیه و علیهم السلام سعادت
 بود یعنی سید علیم اند که گوے متابعت خاتم الرسالت بچوگان ارادت از میدان رلوده و از اکثر پیشینیان
 بچو لاگری سابقت فرمود لاجرم در موت نیز سعادت مشابعت نبوی بنواختند و در قوت ماثلت دولت
 احمدی از دنیا برداشتند انتهی زیاده ازین خواهی در ملفوظ ایشان نظر کن.

ذکر قائم باحکام شریعت و اتم تبلاش حقیقت

خاتم تکین سروری حضرت خواجہ سید آدم بنوری

از اعظم خلفای حضرت شیخ احمد مجدد سرسندی است تعلیم ابتدائی طریقت از حاجی خضر یافته بعد از آن
 با جازات حاجی خضر بنجد مت شیخ احمد مجدد الف ثانی حاضر شده بدرجات عالی رسید و او اکل حال از علوم
 ظاهری بهره داشت رونے در واقعه دید که از بافت غیب ندای شود که ای شیخ آدم چرا قرآن بخوانده
 عرض کرد که آئی تو قادری مرا تعلیم فرمانی الفور دستے نورانی ظاهر شده بر سینه بے کینه وی مس کرد قرآن

حفظ نمود و نیز علوم ظاهری را تعلیم گرفت ایشان باوصاف تباریه سنت رفیع بدعت موصوف بلکمال استقامت
شرعی و طریقت معروف بودند از هزار کس طلبه و زمره جمع می بودند و از لنگرخانه ایشان در وقت طلوع
می گرفتند و طن صلی وی قصبه موده است از جانب پیر رسید سینی بود مگر سکونت در قصبه نبود که از توابع
سهند است میداشت و پیرامریدین و خلیفه بسیار بودند هر یک از آن کامل و مکمل از انجلیقه عظیم الدار ابروی
و شیخ حامد لاهوری و شیخ نور محمد پشاور و غیره و وفات ایشان بتاریخ سیزدهم ماه شوال سنه یک هزار
و پنجاه و سه بوقوع آمد و از ایشان در حجت البقیع متصل قبه حضرت سیدنا عثمان رضی الله عنه در مدینه منوره واقع

ذکر شیخ اکلیل و العارف النبیل مقبول حضرت احمدانی شیخ

احمد الفاروقی المعروف به محمد الف ثانی سهندی

منسوب به سهند صحیح سهند است مگر سبب سکون با قریه حله بلده است عظیم بامین لاهور و دهلی
در اصل نام آن سهند است یعنی میشه شیر و زبان فارسی سهند متصل شده ایشان مرید خلیفه حضرت خواجه بابا
النقشبندی اند و نسب ایشان به سبت و هشت واسطه بامیر المومنین عمر رضی الله عنه می رسد در سال هجده
و هشتاد و یک متولد شده در کتیرا نام تحصیل علوم فراغت حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسله قادریه
و چشتیه و سهروردیه و کبرویه یافتند و به واسطه حجاز محل شوق بستند و بحضرت علی سید در اینجا خواجه محمد باقی دولت
ملازم دست بهم داد و صحبت گیرند و در طریقه علی نقشبندیه بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضور
نقشبندیه حاصل نمودند چنانچه بهر آن ایام حضرت خواجه یکی از مخلصان رقم فرموده بودند که شیخ احمد نام مرد
از سهند کثیر العلم و قوی العمل است و چون با نقیر نشست بر خاست کرده عجائب بسیار از روزگار او مشاهده نمود
آن می نماید که آفتاب شود که عالم از روشن گردانتهی و نیز حضرت خواجه فرمودند که شیخ احمد آفتابی است که مثل
ماه از آن ستاره ها در سایه او گم اند و از شادان خواجه در فضائل آنجناب بسیار است که در مالا اختصار بهین قدر
اقتضای همدان اندک ایام آواز حضرت بلند شد و آستان فیض نشان ایشان محط رحال مجمع صحابه
کمال گشت علما از دور و نزدیک بنحدمت رسیدند و امرا از ترک تاجیک لشکر حضور بهر و گردیدند مثل احمد

ارادت آوردند و اکابر زمانه بتواضع برخاستند بدولت ایشان مهسبها طلا شد و ذره بآفتاب آتش بجا کات ایشان
 آید بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمات ربانی نزار که در میان صوفیه کرام و علمای اعلام از هزار سال بود
 ایشان برداشتند و مورد حدیث صله شد بدینا نکه در حضرت القدس آمده علامه سیوطی در جمع الجوامع روایت
 کرده که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود یكون في امتي رجل يقال له صلة يدخل الجنة بشفا عتة كذا وكذا
 مانا که اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان باشد چه که ایشان در میان علما و صوفیه صله بودند که اختلاف و یقین
 را در وحدت وجود بلفظ راجع دانسته اند چنانچه بعد از تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذی جعل فی صله
 بین المجربین انتهای اطلاع بر غیبات و اشراق بر خواطر و تصرف در کمینات و فی صفتی بود از صفات حمیده
 جمیل ایشان که مینه و صفی بود از اوصاف جلیله شماره خوارق و کرات که در کتب مقامات مروی شده
 هفت صد سیر و واحدی آنکه اند که چه مقدار صادر شده باشد بحکم هلا دیدار کله لای ترا کله
 یک دسه از آن حواله القلم می شود آورده اند که در سفر بودند و هو اگر مایان التماس باران کردند حضرت متوجه
 شدند بآرامد و بارید و دیگر کی گفت عزم حج دارم فرمودند ترا در عرفات نمی بینم سالها رفت و بچ رفتن سیر نیاید
 دیگر جان محمد نام تاجر می بود از مردم بیان حضرت انوشی حکایت کرده اند که گفت روزی قرب شام جو زنی
 بدست من دادند و فرمودند که بیایح حافظ درویش چند فرو داده اند و میان ایشان عزیز لیست که راجع چیک
 برود دارد و برود این جو را با او داده و او را بیا رفتم دیدم که قلندری چند شسته اند و درویشی داغ چیک
 بر روی باندک فاصله نشسته چون مرا دید گفت حضرت ترا پیش من فرستاده اند گفتم آئی و جو زنی آدم دهی
 ایشان رسانیدم فرمود ما را طلبیدند خود نیامدند عاقبت با من روان شدند و رسید حضرت از من تهنه خواستند
 آوردم فرمودند که بآن درویش بده و بطرف آن درویش کردم هم حضرت ایشان را یا فتم می گفت که حضرت
 ایشان بده بار که این سوره و کردم حضرت ایشان را دیدم آن عزیز این ماجرای من از حضرت پرسید فرمودند که
 جان محمد نام پس فلانی از جانده هریست وی گفت که پدر او با من آشنا بود و در کدام سلسله معیت او را نشاد
 کردند که در سلسله قادری پس گفت که بسفا رش من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله عنه حضرت
 برخاستند و بجانب ستاره قطب اشاره کردند که جان محمد ستاره قطب امی شناسی همین ست بار دیگر

نیکو نگاریم اربابان قطب شخصی زنده سیاه در چون شیر مجل سید حضرت فرمود که ملازمت غوث الثقلین کن پس
حضرت غوث بسمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند چون بسجده رسیدم آن عویر گفت که غوث الثقلین
را دیدی گفتم آری از جمله الهامات و منبررات ایشان که قدر کثیر است یکم این است که غفرت لك ولعن
توسل بك بواسطه او بغیر واسطه تا یوم القیامه و هر که طالب تفصیل کشف کلمات الهامات و منبررات
ایشان باشد بدست که رجوع نماید بکتاب مقامات چون حضرات القدس و بکات احمدیه و جز آن معارف و بیرون
و حقائق نامده که از آن قلم نورانی رقم بخینه آفتاب است که چشم منکران از آن خیره و روز خاسدان از آن تیره این
معارف و حقائق کمی شنودی و این ارشاد و هدایات کمی بینی با علی نهامی کند که صاحب آن مجد است و نه مجر
ناتیل مجد دالت از صد تا هزار فرقه تا اندک هست لکن تم تعلمون از مکارم اخلاق و حسن سیرت ایشان چه گوید
صبر و شکیب و رضا و تسلیم تعظیم هر کس فرار خود حال است و شفقت بر خلق و صلای رحم و رعایت ارباب حقوق
و سهقت در سلام و لیسنت در کلام شمیمه که میز ایشان بود و طریقه ایشان کتاب مسنت است این یک تفصیل
مقام هم هزار فضائل که نه بود و کوتاهی سخن در او آخر عمر کارخانه ارشاد و طلاب با مینای کرام سپرده خود از خلوت
قدس که بزم انس بود که بیرون می آمدند و اکثر اشاره بقرب وفات خود می فرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار
و سی و چهار بصراحت گفتند که فرمودند که میان چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه دوازدهمین
وقت صبح پاسی از روز برآمده بعمری که شصت و سه سال موافق سنین عمر و در عالم صلی الله علیه و سلم بود
ازین خاکدان بهشت جاودان نقل فرمودند پس از انتقال آن خلاصه ابرار چه در زمان غسل چه بعد از آن
عجائب و غرائب که دیده و شنیده شدند و زبان منحصر بطالع کتب مقامات است وفات بتاریخ سبت و هشتم
صفر سنه یک هزار و سی و چهار هجری است مزار در سر مندر زیارت گاه است -

ذکر شیخ الفانی عماد السوئے الله حضرت خواجہ باقی بالله

در طبقات آمده که اصل ایشان از سمرقند است و در کابل تولد شده و ایسی بوده اند تربیت از روحانیت و نجو
احرار یافته بعد ریاضات و عبادات و حصول کمالات با شارت و ح حضرت خواجہ ابرار و آقا خواجہ کی

پیوسته اند و ایشان بعیت کرده و در سه روز دولت و نعمت یافته رخصت شده اند و از آنجا بدین شرف رسیده
حالتی داشتند که هرگاه یکسے نظری کردند و یا در آن حال برایشان کسی نظری کرد بے اختیار حالتی بهم میرسانید
و فریاد از بی برمی آمد نفات خواجہ در سب و پنجم جادی الثانی سنہ یک ہزار و دوازدہ ہجری و مرقہ شہادت ایشان
در دہلی نزدیک قدم رسول بجلہ کنجشک گیران واقع است عمر ایشان چہل سال بود۔

ذکر واقف مقام قرب بی نشان محو شاہدہ رحمن صدر نشین بساط سروری مولانا خواجہ مکسکی

خلف و خلیفہ خواجہ محمد درویش مرست تربیت ظاہر و باطن از والد و مرشد خود یافت مرے بود عابد و
زادہ و بزرگ صاحب ذکر و شغل و کرامت و خوارق عادت خود را از چشم خلق می پوشید و قصد الکنک کہ از
مضافات سمقندست سکونت داشت نفات ایشان در سال ہزار و ہشت ہجری رود و عمر شریف نسی سال
بود و از ایشان در قصد الکنک واقع است۔

ذکر اشیح العارف مولانا محمد درویش

ایشان از خلفائے کبار مولانا محمد زاهد جامع علوم ظاہری و باطنی و واقف و موزہ صوری و معنوی
باوصاف جذب و متغراق و ذوق و شوق موصوف و بسجا و عطا معروف بود و ارادت نیز بر خال فتح مولانا
محمد زاهد و ازندوبیک اسطہ خواجہ احرار می رسند فناء شیخ برایشان غالب بود و ظہور کرامت ارق
را غرض نہ داشتند بعد وفات پیرویش بر مسند ارشاد نشستند و صد ہا کس از عوالت الحق نمود و فقا
ایشان در روز دہم محرم سنہ ۱۰۵۰ ہشتاد و پنج و بقولہ نہصد و ہفتاد ہجری رود داد۔

ذکر سلطان الزاہدین برہان العابدین الراکع الساجد مولانا محمد زاهد

ایشان از کبرائے سلسلہ عالمیہ نقشبندیہ و عالم علوم ظاہری و باطنی و مدید و خلیفہ رشید حضرت خواجہ

عبد الاحرار اندر فقر و تجرد و تقوی و زهد و اتباع سنت مقامات عالیہ و مراتب بلند داشت تا
ایشان غرہ ربیع الاول سال صد و سی و شش هجری واقع شد و از ایشان در مقام خیرات گاه است.

ذکر شیخ المشائخ الکبار ستوده الاحرار شیخ ناصر الدین
عبد السابین خواجہ محمود بن شهاب الدین المعروف بہ خواجہ احرار

ایشان بہترین و کامل ترین مریدان مولانا یعقوب چرخ می اند و سر سلسلہ خواجہ احاراری و مقتدای طریقت
در ہنما سے حقیقت بودہ کرامات و عبادات بے نہایت از ایشان بطور رسیدہ حضرت مولانا عبد الرحمن
جامی قدس سرہ السامی با ایشان اخلاص و اعتقاد بسیار داشتہ اند و ایشان اہلبائے پیرو مولانا سید الدین
کاشغری سید انستد چنانچہ بعضی کتبہا بنام ایشان تصنیف نمودہ ولادت ایشان در ماہ رمضان
سال ہشت صد و شش ہجری در قریہ باغستان کہ از توابع تاشکند است بود و وفات شب شنبہ سبت و نہم
سلح ربیع الاول سال ہشت صد و نود و پنج واقع شدہ و مدت عمر شریف نود سال است چندانکہ کہ قبر بہر سزاست

ذکر شیخ الاجل و الاکمل حامل اسرار الصوری و المعنوی شیخ
یعقوب بن عثمان بن محمد الغزنوی ثم اچرخنی

نسب بچرخ مجسم فارسی در اے مملہ و خاصے مجملہ دیہی است از توابع غزنین از کبار مریدان حضرت خواجہ
بزرگ اندا و اول بار کہ بنی مدت شریف ایشان رسیدہ اند فرمودند کہ ما بخود کاری نمیکنم امشب بہنیم اگر ترا
قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب فرمودند کہ ہرگز شبے سخت تر از ان بر من نگذشت کہ آیا چہ شوق
چون بامداد بنی مدت ایشان رفتہ فرمودند کہ قبول کردند و ایشان را بنواجہ علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات
خواجہ بزرگ یعنی بہار الدین نقش بند در صحبت علاء الدین عطار بہ تربت کمال رسیدند و جامع گشتند
در علوم ظاہری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و ہزار در موضع ملفت و بقول صاحب
سفینۃ الاولیاء ملفت و کہ یکے از مواضع حصار شادمان است واقع شدہ وفات ایشان بتاریخ پنجم صفر

سال هشت صد و پنجاه و یک افتاد.

ذکر امام الطریقه بهاء شریقه و الحقیقه حلیت رحمن معانی را
نخستین خواجه بهاء الدین محمد بن محمد بخاری المعروف نقشبند

در سال بهائیه که در مقامات حضرت شیخ ست می نویسد که حضرت می فرمودند که من پدر من بصنعت
الکخواب بانی نقشبندی مشغول بودیم ازین جهت نقشبندی گویند و همچنین ست در سفینه الاولیا
والانتباه و غیره و در لطائف اشرفی ست که در تسمیه وی نقشبندی نقش بسن صورت بزرگی گمان
نسبت بوی رسیده باشد یا تصور کردن معلوم و معهود که کیفیت از و حاصل می آید انتی در سمات القدس
من حدائق الانس مذکور است که تحقیق جمهور اکابر این سلسله تلقب آنحضرت نقشبند غیبی ست و بعضی
منتسبان این طریقه در سر آن دو وجه ایراد نموده اند اول آنکه طالبی را که آن بزرگان تعلیم ذکر و دل میفرمودند
هم در دروغ آن ذکر و دل طالب نقش بستی و بعبادت ضعیفه زائل گشتی دوم آنکه به نصرت کامل و توجیه
شامل ایشان در برایت حال نقوش کونیه بر درایای قلوب هر مرید رسید ایشان مسدود می گردید انتی و حق
آنکه اصل این نسبت بخرقه بوده پست بر جبهه گردیده از ریخت که مولانا جامی در احسن القصص در حق حضرت خواجه
کسی چون او بلوح ارجندان نزد نقشبندیان ولادت ایشان در محرم سال
هفت صد و هیزده و بقوله هفت صد و بیست و هشت بوده است و محمد خواجه علی اسمیتنی از طفلی آثار
ولایت انوار کرامت و هایت از بشره ایشان هویدا بود حضرت را نظر قبول بفرزندی از حضرت خواجه
محمد با اسماسی بوده تعلیم آداب طریقت بحسب صورت از امیر کمال یافته اما بحسب حقیقت
ایشان ایلمی اند و تربیت از روحانیت خواجه عبدالخالق غجب و انی یافته تفصیلش در مقام خود
مذکور است دفات ایشان در شب و شنبه سوم ماه ربیع الاول سنه هفت صد و نود و یک هجری
و مزار در قصر عارفان ست که در یک فرسنگ از شهر بخارا مدت عمر شریف ایشان
هفتاد و سه سال بوده.

ذکر صاحب انصوح و التکلیف تدوین ارباب الحال حضرت سید کمال

از مریدان و اعظم خلفای خواجه محمد بابا سیاسی اند در شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از اولیای عهد
گوسه سبقت برده ولادت ایشان در موضع سوخارست و وفات ایشان در وقت نماز باران در روز پنجشنبه
هشتم جمادی الاول سال هفت صد و هفتاد و دو هجری بوده و قبرشان در موضع سوخارست نزد بعضی
و پیش منی یا زهم جمادی الاخری سنه هفت صد و هفتاد و دو وفات یافته اند و سوخارا از دیهات بخارا است
و از سیاسی و پنج کرده شرعی است و پس گری اشتغال می داشتند و بزبان بخارا و اداس کمال را گویند
باقی حال ایشان از نفحات و رشتحات و غیره دیدنی است.

ذکر مرجع الاستاصی و الادانی حضرت

خواجه محمد بابا سیاسی مولد او البخاری مدفن

سیاسی بفتح سینین جملتین بعد از آن و یای نسبت است بسوی سیاسی کبریین ثانیه دینی از دیهات
طوس است و بعضی می نویسند که سیاسی از دیهات رامتین است از رامتین یک کرده شرعی در است
و از بخارا است کرده شرعی مرید و خلیفه حضرت عزیزان علی رامتینی است متی مدید بخارست پیر روشن ضمیر خود
حاضرانده قوام عظیم حاصل کرده مقدمه زمانه گشت و حضرت خواجه بهارالدین نقشبند را بفرزند قبول
کرده ولادت ایشان در قریه سیاسی بوده وفات دهم جمادی الاخری سال هفت صد و پنجاه و پنج
و قبر ایشان نیز در بخارا است.

ذکر قدوه اهل شهود و صدر فیوض سبحان حضرت

خواجه علی رامتینی المعروف بحضرت عزیزان

ایشان خلیفه دوم اند از خلفای خواجه محمود و لقب ایشان در سلسله اخوان حضرت عزیزان است

از کبرای مشائخ این سلسله بود صاحب مقامات عالیه و کرامات ظاهره گویند چون خواجہ محمود اوفات فرمود
رسید ام خلافت را بحضرت خواجہ عزیزان حوالہ کرد و سائر اصحاب این زانیان سپرد و سلسلہ النسب حضرت خواجہ
بہاء الدین از میان خلفا و اصحاب خواجہ محمود و واسطہ بایشان میرسد ایشان را مقامات رفیعہ و کرامات عجیبہ
بسیارست و بصفت بافتگی مشغول بوده اند در نفحات ست کہ فقیر از بعضی اکابر جنین استماع دارد کہ اشارہ بایشان
است اینچہ حضرت مولانا جلال الدین دی فرمودہ کہ گریہ علم حال فوق قال بوفے کے شدے
بندہ اعیان کبار خواجہ جناح را اولہ شریف ایشان را سنین ست کہ قصبہ السیت
بزرگ در ولایت بخارا برد و فرسنگ قبر مبارک ایشان در خوار زم ست معروف مشہور و وفات ہشتم رمضان
سنہ ہفت صد و سجدہ ہجری و نزد بعضی بست و ہشتم ذیقعدہ سال ہفت صد و بست یک ہجری
و مدت عمر یک صد و سی سال۔

ذکر الشیخ المکرم و المصطفیٰ الجامع للنسبہ لہویری و المصنوی خواجہ محمود انخیر فغوی مولد او البخاری مدفن

فغوی الفتح فاو سکون عین مجہ قریاست از توابع بخارا در شجاعت ست کہ ایشان فضل و اکل صحاب
خواجہ عارف اند و از میان اصحاب خواجہ عارف بخلاف اشارت و متاز بودہ اند مولد ایشان فغمت ست
کہ دیہی ست در ولایت بخارا از مضافات و ابکنی کہ شیعہ بزرگ مشتمل چندین دہ و فرسند و سہ فرسنگ از شہر
دورست ایشان در اینجا مقیم بودہ اند و قبر مبارک ایشان آنجا ست یکسب گلکاری می پردازند و از آن
ساحش می ساختند و از خواجہ عارف اجازت ارشاد یافتہ بودند و دعوت خلق بجن ماذون گشتہ بہار مقصدنا
وقت مصلحت حال طالبان ذکر علانیہ اقتضای کردہ اند و اول بار کہ مشغول شدہ اند در مرض موت خواجہ عارف
بودہ است نزدیک بر زمان تسلیم ایشان بر سر پل ریو گریہ خواجہ عارف در آن محل فرمودہ اند کہ این وقت آن وقت
است کہ ما را اشارہ کردہ بودند و بعد از نقل ایشان خواجہ محمود در مسجدی کہ بر دروازہ و ابکنی است بکولانیہ
مشغول شدند و مولانا حافظ الدین از کبار علمائے وقت کہ جدا علی حضرت خواجہ محمود پارسا اند اشارہ

استاد العلامه شمس الامینه الخلواتی رحمہما اللہ تعالیٰ در بخارا از خواجہ محمود سوال کرد بحضور جمع کثیر از ائمہ و علما
 زمان کشادہ کر علانیہ بچہ نیت می گویند خواجہ فرمودہ اختفتہ سیدار شود و غافل آگاہ گردد و او را برادر آورد و بہت قناعت
 شریعت و طریقت در آید و بحقیقت توبہ و انابت کہ مفتاح ہمہ خیرست و صہل ہمہ سعادتست و رغبت نماید
 مولانا حافظ الدین گفتند کہ نیت شما صحیح است شمارا این شغل حلال باز از ایشان التماس نمودند کہ ذکر علانیہ
 را حدی بیان فرمایند کہ آن بہ حقیقت از جہاز ممتاز گردد و بیگانہ از آشنا جدا شود خواجہ فرمود کہ ذکر علانیہ کسی
 را مسلمت کہ زبان او پاک باشد از دروغ و غیبت و حلق او پاک باشد از حرام و شبهت و دل او پاک باشد از ریا
 و سمعت و سزاو پاک باشد از توجہ بغیر حضرت ربوبیت انشی زیادہ اگر خواہی در کتاب رشتات نظر کن و فات
 ہفتہ ہم بر سبب الاول سال ہفت صد و پانزدہ ہجری و بقول ہفت صد و ہفتہ بودہ و قبر ایشان نیز در
 بخارا است بروایت سفینۃ الاولیاء۔

ذکر العارف زیدۃ الاخیار ناطق جمال

بچشم محموری حضرت خواجہ عارف یوگری

یوگر کبر سرے ۷۷۷ قریب الیت از قریبایے بخارا ایشان خلیفہ چہارم حضرت خواجہ اندمولد و دفن ایشان
 یوگرست از آنجا تا بہ عجد وان یک فرسنگ شرعی است در علم و حکم و زہد و تقوی و ریاضت و عبادت و شایستگی
 سنت شان عالی و زہد و الاداشت خرد و خلافت از دست حضرت خواجه عبدالحق عجد واتی پوشیدہ و حاجات
 پیر و دشمن ضمیر خود بخدمت وی ماندہ فالوہا برداشت سلسلہ النسب ارادت حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند
 از میان خلفائے حضرت خواجہ عبدالحق بخدمت خواجہ عارف میرسد و فات ایشان غرہ شوال سال ہفت صد
 و پانزدہ ہجری بودہ است ایشان عمرے در آن یافتند۔

ذکر العارف اصمدانی حضرت خواجه عبدالحق عجد واتی

نسب بچند وان کبر المحمۃ علی الشہور و کفوی در طبقات خفیه گوید بضم غین و سکون الجیم و ضم الدال المهمل

دینی گیرست بر شش فرسخ از بخارا و در لب الانساب است بفتح دال ایشان خلیفه چهارم از خلفای اربع خواج
 یوسف همدانی قدس سره و در سفر طبقه خواجگان اند و در حلقه سلسله این عزیزان قدس السلام سرزمین مولود و قدس
 ده غجدان است از ولایت بخارا بر شش فرسخ و نام والد شریف ایشان امام عبدالحسین است از اولاد امام کب
 مقتدر است و عالم عالم ظاهر و باطن بود و گویند عبدالحسین صحبت در اخضر علیه السلام بود و خضر علیه السلام
 او را بوجود خواجہ بشارت داده و عبدالحق نام نهاده تا وقتیکه خواجہ خضر علیه السلام ایشان رسیده اند و وقت
 عددی مر ایشان را تلقین نموده و در بعضی از تحریرات خواجہ مذکور است که فرموده اند نسبت و دو ساله بودم
 که خواجہ زنده دلال حضرت خواجہ خضر علیه السلام مرا بحضرت شیخ بزرگ زمانی خواجہ یوسف همدانی سپردند
 و تربیت من وصیت کردند و حضرت خواجہ را وصیت نامه الیت در آداب طریقت که برای فرزند صوفی
 خود خواجہ اولیا اکبر قدس سره نوشته اند مشتمل بر فواید جزو و عواید جلیله و ناگزیر همه سالکان و مریدان است
 برسم تمین و تبرک ایرادی باید فرموده اند و وصیت می کنم ترا ای پسر که من بعلوم و ادب و تقوی در جمیع احوال
 بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقه و حدیث آموزی و از صوفیان جاہل
 پیروی مکن و همیشه ناز بجماعت گذاری بشرطیکه امام و مؤذن نباشی و هرگز طلب شهرت مکن که شهرت
 آفت است و بمنصبه مقید نشو و دائم گمان باش در قیام با نام خود منویس و بچکه رقضا حاضر شو و همان
 کسے باش و بوحایای مردم در میا و بالوک و ابنای ملک صحبت مدار و خانقاه بنا مکن در خانقاه
 نشین و سماع بسیار مکن که سماع بسیار نفاق پیدا کرد و در وقت بسیاری سماع دل را میزند و بر سماع انکا
 مکن که اصحاب سماع بسیار اند کم گوے و کم خورد و کم خب و از خلق بگریز چنانکه از شیر بگریزند و ملازم خلوت
 خود باش و با مردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار خلالت خود را از شبیه پرستیز و
 تا توانی زن نخواه که طالب دنیا شود و در طلب دنیا دین بیاورد و بسیار بخندد و از خنده و قهقهه اجتناب
 کن که خنده بسیار دل را میزند و باید که در همه کس بخشیم شفقت نگری و هیچ مردی را حقیر نشمری ظاهر خود را
 سیاری که آرایش ظاهر از خرابی باطن است و با خلق مجادله مکن و از کسے چیزی نخواه و کسی خدمت
 سفارشی و مشاخر را بمال و تن و جان خدمت مکن بر افعال ایشان انکار مکن که انکار ایشان بر گزشتگاری

نیاید بدین اهل دنیا مغرور مشو و باید که دل تو همیشه اندوگین باشد و بدن تو بسیار چشم تو گریان عمل تو خاص
و دعای تو تصرع و جامه تو کمند رفیق تو درویش و یار تو فقر و خانه تو مسجد و مونس تو حق تعالی و فات ایشان
دوازدهم ربیع الاول سال پانصد و هفتاد و پنج هجری است و قبر ایشان در عجبان است -

ذکر قطب الوقت غوث احمدی حضرت خواجه یوسف بن ابوبالهدانی

کینست ایشان ابویقوب است و اصل ایشان از بهران است مرید شیخ ابوعلی فارمدی اندواز ابواسحق شیرازی نیز
استفاده نموده اند شیخ عبدالعزیز و شیخ حسن سنائی صحبت داشته و چون به بغداد رفتند حضرت غوث این
را هم دریافتند و در مجلس شریف اکثر حاضر شدند حنفی مذہب و سلسله خواجهکان بوده اند ولادت ایشان
در سال چهارصد و چهل هجری بقول صاحب سفینة الاولیاء و رشتحات بوده و در تاریخ یافعی است که حضرت خواجه
را حالات و کرامات بود و در بغداد و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا و اصفهان افتاده و استفاده نمود و در حد
ورزیه و موعظه فرمود و خلق از وی منتفع شدند و در روز ولادت آنجا ساکن شد بعد از آن بهر وقت
و بچند وقت آنجا اقامت فرمود و باز آمد و بعد از فرصتی بار دیگر بهرات رفت و سال چند آنجا بود و بعد از آن
باز بهرات فرمود و چون از بهرات بیرون آمد در راه وفات یافته و در همان موضع که وفات یافته بود مدفون
شدند و گویند بعد از آن ابن النجار که از امریدان و بی بود حیدر و ابوالموئید نقل نموده قبر بی در آنجا است تاریخ
وقات است و بمقتضی رجب و نوزدهم غره صفر سال پانصد و سی و پنج هجری و ایشان را چهار خلیفه بودند
خواجه عبدالبرقی و خواجه حسن اندانی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالخالق عجمانی رحمهم الله تعالی علیهم

ذکر زبدة السالکین و قدوة الکاملین فی الفضل الابدی خواجه

ابی علی الفضل بن محمد علی الشافعی الفارمدی الطوسی مدنی

فاریفتح الفار و الراء بنیما الف ثم میم مفتوحة فیما ذکر ابن اسمعانی و قد تشکک من قری طوس شیخ ابوشیخ
خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام ابوالقاسم نقشبندی و مرید شیخ ابوالقاسم الکرگانی اند و با شیخ

ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده و نیز انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب
 زمان خویش اندوده شیخ ابوعلی می گوید که در ابتدا به جوانی در نیشاپور طلب علم بودم شنیدم که شیخ ابوسعید
 ابوالخیر از منه آمده است و مجلس می گوید رفتم چون چشم بر جمال او افتاد عاشق شدم و محبت این طائفه
 در دل من بیشتر شد فات ایشان چهارم ربیع الاول سنه چارصد و هفتاد و هفت هجری و بقوله
 چارصد و هفتاد و دوم از مبارک در طوس است۔

فائده گرگان بضم کاف اعرابی و تشدید را حمله و کاف عجمی نون و سه ست از دیهات شهید متعل
 که ذاتی الانتباه۔

ذکر سلاله الاما جدوالاعالی خلاصه مکون حضرت الربانی شیخ ابوالحسن خرقانی

خرقانی بفتح الخاء نسبت است بخرقان که قریه ایست از جبال بسطام بزرگ و در سفینه الاولیاست که نام
 ایشان علی بن جعفر است و خرقان موضع است نزدیک قزوین که ایشان از اینجا از غوث بودگار خود بوده اند
 انتساب ایشان در تصوف به شیخ بایزید بسطامی است و تربیت ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ مست
 و لیکن ولادت شیخ بعد از وفات شیخ بایزید بعدتی است وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چهارصد
 و بیست و پنج و بقوله پانزدهم رمضان سال چارصد و بیست و چار و عمر شریف هفتاد و سه سال و از
 سخنان ایشان است که فرموده اند هرگز با کسی صحبت ندارم که شما گوید خدا او گوید چیز دیگر شیخ مشای
 فرموده اند آن خواهم که نخواهم ایشان گفتند که این هم خواستی است روزی به حجاب خود گفتند که چه چیز بهتر بود
 گفتند شیخا هم تو بگویم فرمودند که در حق منماید و بود۔

ذکر سلطان الحقیقه الامام الفقیه المحدث صاحب الایمان

له فی نفسه گشتگی در عشق ۱۲ غیاث

ذی النجده المجید طیفور بن عیسی بن آدم بن سرشان ابی یزید

در تاریخ ابن خلکان ست طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی قدس سره السامی صاحب معجم البلدان گوید
که بسطام دینی بزرگ ست و شهر سرگ و دیده ام قبر ابی یزید طیفور بن عیسی بن سرشان الزاهد البسطامی
در اینجا جانب بازار و نیز در آن ست که ابو یزید طیفور بن آدم بن عیسی ابن الزاهد البسطامی الاصغر استیاضی
عضد و غیره می گویند که ابو یزید بود ستاد و ار اام جعفر صادق و میر سید شریف در شرح موانع گوید که ابو یزید
پس دریافت ادا ام جعفر صادق را و متاخر است از معروف کرخی و لیکن مستفیض بود از روحانیت امام جعفر صادق
رضی الله عنه و ازین جهت سلسله انتساب او بسوی امام جعفر صادق منتهی گشت و صحیح تر ازین بیان بهمان
که خواجہ علاء الدین بخاری و خواجہ محمد پارسا در رسائل خویش ذکر کرده اند و ثمره این خطات از کتب تاریخ
خوان دریافت و نه در تعیین امام فخر الدین رازی و صحی الف و جامع الاسرار و شرح رساله اصولیه و شرح لطیف غیبیه
باید بدلقب شیخ ابو یزید سلطان العارفین ست و نام طیفور بن عیسی جدانشان گبر بود و بسبب اوست اسلام پیش
شده و اصل ایشان از بسطام ست صاحب شجاعت نوشته که ایشان اولیسه امام جعفر صادق اند و رضی الله عنه
و صاحب تذکره الاولیاء گوید که صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند از آنجمله امام جعفر صادق نیز بود و در ابواب
و بحیی ساد و شقیق بنی را نیز دیده اند و از مادر ایشان نقل ست که چون لقمه مشبه در دهان می نهادم بایزید
در شکم می جنبید تا آن لقمه دفع نمی شد حضرت بنفید میفرماید که بایزید میان ما چون جبرئیل ست در ملائکه
او طریقه طیفور میسبب بایشان ست و بنا بر این طریقه بر شکر و غلبه است و ذات در پانزدهم شعبان سال
دو صد و شصت و یک هجری و بقوله دو صد و سی و چهار هجری و این قول و تاریخ وفات در اکثر کتب
معتبره دیده شد و اما آنچه مولانا عبد الرحمن جامی دو صد و سی و چهار نوشته اند احتمال دارد که از طبقاتیکه
این تاریخ را نقل کرده اند خالی از غلط نباشد و قبر ایشان در بسطام ست و بسبب تاریخ وفات چهاردهم
شعبان سنه دو صد و شصت و یک هجری نوشته اند و برنخ یازدهم و هفتادم علی اختلاف الاقوال و ولادت
ایشان در سال یک صد و سی و شش عمر شریف ایشان یک صد و سی و پنج و ابو یزید ابی علی سندی نیز صحبت

داشته اند چنانچه شیخ روزبهان بقلی در شرح شطیحات و شیخ التبیخ در عوارف فرموده اند بآنی ذکر امام باقر علی السلام
و جعفر الصادق در سلسله الحامیه قادریه گذشت.

ذکر امام الطریقه شیخ الحقیقه مجمع الاسرار الالهیه طبع الانوار النبویه فتوح الاعاظم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر

از کبار تابعین اندوکی از انقیاسی سبعه دینه در خانه نعمه خویش حضرت عاشره رضی الله عنه تربیت یافته
رحیمی بن معاذ فرموده اند که در دینه هیچ کی را افضل تر از قاسم ندیم و از زیاده و نیست که هیچ کی را عالم تر
از وی ندیم و از نعم بن عبد العزیز منقولست که اگر معامله خلافت با اختیار من می بود بقاسم میگفتم
ایم ام الک گوید وی فقیه این امت است و پدر ما در حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه است ذات ایشان
در سال یک صد و هفت هجری بوده و بقول یک صد و هشت بقول یک صد و دوازده و صد و نوزده
گفته اند و همین را ترجیح داده ابن حبان و بعضی یک صد و شش گفته و صحیح کرد این را ابن حجر و بعضی
یک صد و نه گفته و بعضی دوازده و اندک گفته و عمر ایشان هفتاد و دو و پیش بعضی هفتاد و نوزده و بعضی تجاوز
از صد سال و الله اعلم و لادب بر راجح اقوال در سنه سی هجریست.

محقق میباید که حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه را نسبت خرقه و جانب ست کی از جانب امام محمد باقر
حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله وجهه میرسد و دیگر از پدر ما در خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق است ایشان
را از حضرت سلمان فارسی و ایشان را از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه پس نقشبندی و از هیچ است نقشبندی
صدیقیه و نقشبندیه علمیه.

ذکر منظر عجائب الآیات مصدر غرائب الکرامات
ذی المقامات لعلی الحائری حضرت سلمان الفارسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان را سلمان بن اسلام می گفتند از کبار اصحاب ائمه در جامع الاصول

ابن اثیر بن برقی است که ابو عبد الله سلمان الفارسی ایشان را سلمان المیزبونی رسول الله صلی الله علیه وسلم گویند خود
 میفرماید که انا سلمان ابن الاسلام و اصل او از راه مهر فرست و برنجی برآند که اصل او از صفهان است از
 قریه که او را بنی گویند مسافت کرد طلب زمین و بود او را در دین نصاری و قومی از عرب و اگر قریه بت میوز و بت
 بعد از آن مسکنتت کرده شد پس اعانت کرد رسول الله صلی الله علیه وسلم در بدل الکتابت او و بعضی گویند که بنی
 او را رسول الله بشرط عتق و بعد از آن کتابت که یقال انه قد اوله فی ذالک بضعة عشر باصبع
 الی رب حتی اقبی الی النبی علیه السلام لما قدم النبی الی المدینة ومنه الرق عن نذر واحد
 واول مشاهدة الخندق و ما بعد ها و لما حضر رسول الله الخندق جعل لكل عشرة نصرا
 اربعین ذراعا فاجتمع المهاجرین و الانصار فی سلمان و هو کان رجلا قویا فقال المهاجرون
 سلمان منا و قال الانصار سلمان منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمان منا
 اهل البیت واحد الذین اشتاقت الیهما الجنة و کان من المعمرین قیل عاش مائتین خمیسین
 سنة و قیل ثلثمائة و خمیسین سنة و الاول اصحو و مناقبه کثیرة و فضائله عزیزة اتفی علیه
 النبی صلی الله علیه وسلم و مدحه و مات بالملائق سنة خمس و ثلثین قیل مات ذمن عمرو
 الاول اکثر و فی عنه انس بن مالک و غیره اتفی و اختلاف فی کدوفات و است از کلام ابن حبان
 و ابن عبد الله و ابن حجر و تقریب غیر تم توان دید و یحسین فرموده است ملا علی قاری در مرقات فی شرح مشکو
 الغرض انتساب ایشان در علم باطن بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه است و فاته ایشان بعد از آن بوده و سال
 سی و سه هجری و عمر شریف بقول یک هزار و پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول دو صد و پنجاه و
 این قول صحیح است چنانکه بالا گذشت۔

ذکر سید الامام شفیق مہدن الفضل و الہدی و التحصیق الکوکب
 الزاہر بانوار التصدیق صاحب سول السوء فی الغارلم

رفیق الخلیفه اکمل امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیت آن فضل البشر عبد الانبیا ابوبکر است لقب صدیق اکبر و عتیق و اسم شریف عبد الله و هو ابن ابی قحافه
ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام مادر
ایشان ام الخیر سلمه بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب نسب حضرت صدیق اکبر از جانب پدر و مادر که پسرو
دختر یک گیر بودند در مره که چند تن حضرت سرور کائنات و جد ششم ایشان است بنسب آنسروری است
ولادت حضرت صدیق اکبر بعد از واقعه فیل بدو سال و چهار ماه بوده و اول کسی که از پیران بے طلب سخن
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورد ایشان بودند ذات شریفش جمیع کلمات انسانی موصوف بود میا
قریش جاه کبر و مال کثیر داشت از رؤسا اہل مثنی آن قوم بود در علم انساب و تعییر خواب و عروض و قافیہ ہر
و اشعار خوب می گفت از آوان لعنت تا زمان وفات حضرت نبوی در سفر و حضر کم از وی تخلف نموده از کمال
صدق جان مال را در محبت آنحضرت در باخت و در اے متابعت آنحضرت فرو نگذاشت لاجرم امام طوالت
اتمام گشت و جملہ مشائخ او را مقدم ارباب مشاہدہ میدانند کلمات وی از بیجا قیاس باید کرد کہ امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ عنہ گفت کاشکے من موی بودے از موی ہائے سیدنا ابوبکر گویند کہ در قیامت عامہ خلایق را
یک مرتبہ تجلی خواہد بود و حضرت صدیق اکبر را تنها یک بار در وجہ بقلب مے بصدیق آنت کہ اول کسی کہ
در قصہ مروج تصدیق آنسر و صلی اللہ علیہ وسلم نمود و او بود از قطنی از ابو بھری روایت می کند کہ من از
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب را کثر بر منبر شنیدہ ام کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر را بر زبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
صدیق فرمودہ است و وجہ بقلب پیغمبر آنت کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم در بزم بلوچہ وی
فرمود من سواک ان ینظروا الی عتیق من النار فلینظروا الی ابی بکر یعنی کسی کہ خواہد کہ بیند بسوے از او
شدہ از دوزخ پس باید کہ ببیند ابوبکر را بعد از وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم با جماع صحابہ بر منبر خلافت
نشستہ تا دو سال و سہ ماہ و چند روز با حیاے دین متین جہد بلیغ نمود و خیل عرب را کہ بعد وفات
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مترد شدہ بودند بزور شمشیر برآہ راست آورد و قرآن مجید ببلالت حضرت

عمر رضی اللہ عنہ جمع نمود و پیش از آن متفرق بود هر صحابی آیت می آورد قبول نمی کرد تا دو گواه بر آن گوئی
 نمیداد و وفات ایشان در سال سیزدهم از هجرت آخر روز دوشنبه و بر وایت اصبح شب شنبه و بقول
 جمعه سبت دوم یا سبت سوم ماه جمادی الاخری مدت عمر شصت و سه سال و بقول شصت پنج سال
 و مدت خلافت دو سال و سه ماه و قریب فصلی حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم است و اخبار الدول
 از زبانه النواظر نقل می آرد که گفت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ طلبیہ مرا حضرت ابو بکر صدیق در قرب وفات
 خود و فرمود کہ یا علی غسل بپوش و بپوش که رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم را در آن غسل داده بودند و گفت پس
 مرا در پارچه من و بابت ما را برید بر در حجره نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر در کشادہ گرد و در آئید و الا بے یقین برید
 حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ می گوید کہ چون بموجب وصیتش عمل کردم فی الفور در کشادہ شد و آواز آمد
 کہ ادخلوا الحبيب الى الحبيب فان الحبيب الى الحبيب مشتاق یعنی در آید حبيب السوي حبيب
 کہ حبيب مشتاق حبيب است پس لغش ایشان را بجا آورد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دفن کردند و در پیش
 را برابر دوش مبارک حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم داشتند اگر چه احادیث صحیحہ در فضائل ایشان بسیار
 وارد شده اند لیکن بجهت اختصار بمنه از آن در اینجا حواله نقل کرده می شوند قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما طلعت الشمس ولا غربت على احد افضل من ابي بكر الا ان يكون نبيا يعني طلوع
 نکرده است آفتاب غروب نشده است بر هیچ یک بهتر از ابو بکر اگر آنکه باشد پیغمبر و عن عائشة رضي الله عنها
 قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ادع لي اباك واخاك
 حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمني متمن ويقول قائل انا اولي ويا بني الله والمؤمنون
 الا ابا بكر ثم اهل بيته ورويت از عائشة رضي الله عنها کہ گفت مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در مرض خود
 خود و بطلب ابابکر پدر خود را و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم مکتوبی را بجهت آنکه می ترسم کہ دیگری از دو
 خلافت کند و بگوید کہ مستحق خلافت منم نہ دیگر جلال آنکه ایامی کند حق تعالی مؤمنان خلافت غیر ابابکر را
 و عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لقلوبكم ان يكونوا بكم ان يؤمهم غيره ورويت
 از عائشة رضي الله عنها کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق نیست قوس را کہ موجود باشد ابوبکر

در آن که امام خود سازند کسی دیگر را غیر از ابی بکر و عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه و سلم
 قال ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر و قال هل انا و مالی الا الله یا رسول الله
 در واه احمد و نیست از ابو هریره که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم نه نفع داد مال کسی مرا بشاید که
 نفع داد مرا مال ابی بکر پس بکر نیست ابو بکر و گفت نیست جان من و مال من مگر بر سر تو یا رسول الله ای
 می گوید که آنحضرت صلی الله علیه و سلم مال حضرت ابو بکر را بلا تامل و تردد خرج می کرد و در مال خود مال
 ابی بکر فرست نمی کرد و مرئیس از جابر بن عبد الله که روئے بر در دولت نبوی صلی الله علیه و سلم عجا
 مهاجرین و انصار نشست بودم و با هم تذکره بزرگی و فضیلت می کردم که درین اثنا آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم تشریف آوردند و فرمودند که چه می کنید عرض کردم که بیان فضائل می کنیم فرمودند که چون بین
 است پس خبر دار بمانید که بر ابو بکر کسی دیگر را فضیلت نه دهید که وی میان شما فضل است در دنیا و آخرت
 و ابو داود و حاکم از ابو هریره آورده که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم که آمد مرا جبرئیل پس گرفت دست
 مرا پس نمود جبرئیل مرا در بهشت دے که از آن در آیند است من پس گفت ابو بکر که دوست می دارم
 کاشکے من می بودم با تو تا آنکه نظری کردم بسوی آن درومی دیدم آن را همراه تو پس فرمود آنحضرت
 آگاه باش ای ابو بکر که تو نخستین کسی هستی که می در آید بهشت را از امت من و نیز بخاری و مسلم روایت
 می کنند از حضرت ابوسعید خدری که روئے آنحضرت صلی الله علیه و سلم و خطبه فرمود که خداوند تعالی
 اختیار داده است بنده خود را در دنیا و آخرت پس آن بنده اختیار کرد آخرت را با استماع این کلمه
 ابو بکر صدیق را گریه گرفت بار از گریه شان عجب آمد با خود گفتم که این چه موقع گریه است بعد از آن
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم انتقال فردوس برین فرمودند آن وقت مطلب گریه شان فهمیدم که غالباً
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم از وفات خود خبر داده بودند از اصحاب بجز حضرت صدیق اکبر کسی ازین راز
 و او شان میان ما ندانده عالم بودند و قتی که حضرت صدیق اکبر را گریه گرفت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 فرمودند که گریه نکنید احسان شما از راه رفاقت و مال بر من نماند است و اگر رسول حق تعالی از کسی بستی
 کردی از تو کردی ولیکن میان من و تو اخوت و محبت اسلامی است و نیز بخاری و مسلم از حضرت عائشه

روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مرض موت خود که ابو بکر را که امامت کند مردمان و در نماز
گفتم یا رسول الله ابو بکر رقیق القلب است اگر بر مقام شما خواهد ایستاد گریه خواهد کرد و مردمان از شنیدن قیام آن
محرور خواهند ماند لهذا از عمر رضی الله عنه بفرماید که ای امامت کند آنحضرت همان ارشاد سابق فرمودند که
از ابو بکر بگوئید که امامت کند باز از ام المومنین حفصه گفتم که شما عرض کنید او شان نیز گفتند آنحضرت بخواهش
فرمودند که انکن صواحب یوسف مقرر شما از زنان همراه میان حضرت یوسف هستی یعنی چرا خلافت
حکامی کنید بگوئید از ابو بکر که امامت مردمان کند و نماز بخواند الفرض در حیات آنحضرت صلی الله علیه و سلم
تا پنج روز حضرت صدیق اکبر امامت کردند ازین حدیث اشاره است بسوی خلافت حضرت صدیق اکبر
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در حیات خود منصب امامت بایشان تفویض کردند باطله مناقب عالی حضرت
ایشان بسیار اند محلی از ان دریغ ناسپرد خامه شدند زیاده تفصیل اگر خواهد طالب را باید که کتب مطولات
رجوع نماید باقی ذکر آنحضرت صلی الله علیه و سلم پیشتر در سلسله عالی قلندریه گذشت.

فائده بدانکه جمیع سلاسل مذکوره در سلسله نقشبندییه و مداریه بحضرت امیر المومنین اسد الله الغالب
علی مرتضی میرسد و آن سلاسل که در دیار هندوستان و ایران و توران و ترکستان و بخارا و سمرقند
و بخشان و گیلان و اکثر مملکت روم شهرت دارند همه بحضرت علی رضی الله عنه میرسد خواه بواسطه تشاکل و خواه
کونین خواه بواسطه خود و نیز همچنین نقشبندییه و مداریه بحضرت علی مرتضی رضی الله عنه می رسند چنانکه
برناظر کتب مخفی نیست و بس.

ضمیمه که خامتر این نامه و تتمه این نسخه باشد

آنکه ریاضین نیایش و شقائق ستایش نشان آئین حکمت کامله و برست قدرت شامه چمن پیرا
اعیان ثابته و غلبه صوره علمیه باده گلدسته آغاز این رساله را از اظهار از پار ریاض منازل مقامات
مشائخ هشت سلاسل بر صفت آراسته ساخت اکنون از حسن توفیق الهیه امید است که انجام
آن بزرگ آغاز و تصویر چهار پیر و چهارده خانواده باز نماید تا کاتب در بهشت بشکر گذاری نعمت فاعل دلی

ابدالاً بآب و بیا ساید -

یابید و انفت که چهار پیر این اند -

اول حضرت قرة عینی الرسول و بضعة البتول مسموم سم الشهادة مقبول زید بن حسن بن علی السلام
دوم سبط الرسول فتح باب الخلافة من خاتم الولايت سند الاولیاء و سید الشهداء الامام المشرقی حضرت
امام حسین علیه السلام -

سوم سید التابعین سند العارفین رضیع ام المومنین ام سلمة زوجة النبی ابی سعید الحسن بن
ابی حسن البصری -

چهارم الامام العالم علم الاعلام کلیل بن زیاد بن نیک بن الیثم بن سعد بن مالک بن الحارث بن
صهبان بن سعد بن مالک بن النخع الکوفی و کلیل بن عبد الله و کلیل بن عبد الرحمن التابعی المغموم کلیل شهید بظلم
الحجاج الثقفی لکما کان اخبر به المقتضی فیما رواه الثقات -

تفصیل پنج خانواده که از حضرت عبد الواحد بن زید بن خواجه حسن بصری میرسد و ذکر این هر دو حضرات بالا رفت

خانواده اول زیدیان منسوب بخواجه عبد الواحد بن زید -

دوم عیاضیان منسوب بخواجه فضیل بن عیاض -

سوم ادهمیان منسوب بخواجه ابراهیم بن ادهم -

چهارم بیهریان منسوب بخواجه بیهرة البصری ایشان مرید و خلیفه خواجه خلیفه مرعشی اند و
خلیفه حضرت ابراهیم بن ادهم الی آخر سلسله و خواجه بیهرة را قبویع عظیم بود در ارشاد مریدان چنانکه
سابق در حال ایشان گذشت -

پنجم چشتیان منسوب بخواجه مشا و علو دینوری و ذکر این همه حضرات پیشتر شد اینجا
اگر حاجت ندارد -

خانواده دیگر که از حضرت خواجہ حبیب عجمی خواجہ حسن بصری می‌سند

اول عجمیان منسوب بخواجه حبیب عجمی است و نزد بعضی همین خانواده حبیبیه نیز نام دارد و حبیب عجمی کینت ایشان ابو محمد است مرچین بصری اند و بسیاری مشایخ را در یافتند و اصل از فارس اند و در بعضی از رسائل خانواده است که ایشان از اخوان عبدالرحمن بن عوف اند و اسد علم وفات حضرت خواجہ در سال یک صد و پنجاه و شش هجری بوده است و قبر ایشان در بصره است.

دوم طیفوریان منسوب بسطان العارفین طیفور شامی المشهور به یزید البطامی است و چون نام ایشان طیفور بود مریدان ایشان خود را طیفوریه نام کردند و حال ایشان بیان کرده شد.

سوم کرخیان منسوب بخواجه معروف کرخی.

چهارم سقطیان منسوب بخواجه سوری سقطی.

پنجم جنیدیان منسوب بخواجه جنید بغدادی و حال این حضرات در ثنائی رساله مذکور شد.

ششم گازرونیان منسوب بخواجه اسحق گازرونی و در بعضی رسائل خانواده گازرونیان و

اویسیان هر دو یک نام اند و خواجه ابواسحق ابراهیم است و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان تصوف

بشیخ ابوعلی حسین بن محمد الفیروز آبادی است بقول صاحب سفینه الاولیا و حضرت شیخ عبدالباقی نقشبندی

در رساله خانواده می‌نگارد که ابی اسحق بن شهریار مرید گازرونی است و پیش ایشان گازرونی نام شخصی است

که او از شیخ حسن حسین اکابر خرقه پوشیده و وی از ابی عبد الله خفیف و وی از جعفر حداد و وی از ابی محمد

و وی از ابی تراب نخشبی و وی از شقیق بنی و وی از ابراهیم ادهم و وی از موسی بن زید راعی و و س از

اویس قرنی و نقیر کاتب الحروف گوید که گازرونی علم زائد شخصی نیست بلکه این نسبت بسوی گازرون

که نام جاے معروف است که از جمله شهرهای فارس است که آب و هوا خوش دارد و بنایت آن اود میا ط

عجم نیز گفته اند از بسیاری جامه کتان و قبضه که در اینجا یافتند و شهر قدیم است که آن را شهر کمنه گویند و

شهر جدید که آن را عضدالدوله بنا کرد و صاحب عجائب البلدان می‌نگارد که از آنجا است ابی اسحق ابراهیم

ابن شهریار و نزد بعضی این را گافران هم نام است غرض که ایشان مرید خواجہ ابو عبد اللہ خفیف اند و ذات خواجہ ابو حقی در ذیقعدہ سال چہار صد و سبت و شش ہجری بودہ۔

ہفتم **طوسی**ان منسوب بخواجہ علاء الدین طوسی و نزد بعضی فردوسیان و طوسیان یکے اند۔
ہشتم **سہروردیان** منسوب بشیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبد القاسم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ
ابن سعد المحدث الفقیہ الشافعی السہروردی و ایشان را از عم خویش شیخ وجیہ الدین ابی حفص علم السہروردی
و او شان را از والد خویش شیخ ابو نجیب الدین محمد بن عبد اللہ بن سعد السہروردی المعروف بابن عمیرہ و اورا
از شیخ احمد اسود دینوری و اورا از متشاد الدینوری و اورا از جنید رضی اللہ عنہم مریدان ایشان خود را
سہروردیہ نام کردند و از شیخ ابو نجیب سہروردی بشیخ شہاب الدین سہروردی رسیدہ۔

نہم **فردوسی**ان منسوب بشیخ نجم الدین کبری خلیفہ ابو نجیب فردوس و فردوس نام روضہ است
نزدیک بہ ارم از بنی یربوع و قلعة الیست بقزوین نزدیک کفہ و فردوس جمع اوست کہ موضع است نزدیک
بہ دمشق و حلب۔

تفصیل چارہ خانوادہ منروع کہ از چارہ اصول پیوستہ اند

اول **قادر** یہ غوثیہ منسوب بامام الفقیہ المحدث الحق قطب القطاب فردا الاحباب حضرت محی الملک والد الدین
عبد القادر الحسنی کھسینی اجمالی الشافعی اجمالی حال تفصیل حضرت ایشان از ہجۃ الاسرار و اجابہ الایضا
و غیرہ توان جست۔

دوم **لیسویہ** منسوب بہ حمد لیسوی منشا از این سلسلہ خواجہ احمد لیسویہ پیر ترکستان است این سلسلہ
بزرگچہیت جنید بغدادی می پیوندد۔

سوم **نقشبندیہ** منسوب بخواجہ بہار الدین نقشبند۔

چہارم **نوریہ** منسوب بر ابو الحسن نوری نام ایشان احمد بن محمد و بقولے محمد بن محمد بن عبد اللہ

البغدادی البغشوری المعروف بابن البغوی الفتحین الموصوف بصاحب الفواطاوس العباد صاحب
 التصانيف المحدث المتوفى كما روى الهروي من حالته ودردت له في السماخ ولبغشور بفتح موحده و
 سکون غین معجمه وضم شین معجمه و سکون واو ورا ومله بلده است بامین هرات و مرد و نسبت بغوی خلأ
 قیاس است قاله السمعانی وابن خلکان و مجده هم معرب گو شوره نوری از ان گویند که منبکام و عطا از و نور
 ظاهر می شد کافی القاموس پابرک ازین است که هرگاه در مسجد شونیزه داخل می شد از روی او چرخ گلشن
 کما حکاه الشیرازی و نوری گوید که در نرسو نوری دیدم ناگاه عین آن گشتم کافی طبقات شیخ الاسلام
 هروی مولد و منشأ ایشان بغداد است مرید سیر تقطی اند و ذوالنون مصری را دیده اند و با عظمی علی قضا
 و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران جنید اند و طریق مجتهد و صاحب مذهب بوده اند و مشایخ و
 ایشان امیر القلوب گفته طریقه ایشان را نوری گویند و معاملت ایشان موافق جنبیدان است.
 پنجم خضریه منسوب بنو اجمه خضر و یا است کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید
 حاتم هم اند و از بزرگان مشایخ خراسان اند و سلطان ابراهیم دهم و ابی تراب بخشی و ابو حفص ص در او دیده
 و طریقه نامستند و اشتند وفات ایشان در سال دو صده و چهل بوده است و عمر نود و پنج سال است و قبر در بلخ
 است و بنو اجمه در حضرت حاتم هم بوده اند و وی مرید قلی دوی ابراهیم بن دهم.
 ششم شطاریه که عشقیه این هر دو سلطان العارفین میر سید و در کتب متقدمین این را لطیفه
 هم نوشته اند و حق این است که از شیخ ابوالحسن عشقی عشقیه نام یافت و از عبد الله شطاریه در بعض
 رسائل است که همین یک سلسله است که او را شطاریه و عشقیه هر دو نامند در او را از انهر این سلسله را عشقیه
 نامند و فقیر کاتب محزون گوید که پیران حقیقت نگار و ربه روان معرفت گذار چنین گزارش فرموده اند که
 سر دفتر این خانواده رأس الواصلین رئیس المحققین شیخ محمد قطب عصر مشد زمان عارف جهان
 ابو یزید طیفور بن عیسی بن آدم بن سوشان بسطامی است و مشرب عشقیه نظریه گیر مشرباے مامور
 بحب دریافت درجات فنا و بقا و موجب سلوک منازل صدق و صفا و از رگد رطی مبادی بسط
 سعاد از جمله السابقون السابقون اندک المقربون است چنانکه کمترین و کمترین احجاب انکشاف

قبض و بسط متع و عطا است و نسبت و تنهایی و تمیزی کنج و میدان خموشی و گویایی، القصة تمامی احوال متعشاله
 و همگی اوصاف متضاده در نظر وحدت نمای این گروه در مقام یافت کمال اسمائے که صورت کمال ذاتی است
 یک سر و یک و نماید و سالکان این طریق و دانشمندان این حلقه از احاطه شمار بیرون اند و در بنیچ حال
 و در قید بیچ مقام و آن متصل مبتلا نشوند بلکه هر لحظه بشانے جدید و هر نفس بیافت زنده داشتن اوقات
 و آئین بسپارن عصر زندگانی مخصوص پیران این روش است عراق و عجم و ایران و توران از برکات وجود
 مشایخ این سلسله فرغ مشکوه نبوی علیه السلام دارد و خصوصاً در نه صدوسی و چند سرآمدین گروه شیخ
 محمد صادق در بلد اماره النهرایت رهنمونی و لوای ارشاد بر افراشته قبله گاه تمامی مشایخ و فضلاء آن
 ناحیه بودند گویند جلایار آمدندان استعداده و از ملازمت او سرایه ولایت و سامان کمال می انداختند
 از ان اعز و گرام کسیکه بحسن و بهمانی و جمال هدایت افزائی نمائند که هندوستان را از فرغ آباد الله خوسر
 السموات و الارضی گردانید ذات خورشید صفات شاه عبدالرشطاری پور حسام الدین عبداله
 ابن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین حماد بن عمر المعروف بشیخ الشیخ شهاب الحق
 و الدین سروردی است که در آخریائت ناسع از ایران زمین با سنگ رهنمونی معاونتند انهند شرف قوم و نشاط
 نزول از ذاتی فرمود و با همگان خرامش بسر منکاه قدس انواع اذکار و اشتغال و اعمال را بر او اختیار و تقرر
 دعوت ادعیه با توره و غیر باعمو با خصوصاً بخواندن طلب با اندازه استعداد و تلقین نمود و کلام بیان
 بصفتی و وجه تسمیه شطار حریفی صریح و قوی آشکارا نه نگاشته لیکن کرشمه شاه عبارت فصل ثانی لطیفه
 غیبیه که نقوش خامه تصنیف است شمه بر وجه تسمیه آگاه می بخشد مغز آن عبارت آنست که
 خدا شناسان است محمدی و پیروان خاص ملت احمدی علی صاحبها من الصلوة و فضلها و من التحیات المکملها
 در سلوک بر سر شرب انداختار ابرار شطار و هر یک ازین سه طائفه علی و وردی و ذکر می و شغلی و فکری
 اکتفی و قربی جدا گانه دارند و بهمان طریق خاصه نزول بسراچا استیفاء استعداد می فرایند باید که نظر بخوا
 علماء اصحابی کالدبیاء بنی اسرائیل فرق و عدم فرق که در باب انبیاء علیهم السلام در قرآن شریف
 نزول پیوسته درین طائفه تیز رعایت کنند باین وجه که تفاوت و اختلاف را در اعتقاد و اقرار بولایت

ایشان را نمیدهند و بر اریان رسل که لا فترق بین احد من سلسله است قیاس نمایند از ایمان شریعت
 بوصف طریقت فراهم آید و همچنین که در زمره خداوندان نبوت علیهم السلام بحسب قرب وحی و کتاب معجزات
 و نسخ و عدم و اولی الامر می و کثرت و قلت است و ما سوا ما فرق می نمایند و فضیلت را درین گروه که مشابه با نبی
 بنی اسرائیل اند باعتبار سرعت و بطور سیر و محبت ریاضت و عبادت در سلوک از معاد و بسبب احوال و
 درجات و مقامات و خطابات بمقتضای اعیان ثابتة از طرف مبدء تصور کنند و فوق آن معنی که با اشارت
 آیه کریمه ثلاث الرسل فضلنا بعضهم علی بعض بفرز خاطر عبوری کنند از اینجا بر آئینه اندیشم
 این معنی پرتومی اندازد که تحقیق این گفتگو از رتبه تیز روی او و طریقی منازل طریقت است لعل عند الله
 و آنکه برخی از اصحاب این سلسله و غیر هم نظر بر وضع بهمین روش و جاین لقب می اندیشند بصواب
 نزدیک است و بنحی که اکابر این مشرب فرموده اند که این طائفه وسیله ملازمت و مصاحبت با کالبد
 خاکی از ارواح بزرگانے که سبک و شن از بار سیکر شده اند فیض می گیرند و پرورش یاب می باشند
 پس نسبت حصول این معنوی سرعت که طی عالم مرکبات نموده بوسعت آبا و مجردات می خردند شطار
 لقب یافته اند نیز و بعضی است تمهید گفتار اصلی آنکه جلای مشایخ شطار در رهند از خلوت شاه عبداللطیف بزرگوار
 ازین مشرب اشتند و شیخ عبداللطیف صدیقی بخاری اند و از بنا رشیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی
 سطوت و شوکت ظاهر و باطن داشت و مرشد وقت خود بود و تلقین از کار و اشتغال که مخصوص تعارف
 سلسله شطاریه است متعین و تفرد گویند که رتبه نقاره میزد و ندای داد که طلبی هست که بیاید تا او را بخدا
 ماه نمایم و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه می کرد و می گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طال علیان
 پر شنبه است اعتقاد باشد نباشد تا سخن خدا گفته می شود و او را رساله ایست مشهور در بیان طریق شطاریه
 و از کار و اشتغال و مراقبات و در اول رساله نسبت خود را بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر می کند
 و سلسله ارادت می برینج واسطه شیخ نجم الدین کبری قدس سره می رسد گویند که چون طالبی پیش او می آمد
 بر اے امتحان عقل و هوش او تا بانان خورش برای او می فرستاد و کسی را بر سر می گذاشت تا ببیند
 که رتبه بانان خورش برابر خود دیا که باقی می ماند اگر بر می خورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری است

چیزی از طریق ذکر و تغل باطن می فرمود و اگر می دید که یکی از دیگر بے باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال
 و بخیاری اوی کرد و چیزی از جنس دعوت و او را و آنچه بطاهر تعلق داشته باشد می آموخت و قد شریف
 ایشان در مذهب است و مقبره خلجیان جانب جنوب صنف سنگین و شطاریه و نقشبندیه میان خود این طریقه
 فرقی دارند که شطاریه بواسطه المم بحضرت علی میرسد و نقشبندیه بحضرت شیخ ابوالحسن خرقانی میرسد
 و شیخ ابوالحسن از روحانیت حضرت سلطان العارفين فیض یافته و شاه عبداله شطاری حضرت اعلی
 لقب اوست پورحسام الدین بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین بن
 شیخ الشیخ شهاب الدین عمر سرزمی و ضلیفه شیخ محمد عارف است که خلافت از شیخ محمد عشق داشت و از
 پدر خود شیخ خداقلی ماوراءالنهری و او از شیخ ابوالحسن خرقانی عشقه و او از مولانا ابوالمظفر ترک و او از شیخ
 ابویزید اعرابی و او از شیخ محمد مغربی و او از سلطان العارف شیخ ابویزید بسطامی است قدس الله سرار هم
 از ان روایین سلسله را در ایران و توران عشقیه خوانند و در دارالملک و م بسطامیه نامند گویند علم دعوت
 و طریق از کار و روش اشغال که در سلسله مشهوره بنا به سلوک اساس رهنمونی بدانست همه اوزیر
 و از بزرگان این راه فرا گرفته بود در رساله لطائف غمبیه که از تصنیف اوست بنام سلطان غیاث الدین
 خلجی خدیو بالوه مشوخ ساخته برگزارد و اسرار توحید و اطوار مواجید و حقائق الهی و کیانی و دقائق طریقت
 و حقیقت چه بدالت و علمنا که من لدنا علما از مبدی فیاض بسو اسطه چه بام فاسطه و اهل الذکر
 ان کنتم لا تعلمون بوسیله هدایت مشایخ طریقت که صفحه خاطر را لوح محفوظه گردانیده بر اوراق نقش
 پذیر خاتم وقت ساخت تا باب طوار و صحاب باطن فیض رسانند و منشأ رحمت للعالمین خود بخلاف درست کنند
 و نیز نگاشته که نفسی ثبات از اوان اهنما تئ برگزیده و بن سید دران به کام که در بخار بود شنیدم که شیخ مظفر گیلانی
 خلوتی که در نیشابور است صوفی در سیه و زه خلوت بخدا میسرانید و زکات متش تشا فتم از انچه براه گوش درآمده بود هزار
 چند در چشم نمود و روزگاری ملازمتش گزیده روش ذکر نفسی ثبات و تصور ان فراگرفتیم او از شیخ بزرگیم
 عشق آبادی و او از سید نظام الدین حسین و او از شیخ محمد خلوتی و او از شیخ نجم الدین کبری داشت از انچه
 هنگام سیاحت خراسان و عراق بدیدار آذربایجان رسیدم سید علی موحده ملازمت کردم و در شریعت

و طریقت و حقیقت بر دیو رکال آراسته دریافتیم از صحبتش فراوان بهره مند می رسید و اجازت از شیخ
 زین الدین خوانی داشت که چهار واسطه شیخ الشیوخ شهرور و میرسد در سال هشت صد و نود و ترک تعین
 فرموده بجلو تنگه لائقین خرامید خواجگاه او منتهی است و جنوبی سوسه گنبد سلاطین خلیفه است القضاة
 خود در لباس سلطانی و صوفیان کسوت سپاه درآمده علم افراختی و نقاره نواختی و همین طریقت
 جهان پیوده و تماشای جهانیان کرده هم فیض رسانیدی و هم بهره برگزینی و در تماشای راه بر بوم بقاع
 که رسیدی بشایخ آن سرزمین پیغام فرستادی که درویشی باین آرزو اندیشی جهان نوردی پیش گرفته اگر
 کسی بازو بر تلب معنی کلمه توحید رسیده باشد وی را بیا موزد و گرنه سوسه که بر پنج مقیمان آنکارا سفر
 این گنج توحید بردارند که فرصت با سبب سعادت همراه بشواری و فراپیش آید غرض که چون به بنگاله
 رسید همان پیغام را بر طبق دستور عمل بشیخ محمد علا که او را بشیخ قاضی شطاری نامند رسانید و پاسخ
 داد که چنین نامه سر از خراسان و عراق و پارس فراوان می آیند و می روند و خدیو پیام پاسخ میوشیده گرفت
 که ظهور کمالات استعد او دوست بدامن تلقین این لایق گذارد و در آن زمان سلطان غیاث الدین خلج در خجند
 محاصره داشت شاه از بهمانجا بهمان آه یا گذشته در پست و در آمد سلطان ملاقات نمود و پس از چند روز
 که در گمان نگین از بهمان خوارچال که در برابر خیمه گاه بود بتوجیه فیروزی سگال او و شورش و سلطان لغزوان
 بزرگ داشت او را پیشتر از خود دیدار الاسلام منتهی و فرستاد گویند در بهمان نزدیکی شیخ محمد علا در طریقت
 نشسته پدرش در واقعه فرمود که ای علا کشایش تو باین کردار ریاضت نیست بلکه در الهامان هرزه و خیراتی
 است ناگزیر بشواری و تنهایی از وطن گاه سفر گردید و بمنتهی آمد و بهر باد شاه تاسه روز استاده بنگرانی
 گزرا نید چهارم با عداد شاه بیرون خرامید در آرمایش بر پست او کشاده فراوان سرزنش فرمود و سخت بازداشت
 با سربازت همدوش گزرا نیا را گهی گردانید پس از چندی به تشریف طافت سربازان ساخته بصورت گاه
 روانه کرد و پیران این سلسله را شطاری از آن خوانند که در سلوک شاه راه طریقت از مشایخ دیگر خوانده
 تیزتر و گرم روتر از چنانچه گفته اند اول قدم ایشان نهایت قدم دیگر در ویشان است و در سبب کار
 در شگافت این گفتار معارف را در اندیشه در نگار پویشیان بود چون با حصول ذکر و اشغال این

سلسله آگهی یافت و سلوک گرداگر و صوفیه در برابر آورد جز این تفاوتی نظر نیامد که در شرب شطراص و حق
 خود را عین ذات دانست پایا پیاپی از عالم تعینات تا مرکز خاک نزول نماید و بعد از آن بر مفاصل و دل و صبح
 آئین هر منزل فرو گذاشته باز به عالم اگر رود و روشن بهیوش مشایخ آنست که اول طالب مرتبه بدست از عالم
 ناسوت سیر عروج فرموده تا به مرتبه وحدت وجود ترقی کند و از آن مقام بوضع تعین پذیری در سیر تعین
 برنگ آن برآمده بسوی ملک شهادت خرامد ازین دو طریق پدید آمد که اول قدم بهمان آغاز سلوک
 است از حضرت ذات و از نهایت قدم انجام سیر است بهمان مرتبه احدیت و دیگر معنی که محمول بر دست
 البته در ادخواب بود و غرض که این سلسله در بند از خواجہ عبدالعزیز شطراکی که در مرید و خلیفه شیخ محمد عارف است
 و وی شیخ محمد عشق خرقانی و وی ابوالمظفر ترکی الطوسی و شیخ بایزید العسقلانی و شیخ محمد مغربی و
 بایزید لبطامی تا آخر.

بنفتم بخاری میمنسوب بسادات جینی که بواسطه دوازده امام حضرت امیر علیهم السلام میرسد و نیز بسید
 جلال بخاری و لقب ایشان مخدوم جهانیان است که جامع ست میان علم و ولایت و سیادت نام
 ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان اولی که کسی که ازین قبیل از بخارا بلند و ستان آمده
 جد ایشان است که سید جلال بخاری سرخ می گفتند چون سید جلال بخاری از بخارا آمدند مرید شیخ بهارالدین
 ذکریا ملتانی شدند از بزرگان سادات صحیح النسب طویل القدر جامع علوم ظاهر و باطن بوده اند و سید جلال
 بخاری سرخ را سه فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهارالدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو
 فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت که شیخ المشایخ و مرشد اهل زمانه و در روزگار
 یگانه مخدوم جهانیان بودند دوم پسر سید را جو قنال که اوشان هم از اولیا کبار بودند اگر چه مخدوم جهانیان
 را تربیت ظاهر و باطن پدر ایشان نموده اما مرید شیخ رکن الدین بن صدر الدین بن شیخ بهارالدین
 ذکریا ملتانی اند و مخدوم جهانیان از آن جهت گویند که روز عید بر هفتاد و هشت حضرت شیخ بهارالدین و شیخ صدر الدین
 رفته التماس عیدی کردند و از آمدن که حق تعالی ترا مخدوم جهانیان کرد و عیدی تو اینست چون رفته
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان می گفتند خوار

و کرامت زیادہ از حد ظهور رسیده حضرت مخدوم در آخر عمر بعد از مراجعت بیت اسد بواسطه واقعه که آنجا
 روئیده ہندوستان آمدند و بخدمت نصیر الدین محمود چراغ دہلی ملاقات نمودند و خرقہ مستبرکہ عالیہ حضرت
 چشت از ایشان پوشیدند و می گویند کہ واقعہ چنین بود کہ شبہ از شبہا بواقعہ در مجلس سرور کاٹا مسلم خاں
 موجودات بار یافتہ با اتفاق حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رسید ہیلوے یک دیگر واقع شدند و شیخ جلال
 بخاری بنوعی استادہ کہ دوش سید بجانب حضرت شیخ بود بغیر علیہ الصلوٰۃ فرمودہ سید جلال ہوشیار باش
 و ملاحظہ بالیست کہ برادر م شیخ محمود استادہ است حضرت علی رضی اللہ عنہ گفتہ یارسول اللہ اگر شیخ محمود را
 می شناخت چندان سرگردان نمی شد و در اخبار الاخیار است کہ سید جلال از بسیاری اولیا نعمت و بکثرت
 یافتہ مشہور است کہ ہر کرامت و معالکہ کردی نعمتہ کہ آن کس داشت بستدی یعنی چندان تو چہ وقت
 کردی کہ آنکس بے اختیار می شد در دادن ہر نعمتہ کہ داشت و در تاریخ محرمی می نویسند کہ وی اول خرقہ
 از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیدہ و کلاہ ارادت و خرقہ مستبرکہ از شیخ الاسلام سند الحدیث شیخ
 عقیف الدین عبداللطیف در حرم شریف نجفی علیہ السلام پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود کہ
 عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عقیف الدین فرمود
 کہ مقراض راندن شما موقوف است در گذارون چون سید بکا درون رسید شیخ امام الدین از شیخ الاسلام
 امین الحق والدین گفت کہ شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کردہ است کہ سید جلال بخاری
 قصد ملاقات من کردہ از اچہ ملتان می آمد شیطان در آتشاے راہ او را دروغ باز نمودہ کہ شیخ امین الدین
 از سر لے مستعار بہ القرا خرامید سید جلال بخاری طرف کرمبارک رفتہ است وقت مراجعت گذارون
 خواہر رسید او را سلام من برسانی و سجادہ و مقراض من بدو ہی و مجاز و خلیفہ من گردانی شیخ امام الدین
 ہمچنین کرد سید السادات از ان پیر یا جادہ انواع استفادہ کرد و بارگشت از شیخ الاسلام کرن الحق
 والدین خرقہ مستبرکہ پوشیدہ و در عہد سلطان محمد تغلق بمنصب شیخ الاسلامی سید خانقاہ محمدی در سوات
 با مضافات مخصوص گشت و بعد از چند گاہ ترک ہمہ کردہ سفر کعبہ مبارک اختیار کرد و خلیفہ چارہ خانوادہ
 بود در عہد سلطان فیروز کرکات از محروسہ اچہ در حضرت دہلی آمد و سلطان فیروز ہم اخلاص اعتقاد و انجیہ پای

نجایمی آورداستنی و مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت سلسله اعلیّه قادریکمال محبت سعد و خزان
جلالی می گوید که شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رآنی دامن رأی من سائنی
و لمن رآنی من سائنی و وی قطب است و صادق است درین قول مرا امید داری بسیار است که جمیع
این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد از آن سلسله را که بیک سلسله شیخ شهاب الدین سهروردی میر
غیر از سلسله شیخ بهار الدین ذکر یا ملتانی ذکر می کند می گوید که من فلان اودیده ام و وی شیخ شهاب الدین
سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی را را غرض -

انقل است که در روز نهم ششست بود آتش از جای بر خاسته تنی خاک بر گرفت و نام شیخ محی الدین
عبد القادر را آواز بلند بخواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و سکه فارسی که
در دیار با مشهور است یکی از فریدان مخدوم تکلم کتاب فض الراحمین امام عبد الدیاضی را ترجمه کرده است
اولاد ایشان جمیع شب برات سال هفت صد و هفت هجری و وفات وقت غروب آفتاب و در چهارشنبه
عید الفصحی نهمی که هفت صد و هشتاد و پنج هجری واقع شد مدت عمر ایشان هفتاد و هشت سال
و سه ماه و سب و شش روز و قبر ایشان در آنچه ملتان است و ایضا مخدوم جهانیان را اجازت سلسله
چشتیه از حضرت شاه نور قطب عالم پندوه است و مجدداً خلاصه مخدوم جهانیان سید را جو قتال بود و از دو
شیخ سازگ خلافت یافت و از حضرت معین الدین المعروف بشاه مینا لکهنوی خلافت یافت از دو
شیخ سعد خیر آبادی و غیر هم خلافت یافتند و ایضا از مخدوم جهانیان پسرش سید محمود خلافت یافت از دو
سید برهان الدین بخاری و غریب الدین شاه عالم و شاه منجهن بخاری خلافت یافت و ایضا از مخدوم
جهانیان مخدوم انجی جمشید را جگیزی خلافت یافت می گویند که مخدوم انجی جمشید ارشاد از شاه بولاقی قلند
دارند و حضرت مخدوم در اصل از قدوایان اطراف لکهنو بوده اند از طرف باد شاه متصبیه داشت ترک کرده
بجایده و ریاضت پرداخت و وفات مخدوم چهارشنبه دهم شوالی سنه هشت صد و نوزده وقوع انجامید
و گویند سید شرف الدین شهیدی در رساله های خود نگاشته که مخدوم خلافت از چهار صد و چهار و چندان
داشت از انجمله انچه بصحت پیوست و در شجره نوشته دیدنجامه یادداشت سپرد شماره خلافت مخدوم

قدس سره آنچه بصحت گذارش پیوسته نخست از پدر بزرگوار سید کبیر بخاری است و این سلسله در آبای کرام
حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه منتهی می شود دوم از عم خود سید محمد بخاری سوم از شیخ رکن الدین ابو الفتح
این خانواده شیخ بهار الدین ذکریا میرسد چهارم از شیخ الاسلام محمد شاه قسری زاد بوم اودار الملک
فارس است محمد دوم در سال هفت صد و چهل و هشت که عمر شاه و ران سال یک صد و سی و دو بود و بملکات
رسیده خمره خلافت گرفت و عوارف از خطبه تا خاتمه نزد او گذرانید و عوارف را بخدمت مصنف خانیه
سر رشته این خانواده شیخ ابوشیخ سهروردی می کشید پنجم از امام عبد الله یاقعی و این شیخ را از جبار ابودین
مغربی آب می خورد ششم از شیخ عبید الله عسکری هفتم از شیخ نور الدین علی بن عبد الله طبرستانی این دوشم
ابید می الدین عبد الله قادری حبلی می پیوندد هشتم از شیخ فید الدین گنجشکر در عالم روحانی نهم از شیخ قطب الدین
سنور هم از مولانا شمس الدین یحیی اودهی یازدهم از نصیر الاولیا چراغ دلی و این چهارمین از تو بهار
ارشاد خواجه معین الاولیا حبشی اجمیری شگفتگی دارد و از دهم از شیخ رکن الدین لکنی درین سلسله از شیخ عبد
خفیف شیرازی سلطان ابراهیم دهم رسیده بخواجه ابوالحسن قرنی منتهی می گردد سیزدهم از سید جلال الحوی
و این دو مان ارشاد شیخ نجم الدین کبری روشنی می پذیرد چهاردهم از سید حمید الدین محمد حبشی سمرقندی
و این خانواده بخواجه محمود حبشی میرسد پانزدهم از شیخ نجم الدین صهبانی و این خانواده شیخ ابوبکر کساح
آخر شود دس از سر سیم و اینچوب این پایه بدستی رسیده فراوان خلافت است و بگذارش از صد تجاوز است
و سید شرف الدین شهدی در تذکره خود نگاشته که چهار صد و چهل و چندین خدا شناس از بهادر الشور نشأتین
را محمد دوم ملازمت نموده طلعت و ظلمات و فیض و فیروز می برگزیده بود آنچه بدل محمود نزدیک پای تحقیق
رسید بخارش سپرد اگر چه در سالهای که نسبت آن تصنیف نمودم بدستی انجامیده در بعضی کمتر ازین
و در برخی بیشتر ازین هم مسطور است و شیخ قوام الدین نیز مرید و خلیفه محمد و مهربانان است مقبره او در کهنه
است و شیخ سازنگ در اوایل سال از امر بپادشاه سلطان شاه فیروز بود و بلده سازنگ بمرکز کار بلاد
مشهور هندوستان است آباد کرده او است در آخر که جناب عنایت حق او را دریافت اول در خدمت
شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریقه مشغل باطن و ذکر خفی از شیخ اخذ کرد بعد از آن عزیمت سفر حجاز کرد

مدتی دیگر در حلقه صحبت شیخ یوسف ایرجی درآمد و از شیخ استفادہ علوم طریقت نموده در آخر شیخ را جو قتل خرقہ و امانتہای دیگر را کازیران یافته بود جمله سابقہ طلب بخانہ شیخ سازنگ فرستاد شیخ آن را بازگردانید بندگی شیخ بار دیگر پیش او فرستاد شیخ حسام بزرگی کہ در سلسلہ سہروردیہ بود شیخ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد از آن شیخ آن را قبول کرد و شیخ مینا صاحب لایت دیا رکھنوت نام او شیخ محمد است از صفہ سبایہ تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافته مرید شیخ سازنگ گشت۔

نقل است کہ شیخ قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و مینا در وقت این دیار فظلی است کہ در مقام تعلیم و محبت استعال کنند و این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبہ شہوت پیش یکی از ملوک آن زمان رفتہ اختیار خدمت کرد چون ملوک آن زمان اکثر از مریدان پدرا و بودند تمنائی کہ از صحبت ایشان داشتند و امیدوارند و لیکن شیخ از سپردن اراض گردید و ایشان ہر چند در راستہ ضابطہ شیخ کوشیدند مگر ارضی نشد آخر خود است کہ بطن رجوع نماید و در باب شیخ افتد کہ از سرگناہ او در گذرد ہم بدین عنایت چون آمد غوغاے آمدنش کہ در میان مردم بود بسبب شیخ رسید شیخ فرمود بخوابم کہ آن بر خور او پیش من بید ہدایان روز او را مرضی عارض شد و از عالم برفت شیخ قطب نام درویش بود کہ بخدمت شیخ قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا میخواہم کہ پسرے شود کہ او را محمد مینا نام باشد و بجائے فرزند من حکم نعم البدل داشتند چون شیخ مینا بوجود آمد لحاظ نظر عنایت و محبت شیخ گردیدہ بجائے فرزند تربیت یافت شیخ مینا حضور بود و مجبور از دنیا و در سلوک بسے ریاضت شاقہ کشیدہ دریافت حال تبدائی و انتہائی ایشان از لفظ خود و ایشان و تصانیف خود و شیخ سعدی تفصیل تمام ممکن است ماز حضرت شیخ مینا لکھنوشہ و معروف است۔ ہشتم زاہد مرید منسوب بخواجه بر الدین زاہد و در بعضے رسائل است کہ و اما زاہدیان پس ایشان ہم داخل جنیدیان اند و از شیخ فخر الدین زاہد زاہد نام یافت و قبر شیخ در میرٹھ است از لواحق دہلی انتہی پیش کتاب الحروف حق اینکہ زاہد از بر الدین زاہد است و ایشان مرید و خلیفہ فخر الدین زاہد اند و سے مرید شہاب الدین زاہد و سے صدر الدین سمرقندی و سے حضرت عبدالسلام و سے حضرت عبدالکریم

لے حضور بالفتح مرید یکبارہ و مریدی میل بر زن مذکورہ منتخب

وے حضرت قطب الدین عبد المجید وے خواجہ اسحق کاذرقی وے حسین مروزی وے ابو محمد روم
وے خلیفہ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

انہم انصاریہ منسوب بشیخ عبدالانصاری کنیت ایشان ابو اسمحیل ست و نام پدر ایشان ابو منصور محمد
الانصاری ست و لقب شیخ الاسلام و ہر جا کہ در تفحات شیخ الاسلام مذکور ست مراد از ایشانند مرید پدر خود اند
و اصل ایشان از ہرات ست و از فرزندان ابو منصور ست انصاری ابن ابوالیوب انصاری اند کہ صاحب
رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ و ابو منصور در زمان خلافت حضرت عثمان با حنف بن قیس بنجر لسان
آمدہ و ہرات ساکن شدند از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند و در زمانہ خود دیکھا
بودہ اند ولادت ایشان روز جمعہ وقت غروب آفتاب دوم ماہ شعبان دفصل بہار سنہ صد و نو و شش
ہجری بود و وفات ایشان در نهم ربیع الآخر سال چار صد و ہشتاد و یک ہجری بودہ و مدت عمر ایشان
ہشتاد و پنج سال و قبر در گادگاہ ہرات ست۔

و نهم صفویہ منسوب بشیخ صفی الدین اسحق اُروی بی وی مرید و خلیفہ و دانا و شیخ زاہد براہیم گیلانی و
سید جمال تبریزی وے شیخ الشیخ سہروردی وے شیخ رکن الدین سجاسی وے قطب الدین اہری
وے از ابو نجیب سہروردی و این منتهی می شود تا جنید بغدادی۔

یا نہ و نهم عیدروس یہ منسوب بسید عبداللہ عبداللہ عیدروس و عیدروس در اصل عیدروس بودہ بحقیقہ
و منشاء آداسمار شہر ست مشتق از عترتہ بمعنی اخذ بلحف و شدت آن لقب شیخ عبداللہ است ثم قیل
عیدروس فجعلت التاء ادا و هوای لفظ عیدروس بعین المهملة فوجاء المثناء و
بدلال المهملة فزاء مضموماً فواو ساکنۃ فبین مهملة کذا فی الاکتباہ و این عیدروس سیدیک
شعبہ سلسلہ مدنیہ ست عیدروس یہ بدین طور کہ سید عبداللہ عیدروس از عزم خود سید عبداللہ محضار کہ سید سکن
حار و ملہ فتح ضابطہ آخر آن را و ملہ لقب کردہ شد محضار یہ سبب کتاب حاضری او وقت استفانہ و او را
از والد خویش سید عبدالرحمن بن محمد اسحاق بسین مفتوحہ و قاف مشدودہ مفتوحہ آخر آن فالق کہ شدہ
اسحاق بسبب مبالغہ در ستر حال خویش و او را از پدر خویش محمد بن علی مولی الدولہ یعنی صاحب شہر کہ

دادا از پدر خویش علی بن علوی دادا از پدر خویش علوی بن محمد دادا از پدر خویش نقیه المقدم الشریعی
 در مقبره نخست او را زیارت می کنند بعد از آن سایر سادات ائمه را و مقدم گفته یعنی به مقدم الزیارة محمد
 ابن علی دادا از شیخ ابی مدین مغربی مدین مفتوح سیم و سکون دال همل و فتح یا و آخر آن نون و ابودین ابی همل
 دو کس سلسله رسیده یکی از شیخ عبد الصالح مغربی دوم شیخ عبد الرحمن مغربی و شیخ ابودین اخضر طریقه کرد
 و خرقه پوشید از شیخ خود ابی ایمن الفتح تخانیه و عین همل و زلسه عجمه و دادا از شیخ علی بن حرز هم کسره همل سکون
 راه همل و کسر از همل آخر آن ضمیر جمع مذکر دادا از نقیه حافظ قاضی ابی بکر محمد بن عبد الصمد بن محمد المعاضری المصطفی
 بابی بکر بن العربی الایلی الایلی معافری مفتوح سیم و عین همل و بعد الف فاء و کسره بعد از آن رله همل
 دادا از امام حجة الاسلام غزالی تحقیق این اسم از رساله تنویر الافق مؤلفه نقیه توان جست دادا از عبد الملک
 دادا از والد خویش ابی محمد عبد الصمد بن یوسف الجویسی بضم هم و فتح و او سکون تحتیه بعد آن نون بعد آن
 یا که نسبتی است بسوی جبین که ناحیه السیت از نواحی نیشاپور دادا از شیخ ابی طالب المالکی مصنف تہ قلب
 دادا از محمد بن علی بن عطیة الحارثی مفتوح عین همل و کسره طار همل و یا رشتنه تخانیه حارثی بجای دادا همل و تار
 مثلثه دادا از شیخ ابو بکر شبلی دادا از ابوالقاسم جنید بغدادی الی آخر السلسله و ضبط کرده است اکثری
 اسما بر همه این سلسله را شیخ عبد القادر العیدروس در نفحات القدوسیه فی الطریقه العیدروسیه و این
 طبقه در عقائد مذہب اهل سنت دارند و در فقه مذہب شافعی و در سلوک آنچه در احیاء کورست و الداعی سلم
 این قدر بوجہ ذرت این سلسله بیان کردم -

و او از دهم قلندر میمنسوب بشاه حیدر قلندر حسین قلندر بلخی و در مہند از سید خضر روی -
 سیزدهم اوسیه منسوب بخیر السالکین قدوة الصوفیة فی التجرید و التفرید و سایر سیرت المصنفة
 اولیس بن عامر و عمر القرنی الیمینی نزیل الکوفہ و قرنی بفتح قاف نسبت بسوی سیکه از اجداد او مذہب قبیلہ
 اهل بخی چنانکہ وہم کہ صاحب مصالح و تابع شد او را صاحب مصالح زیرا کہ منسوب بقبیلہ اکن بسکون را
 است کمانہ علیہ العلماء قدیمات ابی المجاہد و غیرہ ایشان در زمان حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند
 از دو سبب ملازمت میسر نشد یکی بسبب خدمت مادر پیرے کہ داشتند و دیگر بسبب کمال غلبہ محبت حال

ایشان شجرانی کرده مردان به نفقه خود و والدۀ خویش صرف می نمودند و بحسب موافقت آنحضرت که در جنگ
 احد و ندان مبارک شهید شده بودند چون معلوم نبود که کدام ندان بودند و ندانهای خود را تمام شکسته بودند
 چون پیغمبر صلی الله علیه و سلم وصیت کرده بودند که خرقه مرا با و پس رسانیده بگویند که امت مرا و عاکنه را بپوشان
 عمرض و ایام خلافت با امیرالمومنین علی مرتضی خرقه مبارک را بنزد او پیش برده درخواست عیادت
 نمودند و گرفتن این قرنی طریق را از پیغمبر صلی الله علیه و سلم بحسب اطمینان باتفاق اکابر ظاهرست و نزد بعضی
 خود رسیدن آنحضرت ثابت چنانچه قشاشی گوید که و قد نقل عن اویس القرنی انه حضو مع رسول الله
 واقعة احاح انه قال الله ما وطع ظهر رسول الله حتی و طی ظهري و ما کسرت رباعية حتی کسرت
 رباعیتی انتهى و این کلام هر چند که خالی از کلام نیست ولیکن اجتماع ایشان بعمر بن الخطاب و امیرالمومنین
 علی رضی الله تعالی عنهما چنانکه بالا گفته ام البته بر مقام خودست لا کلام فی سطلانی گوید که فی بعض الطرق
 اتصال الخرقه با و پس القرنی و هو اجتماع بعمر و علی رضی الله عنهما و هذه صحیحة لا مطعن فیها
 انتهى و اما آنچه ملا علی قاری در موضوعات خود بعد نقل کلام تکلمین در خرقه می فرماید که قلت و کذا انشیه الخرقه
 الی اویس و انه صلعم و صلی الخرقه لا و پس و ان عمره علی سلاها الیه و انها وصلت الیه منده
 و هلم جرا فثبت و لو ذکره بعض المشائخ الکرام فالمدار علی طریقه الصحبة و متابعة الکتاب
 و السنة و حیاة الهوی و مقاربه الهدی و العاقبة للتقوی انتهى و می گوید کاتب الحروف که این
 قول ملا قاری غیر مسلمست زیرا که ذکر کرد امام ابو الفتح الطائوسی در رساله خود جمیع الفرق ارفع الخرقه که حضرت
 صلی الله علیه و سلم وصیت فرمود هر دو خلیفتین خود امیرالمومنین عمر و علی رضی الله عنهما را بمقار و پس تبرک
 بر عا و او تبلیغ سلام و خرقه داد که پوشانید اویس الی آخر قصه و نقل کرد این را قشاشی ثم الکروی
 در روایت می کند محدث فارسی بسند جید سلسل و لیا و الله لا اکمل کرم رضی الله عنه پوشانید اویس را
 خرقه که رسول الله در غزوات بحضور علی و علی پوشانید و در ا بعد از ان پوشانید و مصفین و اوشان هر دو
 پوشیدند از نبی صلعم فکانه بعدا بها سما یا یا خرقه الاداة عنه صلعم استدلحی عنهما ان یلبسا
 خرقه عنهما تبرک بالک شربا لبسه المرتضی اخرا بالصفین خرقه الولاية لوصوله اقصی الغایة

خلاصه اینکه معنی خرقه مجرد پوشیدن نیست بلکه مقصود ازان ولایت و تصرف و تبرک است خود چنانچه ایت الیس
از علی که اسما را انداخته است و لیسون و غیر ازین که اخراج کرده اند از آنکه و شیر و غیر ازینها از حدین
ثابت است و کیفیت وفات ایشان در شوال النبوة چنین مسطور است که در آذربایجان که بغیر از فتنه بود در حلت
نمود صحاب وی خواستند که قبر بکنند پس که رسیدند که قبرش در آن کنده بودند و محمد هیا ساخته خواستند که
کفن سازند در جامه دان او جاها یافتند که دست بان بنی آدم نبود ویر ازان کفن ساخته در آن قبر دفن کردند
و صاحب کشف المحجوب و تذکره الاولیاء چنین آورده اند که اویس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه آمد
و بوقت ایشان در صفین حرب می کردند و شهید شدند و تاریخ وفات ایشان بقول اول در سوم حب سال
بست بود و هجری و بقول ثانی سی و هفت هجری و امام عبدالعزیز یافعی در روض الیراحین هر دو قول را مکرر ساخته
چهار و هفتم مداریه منسوب بحضرت بریل الدین مدارا که ایشان هم بگذشت.

تمام شد

خانواده‌ای ضروری دیگر نام سلاسل که درین بیان نیامده اند مجلا بایشان که شیخ سلسله اول میر ابو العلاء کربابی و زین
که مستفیض از روحانیت خواجگی بود و شیخ سلسله جمید امام ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن محمد بن احمد بن
محمد بن جعفر بن اسمعیل بن جعفر الذکی بن محمد بن الماسون بن حسن بن علی بن ابی طالب و شیخ سلسله سحبه
الامام الفقیه العارف ابو سعید القیلوی من و کذا الامام الحسین الشهدی و بهمان دوران فی هجریه الاسرار
للوافظ السطوی فی امام سلسله رفاعه الفقیه احمد بن فاعی شافعی کاظمی حسینی است و رانده است نسبت
را بسوی ابن فاضل القضاة جمال الدین ابوالمجالد یوسف التادنی الربعی الانصاری که بنی که آنقدره خفیه
فی قلاهد الجواهر فی مناقب الامام عبدالقادر و ابن خلکان گوید که این نسبت است بسوی مردی از عرب که
او را رفاعه گویند و تابع شد این خلکان را شعرائی و بنی گوید احمد بن علی بن احمد بن یحیی بن حازم بن علی
بن رفاعه و امام سلسله سید ابوالعباس احمد بن علی بن ابراهیم بن محمد بن ابی بکر المقدسی الشافعی
البدوی است ذکر کرد حافظ ابن حجر و شعرائی در طبقات خویش گوید که و شهرت فی مصر و الشام و الحجاز

والین و المهند و الروم و المغرب لغنی عن تعریفه وفات ایشان دوازدهم ربیع الاول سنه ششصد و هفتاد و
 پنج هجری و امام سلسله علایه علامه الدین سمنانی ست حافظ ابن حجر در در الکامنه فی احوال اعیان المائمه
 الثمانه در ترجمه علامه الدواد که گوید که تفقه و طلب الحدیث و ربیع فی العلم ثم تاب و اناب و دخل الخلوه و اخذ عنه
 صدر الدین بن جموی و سراج الدین القزوی و امام الدین علی بن مبارک البکری و ذکران مصنفات و تزیید
 علی ثلثه کذا فی مسالک الابرار للشیخ ابراهیم الکروی و امام سلسله اشاده حضرت نور الدین ابو الحسن علی
 ابن عبدالعزیز بن عبد الجبار الشریف احسن المغربی الشاذلی ست و امام سلسله مهدانیه سید علی محمد بن سیدی

خاتمه در بیان نسبت و معانی الفاطمیه و شستن آنها درین عجاایه ضروری ست

<p>نخشب بلده بباد الزهر عرب و قبل لها نسف کذا فی طبقات السبکی و القاموس مدینه العلوم و از اینجا ابو تراب نخشی که وفات یافت در سنه خمس و اربعین و اکتین - ابن الجلاء مشدده و مقصوده از کبار صوفیه اند کذا فی القاموس - نیاجی منسوب بر بناج کبرفون و بای موحه و الف و جمیم قریه ایست در صحرائه بصره بصفه راه که مخطئه - عقیسی منسوب بر عین جمله و سکون نون و بعد آن سین جمله منسوب بر بنی لک کذا فی تاریخ ابن خلکان و اراقی نسبت بر لبوی اراقریه قریه ایست بقره و مشتق بجلات قیاس من سندش معلوم نیست -</p>	<p>تلمسانی منسوب بر تلمسان کبستر و دلام و سکون لمیم ملکیتی ست در عرب کذا فی القاموس - بجای منسوب بر بجایه بالکسر بلده ایست در مغرب صنهاجی منسوب بر صنهاجه بالکسر قومی ست در مغرب زاد او صنهاجه الحمیری - طرابلسی منسوب بر طرابلس بلده ایست در مغرب - قیروان نیز بلده ایست در مغرب کذا فی القاموس شتر بکندب شهر است - کوزبازی قریه ایست بباب مدینه نیشاپور در راه بخارا - قریمسین کبر قریه ایست نزدیک فیروز مرع کرمان شاهان کذا فی القاموس - احیم بالکسر بلده ایست در مصر -</p>
--	--

<p> آملی منسوب بآمل بلده است بطبرستان - سرخس بفتح سین و راو بلده عظیم بخراسان است راجه بزبان هندی شاه را گویند سید حامد شاه ارجیه می گفتند بطریق تعظیم بهما حظه آن که باسی کرلم ایشان ریاست مانک پوری داشتند - اووه بفتح الف و او و سکون دال هندی که بهنام باروار بلده عظیمه از بلاد پورپ و به تشدید ال ممل شهر در هند است - سادات پنجاریه قبیله ایست از اولاد جعفر ابن علی بن الرضا - راجونا ایست هندی مشتق از راج سبغه بادشاهی - قتال بسبب یا ضت نفس می گفتند - چراغ و ملی لقب حضرت نصیر الدین است بسبب آنکه ایشان صاحب ارشاد در ملی بودند - قشیری نسبت به بنی قشیر بقوم قات و فتح شین قبیله از عرب و تحقیق این آینه می آید - و میا ط بکسر دال ممل و قیل بکسر دال معجم و سکون می و تخفیف یا ربلده ایست در مصر - کوران بضم کان عجمی قبیله ایست از اکراد - برعش بضم با و موحده و سکون از ممل و ضم </p>	<p> جعفری منسوب بجعفر ابن سعد القشیری بزمین و نسبت جعفری ایضا - برجلانی بضم قمر ایست بواسطه و برجلانی محله در بغداد - رو و بار بفتح راء و سکون و او و ذال معجمه و فتح بار و موحده و در آخر آن را که ذال فی طبقات تاج الدین اسبکی - وفاق بمعنی آرد فروش و لقب شیخ ابوعلی است زیرا که آرد فروش بود که ذال فی المنتخب - و مهره بفتح و او و در آخر آن ها نام جد یوسف بن احسین که ذال فی تاریخ ابن خلکان - بو و بخرونی تیره ایست از قریه های همدان - محاسبی بضم میم و فتح حای حلی و سین ممل و کور بعد الف و بعد آن بار موحده که ذال فی تاریخ ابن خلکان و سمائی گوید که ابو حارث محاسبی باین نسبت معروف گردید زیرا که محاسب نفس خویش بود - سماک بفتح سین ممل و میم مشدده بعد الف بفتح این نسبت است بفرختن ماهی و شکار آن کذا فی تاریخ ابن خلکان - ختیش اسمی است بمعجمه و ذون و آخر آن شین معجمه مصنف است و در جامع الاصول السین ممل آمده - </p>
--	---

غین معجمه شین معجمه -

عمومی بضم عین جمله دیم شده و سکون واو و تشدید
یا رختانیه کذا قال ما عبد الغفور لاری و درین قول
نظر است ظاهر تخفیف است مثل راهویه نام بزرگی
است چنانکه بالا گذشت -

اشی فرج بفتح فاو را جمله جیم نام بزرگی است -
و نجانی بفتح زام معجمه و سکون نون و فتح جیم
و الف و نون کسوره و یا منسوب بزرخان کشته شریک
خلدی نسبت بجمده بضم خا جمله به بغداد -

نهر جوری بفتح زان و سکون با و ضمه جیم سکون
واو و کسر لای جمله و یا رختانیه و جوری جمله الیت نیز باشد
و بضم فتح و ا و دهی است باصفهان کذا فی المنتخب

سنوسی بواد میان سینین هشتین اول مضموم
و ثانی کسره منسوب بسوس شهریت بمغرب
یا شهریت سوس نام کم در وی قبر دانیال تغییر است
طاوسی نسبت به طاوس النابی مشهور -

جورقان بضم جیم و سکون واو و را جمله فاء
و نون و عرب جوربان بضم جیم و سکون واو و را جمله
و بارجمیه صاحب مستقی الارب می نویسد که جورقان
دهی است بهمدان و گردهی است از اگر دانهی -

خیموتی کسره خا معجمه و سکون یا رختانیه فتح و او کسر

قاف شریکیت بخوارزم و از اینجا است شیخ نجم الدین کبری
مراخی بغین معجمه و فتح میم نسبت به رختانیه شریکیت
باز با الحان

قاروش بوزن فاروق آخر آن مثلثه است
قریه ایست در میان واسطه و بصره -

زوادی منسوب به زاده قبیله ایست که سکون
آن اعمال افریقیه است کذا قال الیافعی -

و هرط بفتح واو و سکون با و آخر آن طار ممل
دهی است نزدیک عدن -

اسروشنه بضم همزه و سکون سین جمله
و ضم را و جمله و فتح شین معجمه و فتح نون معجمه بعد
آن با ساکنه بلده ایست و را سمرقند از
بلاد ماوراءالنهر -

هرباط کحرب بلده ایست بساحل هند -

بهمنسی بفتح با و موحده و نون و سین جمله منسوب
بهمنسی بضم سر بلده ایست در مصر -

چمبرخان بضم جیم فارسی مضمومه و با و موحده
مضمومه و را و جمله ساکنه و عین معجمه بلده ایست
دو مرحله از بخ -

عزمیزان لفظ تعظیم است مثل شاه
و میران و غیر آن -

جزیره لقب صالح بن محمد الحافظ -

جرقی بفتح جیم و سکون را در همه نسبت دهی
است بصفا -

لخمی منسوب بفتح لام و سکون خا و بعد آن
سیم نام مالک بن عدی کذا قال ابن خلکان
فی ترجمه الطبرانی -

خواص بالتشدید یعنی زنبیل باب و فرشته
برگ خراگذا فی المنتخب و لقب ابراهیم بزرگیت
و مشق کسرا و فتح سیم و کسر آن شهریت
مشهور بنا کرده و مشاق بن کنعان نیز حضرت
نوح علیه السلام -

عسقلان بفتح نام شهریت از شهرهای
شام و دهی است بربخ -

هروی منسوب بهرات که بلده ایست در خراسان
و قریه ایست در فارس کذا فی القاموس -

فربر کسرا و فتح را و سکون بار و دهی است
در بختارا -

نهر و اله بلده ایست در گجرات -

ساوچی منسوب بساوه بلده ایست در عراق عجم
مروزی بفتح سیم و سکون او و فتح و او و زازا
منسوب بر و که شهریت بخراسان -

ترمه کسرا و سیم بعد ذال شهریت بخراسان -

کروخ بفتح کاف و ضمه را و مخففه دهی است
در نواحی هرات -

همدان بفتح هاء ذال شهریت از شهرهای
عراق عجم بنا کرده همدان بن فلوچ بن سام
ابن نوح و همدان معرب آن -

فرغانه نام شهریت مشهور از شهرهای ماورالنهر
که از بلاد ترک است -

نیشاپور نام شهریت در خراسان -

اسفراین شهریت مشهور بخراسان از اکابر
اسحاق ابو الفتح محمد بن الفضل الاسفراینی بود -

جاجرم نام ولایتی است از خراسان -

جرجان شهریت بزرگ مشهور از داری الملک
است آباد -

بیهق شهریت نزدیک نیشاپور -

جام شهریت مشهور از خراسان -

خوافی بفتح شهریت به نیشاپور -

سناباد دهی است از دیهای طوس -

عربه بفتح نام جائی است در عراق و آن بوقت
و امغان شهریت معروف در اقلیم چارم از
ملک قستان -

سهرورد شهریت نزدیک نجان نسبت نجان	از شهر برون بزند -
کنند شیخ شهاب الدین سهروردی را -	قزوین از بلاد عراق عجم است -
نهر وان و بیست میان واسط و بغداد -	نهادند بالضم شهریت قدیم و آن بلده از
دماوند که بیست بلند از اعمال رے و از	بنایاے قوج است و نامش در اصل قوج آوند
کوهرهاے قدیم است -	بود از کثرت استعمال نهادند شده -
کاشان نام شهریت -	ارمینیة شهریت مشهور که آتشکده دخش
صفهان شهریت بزرگ مشهور -	در آنجا است -
انطاکیه شهرے بزرگ است نزدیک روم	اندلس مملکتی است عظیم در جانب مغرب -
که دور آن دوازده میل است مشتمل بر کوه	سبزه شهریت در اندلس بر ساحل بحر -
و نریاے بسیار -	قونیة شهرے بزرگ بروم است و از آنجا است
رحمصل شهرے مشهور است -	شیخ صدر الدین قونوی ۷۱ -
تبریز صاحب زبته القلوب گوید که از اقلیم چارم	کاشغر باقاف دیندایست از بلاد شرقی
است و زعم را تم قویم البلدان است که از اقلیم پنجم و	کذا فی اللباب ابن سعید گوید که کاشغر شهری خست
در یکی از کتب معتبره بنظر آمد که این از بیده خاقان	بوسنج بالضم شهریت بهرات که الحال آن را
سکوخه هارون رشید بنا ساخته و بعد از آن چندگاه	نوشیخ گویند و معرب ایشانگ است و دویست بر تون
بزرگ را منهدم شد متوکل عباسی به تجدید عمارت	شکلیز و شونیر گورستانی است به بغداد -
آن بلده پرداخته -	شناسش بهر دو شین شهریت با و را از النهر -
اروپیل شهریت مسکن شیخ صفی الدین	شوش موضعی است و قلعه نزدیک مصل -
اردبیلی و در بیرون آن سنگی است بوزن ثلث	شهر زوز نام شهریت بنا کرده زوز بن ضیا که
من تخمینا هرگاه اهل شهر محتاج باران می شدند	و از اینجا است شمس الدین محمد شهروردی حنا
از آن سنگ قطرات مطر در فیضان می نمودند	تاریخ حکما -

عکس را بر قبیلہ ایست -

حمیر بکسر و سکون میم و فتح یا قبیلہ ایست
از قبائل سبا -

حیرمی بکسر و تشدید یا منسوب بحیر که محله
ایست بنیشاپور -

ثوری بالفتح پدر قبیلہ ایست از بنی مضر که سفیان
ثوری از انجاست و نام کوهی که شب هجرت آنحضرت

علیه التحیة بغار آن کوه مخفی شدند و نیز کوهی است
خرید بهرینه محاذی کوه احد و نام برجی از جهات آسمان

شاذلی منسوب بشاذله دهی است به مغرب
صاحب قاسوس می گوید که از انجاست حضرت

شیخ ابوالحسن شاذلی -

باخرزی منسوب بباخرز دهی است از نوادی
ایشان پور مشتمل بر دیه و مزارع و از انجاست

شیخ سیف الدین باخرزی -

حافی لقب حضرت بشیر حافی از انجست گویند
که روزی بطلب شمع نعل نزد کفش دوزی آمدند

و گفت که کلفت شما زیاده از مردمان دیگر است
پس همون وقت نعل انداخته قسم خوردند که اگر نعل

نعل نخواهم پوشید از آن وقت ملقب
به بشیر حافی شدند -

احرار بالفتح و هر دو را در محله معنی آرزندگان جمع

حراست بالضم معنی آزاد و لقب عبید الله تشبیدی
و در حقیقت لقب ایشان خواجہ احراست چون اسم

ایشان عبید الله را واقع گشت که معنی آن بنده کوچک
خداست برای تدارک آن لقب بنجوا جہ احرا شدند

بنور بالفتح موصوفه و تشدید نون بلده ایست از
توابع سمرند که فی الانبیا -

اسمعان بکسر سین موصوفه و سکون میم و عین جمله نام
پدر خواجہ ابویوسف چشتی و بالفتح نیز آمده -

نساج بالفتح و تشدید سین موصوفه و جمیع یافته
جانبه و لقب حضرت خیر نساج

کیلو کهری نام دهی است قریب دہلی -

بروی منسوب ببادیه و نیز نام منوچی است -
قیلوی منسوب بقبیلہ قلعه ایست بصفوا -

تمشا و بفتح میم اول و سکون آخر اسم ایشان
محمد شاد که غالباً بوجه کثرت استعمال تمشا گشته -

قشیر بالضم و فتح شین پدر قبیلہ ایست از هوازان
هوازان قبیلہ ایست از بنی قیس -

صطی بکسر و فتح طاء موصوفه و سکون خاء موصوفه
و در آخر را در محله نام شهر که قلعه فارس است

بنا کرده دارا بن داراب -

کچند بھی منسوب کچند و بکاف تازی و عجم فارسی مفتوح حقین دانون ساکن دال جملہ قصبہ است
بر لب دریائے گنگ چھا کر دہ از بگلرام کدانی ماکثر الکرام لمولانا غلام علی آزاد۔

سجاس بالکسر شریعت میان ہمدان و بہر۔

وصل باید دانست کہ احوال صوفیہ و افعال و اقوال و اطوار و آثار و رسوم و علوم و قوم و متعارف و مکاتبات
ایشان ہر سہ پر توئی از احوال و افعال و انبیاء و سلفین و صدیقین و صحابہ و خوارجین اند و علمائے اہل سنت
در مذہب کتب رسائل دارند و بیچ امری از امور صوفیہ نیست کہ برائے اصلی صلی در خبر و اثر نباشد ازین است
کہ موسیٰ علیہ السلام یوم کلام یارب الانام چادری صوف و جبہ صوف و کاپڑ صوف و ازاری صوف و رشت
و نیز چھٹی روح اللہ و خاتم ولایت مطلقہ صوف می پوشید این ابی شیبہ و احمد بن محمد از عبید بن مسیر
روایت می کنند کہ عیسیٰ علیہ السلام لباس نشپین می پوشید و برگ درختان می خورد و در ہر جا کہ شب می شد
می خفت و از طعام عشا نمی برداشت برای صبح می فرمود کہ رزق ہر روز ہر روزی آید و روایت کرد احمد
و ابن عساکر از نجاشی کہ گفت بود عیسیٰ علیہ السلام کہ می پوشید جامہ نشپین و می خورد برگ درختان و ذخیرہ
نمی ساخت رزق امروزہ را برای فردا ہر جا کہ شب می آمد شب با ش می شد و فرزند می داشت کہ بموت
آن خیال برداشتن غم بودی و نہ خانہ کہ بخمال خرابی آن مرگردان می شد و ابی شیبہ از ابن مسیب
و او از مردی روایت می کنند کہ پرسیدند حواریان از عیسیٰ علیہ السلام کہ چمی خوری فرمودند کہ نان جوین
گفتند چمی پوشی فرمودند کہ بر سر پیرہن چمی گستازی فرمودند زین گفتند این ہمہ سخت تر از فرمود
عیسیٰ کہ ہرگز نخور ہمید یافت لکوت سموات و آتیا بر سر او مید گذارین را بر لہات و احواز عطا را از رزق
روایت می کنند کہ رسید مر آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فرمود ای گروه حواریان بخور زینان جوین نبات زمین
و ما را خالص را و باز دارید خود را از نان گندمی زیرا کہ شمار اطاعت ما را سے شکر آن نیست بدانید کہ عطا
و نیا نخی آخرت است و نخی دنیا حلاوت و آخرت و مجتہدین ابن عساکر از انس بن مالک صحید بن ہلال
و طحاوی بسند جید از ابن مسعود روایت کرد کہ گفت بود ندانیا علیہم السلام کہ می پوشیدند صوف و رشت
کہ حاکم و بیہقی در شعب الایمان کہ بودند انبیاء و عہدہ می داشتند لباس صوف و رشت و روایت بسند لایق

صلی الله علیه و سلم المرقم چنانکه روایت کرد ابو الشیخ در کتاب اخلاق ابنی و ابن عساکر زابی ابویوسف
 و نیز پوشیدن آنحضرت جبه صوف را چنانکه روایت کرد ترمذی و حاکم و بیهقی فی الزیاده و ابن ماجه و حاکم و
 بیهقی از عباد و حدیث کان یلبس الصوف چنانکه روایت کرد حاکم و بیهقی از ابی موسی بن عساکر از
 ابی ایوب و ابن طاہر و سہروردی از انس خود ثابت است در روایت کرد و کعب و ابن ابی شیبہ بن صحیحین
 از ابی ذر غف که فرمود آنحضرت این افضل است از لاریض بروی که برد اخلاق او حله است و شیخین
 روایت کرده اند کہ بود بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم مرقع کہ پوشید و راوی فرمود کہ من بندہ ام می پوشم
 لباس بندگان را و روایت کرد ابو داؤد کہ فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم ہر کہ ترک کند پوشیدن لباس
 عمدہ را با وجود قدرت خواہد پوشانید و راحق سبحانہ جلالت و روایت کرد ابن ابی شیبہ کہ فرمود
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم البذاذۃ من الایمان و احمد بسند ثقات و حاکم و بیهقی از معاذ بن جبل
 آورده کہ فرمود آنحضرت ای معاذ دور دار خود را از تو انگری زیرا کہ بندگان حق تو انگری نموده اند و مروی است
 از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فرمودند آسودہ شد آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن جوین دور و زہیم تا وفات منجا
 و ترمذی روایت می کند از ابی ہریرہ کہ بیرون رفت آنحضرت از دنیا و آسودہ شد از آن جوین و ابن
 ابی شیبہ از عائشہ روایت می کند کہ فرمودہ بودیم با کہ گاہی یک ماہ کامل خواہ نصف ماہ نمی آمد آنکس بر
 چراغ و غیرہ در خانہ ما و نیز عمر بن الخطاب گوید کہ آمد نزد آنحضرت و دیدم کہ خفہ بود بر بوریائی نے پس
 نشستم و دیدم کہ بر آنحضرت سوائے از اریچہ نیست و داغها بر ہر دو پہلوی او از آن بوریاست پس
 بگریست حضرت عمر رضو فرمود آنحضرت چرا می گری ای عمر گفت ای نبی اللہ می گریم از نشانیهای پہلو
 تو کسری و قیصر در تنم و لذت داند و تو نبی خدائی و درین حال بتلائی فرمود آیا راضی نیستی در اینکہ باشد
 برای ما آخرت و برای او شان دنیا و حدیث کان لاید خورشیا لغد و حدیث کن فی الدنیا
 کانک غریب ادعا بر سبیل و حدیث کان یصلی حتی یتورم قدماہ و امثال اینها از احادیث
 صحیحہ صریحہ مستند اند کہ تہ سلف از آثار الہبیت نبوت و صحابہ و تابعین و اتباع او شان پس
 ل بمعنی تواضع و لباس کردن ۱۲ منتہی لاراب

حضرت حسین بصری گوید کہ ہفتاد کس از بیریان را یافتیم کہ بود لباس ایشان صوف و نیز معلوم بود کہ نفر آنحضرت
 نبود اضطاری بلکہ اختیاری مروست از ابی امامہ کہ فرمود آنحضرت عرض کرد برے من حق سجائہ کہ بگرداند
 بطحائے مکہ را از زر گفتم لایارب و لیکن میخواستیم کہ سیر شوم روئے و گر سنہ مانم روئے پس ہر گاہ کہ سنہ شوم
 تضرع کنم سوئے تو یا و کنم ترا ہر گاہ آسودہ شوم شکر کنم ترا و حمد گویم ترا و حمد خالقہ صوفیہ از صفہ مصطفیٰ
 است اما ترک کسب و تنج اسباب توکل پس نصوص درین بارہ بالخصوص بسیار اند کہ کتاب سنت چنانکہ
 احمد و ابن ماجہ بروایت عمر درین باب حدیث آورده و ترک کسب نکاح و لباس صوف و مرقع لازم
 تصونیت بلکہ علیست بقضای حال محل ہر گاہ کہ فعل مقضی شد کہ نہ ہر گاہ کہ مقضی ترک شد ترک کرد پس صوفیہ
 چیزی ترک نکردہ اند نصوص بلکہ عمل کردند بہر امر بالخصوص و چنانکہ ائمہ قدیماء و حدیثا درین مطلب
 تصانیف دارند مثل ابن مبارک و وکیع و امام احمد و حارث محاسب و ابو نعیم و ہجوین کتب پیش حدیثین
 معروف اند بکتب زہد و رقاق پس معلوم شد کہ آنچه بعضی نوشته اند کہ صوم صوفیہ ہم تصوف مستلقات
 آن در زمانہ صحابہ و تابعین نبود این قول بجای خود نیست کما لا یخفی علی من تتبع ذل لعلمہ

وصل یادداشت کہ سند جدید برے بیعت صوفیہ حدیث شداد و عباده بن الصامت است کہ ترجمہ
 کردہ اند برے آن محدثین باب البیعت علی التمسک بحبل التقوی و ذکر کردہ اند جمیع اقسام بیعت را علیحدہ
 فلیداجم کتبہم و چنانکہ ستفیض است از آنحضرت بیعت بر ہجرت و جہاد و غیرہ همچنین جماعت
 باسانید صحیحہ روایت کردہ کہ بیعت گرفت آنحضرت جماعتی را از فقرا و ہاجرین بزرگ سوال چنانچہ ہر خوا
 کہ یکی را از اوشان سوطی از دست می افتاد و خود را از اسب فرو داده می گرفت و از دیگری نمی خواست و شک
 نیست کہ ہر گاہ از آنحضرت فعلی صادر گردید بسبیل عبادت و واقع شد استہام ایشان او پس لامحالہ آن
 فعل سنت فی الدین خواہد بود باقی اندامین امر کہ آنحضرت خلیفۃ اللہ فی الارض و عالم بآنزل اللہ من
 القرآن و حکمتہ و علم و مزیکی است خود بنوع پس آنچه کرد آنحضرت بر جہت خلافت آن امر خلفائے او را
 سنت است و آنچه کرد برے تعلیم و ترک کئیہ آن امر سنت است بر عمامے را سخین پس بیعت مقاصد صوفیہ
 داخل بیعت اقامت ارکان اسلام خواہد بود و آنچه گویند کہ این قسم بیعت در آن زمانہ در خلوت بودند و خلوت

مثل آنچه در حدیث شد او عبادۀ آئینکه در زمان حضرت جنید این بیعت علامت ظاهر شد ای تحقیق
 این از کلام حضرت مرشدی و قشاشی در سبط المجیدی شان البیعة والدکر و تلقین و سدا سل اهل التوحید
 توان دید اینجا بفرستے بر این قدر اختصار رفت و اما در باب از جا اکم المومنات بحساری آورده که
 حدثنی اسحق قال حدثنی یعقوب بن ابراهیم قال حدثنی ابن اسحق بن شهاب عن عمه
 قال اخبرنی عروة ان عائشة زوجة النبی اخبرته ان رسول الله ﷺ كان یمتحن من
 و اجرا لیه من المومنات بهذه الاية يا ايها النبی الى قوله غفور الرحیم قال عروة
 قالت عائشة فن اقربها الشریط من المومنات قال لها صلی الله علیه وسلم قد یاعتک
 كلاما ولا والله ما مست یدها ید امرأة قط فی المیا یة ما یا یعهن الا بقوله قد
 یا یعته علی ذلك و قد قاسی این حدیث آنکه محل بیعت از غیر زنان است بود یعنی بیعت بحال
 از دست چنانکه نهادن دست را بر دست از عثمان رضی الله عنه و نیز بخاری در باب بیعت النساء گوید
 حدثنا محمود بن خالد بن عبد الرزاق اننا مع معمر بن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان النبی
 الی یأیم النساء بالكلام بهذه الاية لا یشرک بالله شیئا قالت وما مست ید
 رسول الله ید امرأة الا امرأة بملکها و حافظ بن محمد و فتح الباری در حدیث عائشة
 می نویسند که قسم برستے تا کید خبر است و بود عائشة اگر اشاره کرد بدین دو سرائی که آمازام عطیه قشاشی
 گوید که همین خلاصه در قریب روایات است که احتمال تعدد دست گاهی فقط بالقول بود و گاهی به صافه
 بخیال و ثوب و گاهی بواسطه فرو بردن دست در آب پس قول عائشة صحیح شد یعنی تسود آنحضرت دست
 زنی را بلا حامل و بقدر الاختصار و البسط الی طلب من شرح فخر الحسن بن ابی سعید صغیر پس احمد و بخاری
 درین باب از ابی عقیل خبر بن معید و او از جند خلیش علی بن هاشم روایت می کند که بردار او را در آب
 بنت حمید بسوی رسول الله گفت یا رسول الله صغیر را در آفرمودی حضرت که این صغیر است یعنی احکا که بخیال غرضی خوانند
 بجا آوردی شان مثل بجا آوردی ایشان نمی تواند شد و مسح فرمود سراور او دعا خواند برای او الحی ریش
 و قال حافظ بن محمد فی فتح الباری فی باب بیعت الصغیر ای هل شرع ام لا قال

ابن المنیر القیمة موهبة والحديث یزیل ایضا ما فهو ذال علی عدم انعقاد البیعة
الصغیر وبعینی در عمدة القاری ذکر می کند ولم یذكر الحكم علی عادته غالباً اما انکفاء بما بین
فی حدیث الباب واما محل الخلاف فیه فقال جماعة من العلماء البیعة لا تلزم الا
من یلزمه عقود الاسلام کما من البالغین وقال بعض العلماء انها تلزم الا صاغر بمباينة
ابائهم وقد باثم عبد الله بن الزبیر ومات رسول الله وهو ابن ثمان سنین انتهى فتاوی
گویند که ظاهر امر ادا این ست که صغیر چون کبیریت نمی تواند کرد زیرا که با و آن امر کرده خواهد شد که لائق است
از محصلات نوع اتصال و مسح سر نیز نوعی از اتصال حسی ست که لائق بحال صغیرست مثل مصافحه که
لائق بحال کبیر پس این همه مقبول خواهد شد که قبوله الاجازة والرواية و موید اینست آنچه که طبرانی در معجم
آورده که حدثنا علی بن عبد الله بن یزید حدثنا الزبیر حدثنا احمد بن سلمان عن عبد العزيز
بن الدار و ردی عن جعفر بن محمد عن ابيه ان النبی صلی الله علیه و سلم باثم الحسن الحسین
وعبد الله بن عباس و عبد الله بن جعفر و هم صغار لم یعقلوا و لم یبلغوا انتهى پس این
قول دلیل صحت بیعت صغیرست و کافی ست برای اتصال الستة و حصول البرکة فی طریق الله علم

وصول فضائل ذکر

در شام الا تقیاد مردم ست که شیخ عثمان مغربی در رساله خود نوشته که قال الله تعالی و اذ کو و الله ذکره کثیرا
و در حدیث ست که فرمود آنحضرت سید کفایت پیشوای مفردان گفته شد که مفردان که امام هستند فرمود آن
کسانیکه خوش و خرم بگذرند هستند تا که نهاده و از ایشان گناهان ایشان را پس اروی شوند در قیامت
سبکبار در ترجمه تفسیری است که بر تپیل علیه السلام از آنحضرت گفت که حق سبحانه هیچ استی را نداد انچه امت
ترا داد آنحضرت پارسید که چیست گفت فاقم که و فی اذ که که و ذکر را نو اندست یکی آنکه هرگز اذ که الله موبد
دل و جان مستولی شود و دولت موافقت و مجالست حق رونماید که انا جلیس من ذکره دیگران که
چون ذکر تحقیقت ذکر رسد در حالت ذکر ازین دستان او حلاوت شیرین تر از شهد پیدا شود دیگران که چون

ذکر از ذکر است که خاصه دل است بذکر روح که هست رسد از هستی خود نیست شود و این از اهل فنا گویند
که ویرای هیچ حرکت و سکون نفسانی و جسمانی مانند هم برانی شود گویا در بانیین سر این معنی است باز
بجالتی رسد که سیری در دلش پیدا آید که بقایا بدان سر غیب بود درین مقام خطاب از حق شنود و ذکر
بر سه نوع است تقلیدی و معنوی و حقیقی تقلیدی آنکه عوام بی تلقین شیخ کامل برگزیند و زبانی یعنی
کلمه طیب گویند و معنوی که از قسم خواص باشد آن هم است که دل گوید و از شیخ کامل و مکمل تلقین
گرفته باشد سوم ذکر حقیقی و آن هم هست که روح گوید و این قسم خاص انخاص بود و در بعضی چهار
نوع است و متیغاب این بحث از مرصاد العباد چشم توان داشت و در شرط ذکر شیخ حاد در رساله اصول
الوصول می گوید که ذکر باید که در وضو و غسل احتیاط نماید بعد ذکر گوید اگر ذکر بی طهارت ظاهر و باطن
گوید از حتمت خود یاد کرده و شرط دیگر شیخ عثمان مغربی می نویسد که در حالت ذکر از خلاق و حشمت و از
خود نفرت جوید باقی تحقیق تلقین و غیر آن متعلقه ذکر از دیگر کتب دیدنی است.

وصل باید دانست که در ذوق این باطن بمصدق آیه که می کشیده طیبه اصلها ثابت و فرعها
فی السماء چنانکه درخت ایمان را که اصل او در دل مومن است و عمار بجانب اعلیٰ علیین و ثواب در برین
بدو وصل تخمین اهل ارادت را بشجره ارادت دخول در زمره ارادتمندان باید که اصل او در قلب مرتبه
و فروع او در آسمان عقیدت او باشد و از ثمرات آن هر دم برخوردار بوده باشد و بنا بر این است که بزرگان
فرموده اند که بر مریدان لازم است که اسامی مشایخ از شیخ خود گرفته تا حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
و سلم یاد گیرند که از ضروریات طالب این راه است چه بر شاغل واجب است که بهنگام ذکر و مراقبه
بیر باخاطر آورده اشتغال بآن نماید اگر حضور بر حلال نشود ابتدا بر پیر باخاطر آورده اگر حضور نیاید بر پیر
و اگر از او هم حضور نیاید بر پیر ایا حضرت رسول صلی الله علیه و سلم و نیز یاد هر کدام از این بزرگان
که حضور در دست هدايت از ذکر از وی کند بصورت هر مومن را مقصود داشته بعد استعانت از وی شغول
بذکر گردد چنانکه حضرت میر سید علی سجادی در رساله انواریه تصریح بآن فرموده پس اگر بر اسامی مشایخ خویش
اطلاع نداشته باشد و یا آنها آشنائی پیدا کرده چرا که ادنی رتبه آشنائی با این بزرگان معرفت آشنائی

اسامی ایشان است و چون آشنائی بذات مقدسه ایشان حاصل نموده حضور اینها هنگام ذکر و استغاثت
از ایشان در آن زمان چگونه صورت بند پس بنا بر این تحقیق باجماع متأخرین از مشایخ پیر اضر و دست
که میدان را شجره آن سلسله که در او مرید کرده بدو تالیف آشنائی با اسامی شان آشنائی بمسمیات آنها
حاصل آید که انتقال بمسمی از اسم حاصل می گردد و لهذا در ذکر حق تعالی نیز اولاً اشتغال بهم وی تبارک و
تقدس است و بعد حصول آشنائی تام با اسم انتقال بمسمی است که ذات مقدس حق است و چون در قیام و سلاط
انک بود نبی شجره اسامی شیوخ یادی مانند و اعطای آن بر میان ضروری نمی دانستند و متأخرین
بسبب کثرت وسائط اعطای شجره ضروری دانستند تا حفظ اسامی شیوخ بر میان آسان گردد و سعاد
فاخته تفصیلی شان نیز در اینجا تخته رجالی بی شجره هم می توان خواند و مؤیدین مطلب است آنچه
صاحب معدن المعانی در باب سبت و دوم در ذکر شجره پیران فرموده که شجره پیران یاد باید گرفت بعد از غسل
باید خواند که در آن برکات بیشتر است و اگر کسی را همی پیش آید دینی یا دنیوی وضو کند و دو رکعت نماز بخواند
و شجره مشایخ خویش بخواند و ایشان شفیق روح تعالی هم آن کفایت رساند انشاء الله تعالی بعهده از
محققان فرموده اند که در صورت کثرت وسائط برکات بیشتر است چه از ثقات شیوخ مروی است که سلسله
کسی که بوسائط اکثره تا سید کائنات صلی الله علیه و سلم منتهی شود فضل است از سلسله آنکس که بوسائط قلیله تا
آنجا برسد چرا که از دو سه چراغ چندان روشنی نمی شود که از ده چراغ حاصل می آید و نیز از ثقات مروی
است که اگر از یک چراغ چراغ روشن کنند و از ده چراغ دیگر روشن سازند همچنین تا صد یکم پیش
اخذ نور از چراغ اخیر یا اخذ نور از چراغ اول برابر است زیرا که همان نور چراغ اول بعینه در چراغ اخیر
حاصل است چنانچه کلام مولانا جلال الدین رومی قدس سره در مثنوی مؤید این بیان است من اراد
الاطلاع فلیطلب منه وطریق نوشتن شجره را حضرت شیخ عبد القدوس گنگووی قدس سره چنین نوشته که اگر چه برکات
دیگر فرموده اند که پیرا باید که در نوشتن شجره ابتدا از نام حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم کرده تا نام
خود برساند و لیکن پیران ما فرموده اند اولی اینست که پیرا باید در نوشتن شجره برای مرید ابتدا از نام
خود کرده درجه بدرجه تا بحضرت سید کائنات علیه الصلوٰه والسلام برساند تا استغاثت و استمداد از جناب

حضرت نبوت بوسیله وسائط باشد که رعایت ادب المانع است و در قبول نیز اثر عظیم دارد چنانچه عارف
 شیرازی قدس سره فرموده **در مسیر و وزیر سلطان را + بے وسلیت مگرد پیر امن**
 و همچنین معمول خاندان فقیر کاتب الحروف بوده است که ابتدا از نام خود می کنند زیرا که رعایت ترقی هم
 درین است کما لا یخفی و کسیکه ذوق ادراک معانی داشته باشد از آنکه کریمه و اذکا اسود بدک ایضا
 استنباط با و کردن شجره پیران و اعطای آن بمریدان می توان نمود چه معنی آیه کریمه آنست که یاد کن آن
 محمد صلی الله علیه و سلم نام پاک پروردگار خود را اگر چه مخاطب باین خطاب اصالة آنحضرت علیه السلام است
 لیکن بطریق تبعیت تمامه است درین خطاب اخل است و امور بزرگرب خود چون پیر آنحضرت علیه السلام
 کننده وی علیه السلام ذات پاک پروردگار است پس لازم بر آنحضرت ذکر و یاد نام وی تعالی است فقط و
 بموجب همین آیه کریمه بر هر فردی از افراد امت ذکر نام مربی وی لازم می گردد و چون ذکر نام مربی خود
 بر هر شخص از اشخاص امت لازم شد ذکر نام مربی مربی ایضا سلسل تا بحضرت سالت صلی الله علیه
 و سلم لازم گشت چه مربی مربی مربی است کما لا یخفی پس ب صفت مشبه باشد یعنی تربیت و پرورش
 کننده و شامل بود همه مریدان را و کسیکه برگرفته است پرورش کننده وی در سبکی امور سپرد و است
 بتوجه باطنی خویش و حق تعالی بوساطت پیر او مراکس را فیض ظاهری و باطنی میرساند و تربیت طلب
 و باطن وی می کند اگر چه آن مرید را ازین امر خبر نباشد۔

وصل باید دانست که نهادن شجره در قبر مرید مضائقه ندارد چنانچه ذوات شیوخ باذن خدا تعالی
 شان و رسول وی صلی الله علیه و سلم شفیع ایشان در قبر و حشر اندا ساسی آنها هم شفیع ایشان گردند و
 در قبر الفاظ و اسما مکتوبه ظروف معانی اند کما قال المولوی المعنوی قدس سره **مصرع**
 حرف ظن اند و در معنی جواب و قتیکه اسما شیوخ که بمنزله ظروف سمیات اند با قابلیت ولالت
 بر معانی و سمیات در اینجا موجود باشند سمیات ایشان که از روح شیوخ اند البته متوجه بر شفاعت
 مریدان و ساعی در رفع عذاب آنها خواهند بود خصوصاً که مریدان بواسطه حضور شجرات شیوخ خود را یاد
 کنند از اینجا است که بعضی از شیوخ متاخرین وضع شجرات در قبر مریدان تجویزی نمایند گویند که جانب

جانب بالیس میت که شرف ارادت تشریف یافته است بالائی سرودی طاقی گنبد شجره و کلاه نهند که برکت
 آن نجات مراد حاصل آید یا کلاه را در ستاری که بر سر وی گذارند در پیچ آن بر سنج اگر دستار بر بند بچوید
 وضع شجره در قبر بایست که مریش و مرده باشد فعل این دو حضرت صاحب جلیل القدر مستندی سازندگی آنکه در کتاب
 فصل الخطاب از حضرت عبداللہ بن عباس منقول است که وقتیکه شهر دائن در زمان خلافت حضرت عمر بن
 الخطاب فتح کردید حضرت عمر رضی اللہ عنہ در مسجد نبوی فرش چرمی گسترانیده مال غنیمت جمع کرد و دادا حضرت
 امام حسن رضی اللہ عنہ آمده فرمودند که ای امیر المؤمنین نصیب که خداوند تعالی مقرر ساخته است عطا فرماید
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمود که بالدکاة و الکدامة و یک هزار درم نذر نمود و بعد از آن امام حسین علیه السلام
 تشریف آوردند او شان را هم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک هزار درم نذر کرد و بعد از آن حضرت عبداللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہ آمد او شان را با صد درم عطا فرمود حضرت ابن عمر عرض کرد که یا امیر المؤمنین من جوان بودم
 و در حضور رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم جاوی کردم و حسنین صغیرین بودند که در کوهی بایستی میزدند
 او شان را یک هزار درم عطا فرمودید و ارا پنج صد امیر المؤمنین فرمود ای پسر تو نیز فضیلت مثل حسنین
 حاصل کن پس ترا هم درم چر که پدر شان علی مرتضی و مادر شان فاطمه زهرا جد شان رسول خدا اصلی اللہ علیہ
 وسلم و جدّه خدیجہ کبری و عم جعفر طیار و عمه امانی و خال ابراهیم بن رسول اللہ و خاله رقیه و ام کلثوم و دختران
 پیغمبر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم هستند پس ابن عمر ساکت شد و این خبر بحضرت علی مرتضی رسید فرمود که من هم
 از آنحضرت شنیده ام که عمر چراغ اهل جنت هستند این خبر بحضرت عمر رضی اللہ عنہ رسید او شان یا طائفه
 مسلمانان بر دروازه حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ رفتہ پرسیدند که شنیدید اید که رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم
 مرا چراغ اهل جنت فرموده حضرت امیر فرمودند که بله این حدیث از رسول اللہ شنیده ام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 فرمود که این حدیث را از دست خود نوشته دیدم حضرت امیر نوشت بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما ضمن
 علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب عن رسول الله عن جبرئیل عن الله تبارک و تعالی
 ان عمر بن الخطاب سراج اهل الجنة حضرت عمر رضی اللہ عنہ این نوشته را گرفتند و با و خود پذیر
 گفت وقتیکه بزم بعد غسل و تکفین من این کاغذ او گرفتم من نمیدانم که بذریعہ آن از جناب باری ملاقی شوم

پس ازین مقام سکنای شجره نهادن بدست حضرات صوفیه آمد و دیگر نقل حضرت علی کرم الله وجهه در حین حیات
 آنحضرت خبر فوت شخصی آوردند و گفتند که محتاج توجه و دعاست آنحضرت این بیت بر پرچم نوشته دادند که بر
 سینه آن میت بگزارید **و قد كنت على لکدير بغیر زاد** من الحسنات والقليل لیسلم
 فحمل الزاد اقبه كل شیء اذا كان الوفاء الى الکدير **و از کتب فقر هم سندی زد می گویند**
 که صاحب نوامد اسماعیلیه در کتاب خود نوشته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي
 تا آخر بنویسد و بامیت در گور نهاد که بر کت آن نجات از درگاه حق و رفعت درجات می گردد و هم او نوشته که اگر
 کسی بر کفن میت این دو هم باری تعالی بنویسد آن میت در گور نرزد و او را عذاب نباشد و سوال منکر نکیر
 بر او آسان گردد و چهل در پیچ از بهشت در گور او کشایند بفرمان خداوند جل سلطان و آن دو اسم نیست یا اکرم
 العفو والعدا انت الذي صلا كل شیء عدله یا کوریه و در درخت نار است که نوشتن **یا کوریه**
 و بر چوبه او بسط را جایز است و نیز از علما متأخرین نوشتن **الم نشره لك** مع بسط بر صدر میت آمده
 و همچنین است در کفایت شعبی و نیز در آن آورده است که مرده در حالت مرض موت پسر خود را وصیت کرد
 که چون من بمیرم غسل داده شوم باید که بر پیشانی و سینه من بسم الله بنویسی پس همچنان کرد و بعد نقل پدر او را
 در خواب دیده پرسید که حال چیست گفت آن زمان که مراد گور نهاده و مالک عذاب در آمد بر پیشانی و
 سینه من نوشته دیدند بجز و دیدن باز گشتند و گفتند انت مامون من العذاب ببرکة التسمية و این
 چنین است در فتاوی سراج المنیر نقلاً عن الکثر و امثال این شود بسیار اندکجا گویم و گفته اند که وقتی که
 وضع ادعیه و امثال آن در قبر میت موجب نجات وی می شود و وضع شجره و کلاه نیز همین اثره خواهد بخشید که آنهم
 بمنزله دعاست و مستعمل نام خدا و رسول و شیخ و چون رجوع بر شیخ و استمداد از آنها موجب رفع عذاب قبر میگردد
 اگر نقوش اسامی شان و یاد داشت آنها واسطه رفع عذاب قبر عینی گردد و بعد نیست خصوصاً که عذاب
 گفته برای عفو مجرمان بهانه جو باشد ازین چه بهانه بهتر خواهد بود که کسی بر قوسل خود و جناب شیخ مسلسل
 تا بسید کائنات و دشتا که شجره و کلاه باشند همراه خود برد که در شریعت و گواه برای اثبات دعای کفایت از
ل نفهم بر کرم به نوشته از کرم هادول سالم این دن نوشته بدین جبر است و فیکه باشند رفتن بر کرم ۱۱

و این بهانه جوئیست که صاحب نفحات در او اکل آن می نویسد در خبرست از پیغمبر صلی الله علیه و سلم که در دنیا
 بنده نامید مانده باشد از مفسد کردار خود حق سبحانه تعالی گویند بنده من ظلمان دشمنان را و ظلمان محلی شناختی
 و ظلمان عارف را می شناختی گویدی شناختم فرمان شود بر تو که ترا بوی بخشیدم چنانکه در سبب تالیف سائل
 به آن گذشت و نیز در نفحات در احوال خواجه بهاء الدین نوشته که آنحضرت می فرمودند که از شیخ ابوسعید ابوالخیر پرسید
 که در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمود آیت خواندن کاری بزرگست این بیت خوانید
 چیست ازین خوب تر در همه آفاق کار دوست رسد نزد دوست یار رسد نزد یار
 پس حضرت ایشان فرمودند که در پیش جنازه ما بخوانید مفسلانیم آمده در کوسه تو
 شنید از جلال رسد تو مماثل است بوضع شیوه در قبر میچه و قتی که خواندن ابیات برای طلب
 ترقی در تجلیات ذات و رویت جمال اسرار و صفات در پیش جنازه جائز باشد و وضع شیوه و کلاه نیز در قبر هم
 جائز باشد و بیان این در لفظ و مخدوم شیخ حمزه کشمیری نیز مفصل مذکور است اگر کسی خواهد آنجا بنگرد و بعضی مشایخ
 چنانکه اعطاء شیوه و کلاه برید جائز نمایند از نهادهای آن نیز در قبر عده ندانند از جهت احتمال تلوث اسم خدا و
 رسول بچکر بیت و مجوز آن وضع آنها در قبرست جواب می دهند که ادعیه و شجرات را طوطی بالین بیت
 یا لایه سرفه طاقی کنندیده به نهند و درین صورت احتمال تلوث منفی است آری کلی حذب بامال هم
 فوجون و لکل وجهه هو و لیسها و خاتمه المحدثین حضرت مولانا شاه عبدالعزیز صاحب جواب
 سائل می فرماید که شیوه در قبر نهادن معمول بزرگانست لیکن این را دو طریقست اول اینکه بر سینه
 مرده در درون کفن یا لایه آن بگذارند این طریق را فقها منع می کنند و می گویند که از بدن مرده خون نیم
 سیلان می کند و موجب سوسه آید با سوسه بزرگان می شود و دو طریق دوم اینکه جانب سر مرده اندرون
 قبر طاقی بگذارند و در آن کاغذ شیوه را نهند.

وصل جان ذکر خرقه در بعضی مولفات فقیر کاظم الحروف گذشته بنا بر آن ذکرش چندان ضرورتی نیست
 طی کش از آن مناسب میدانم و مسئله خلافت را عجلأ اینجا ذکر می کنم باید دانست که شیخ محمد اگر ختمی
 صابری در مناخج السالکین گوید مخفی نماید که خلافت مشایخ که درین امارت است بر مذهب نوعست

بعضی از آن مقبول و بعضی غیر مقبول چنانچه ذکر کرده می آید این فائده بر طالبان این فن روشن گردد
احصائیه اجازه آجاء و راتیکما تکلیفا اولیا

احصائیه آنکه کاتبه امام الهی کی را خلیفه خویش گیرد و جانشین خود گرداند چنانچه صاحب سیرالاولیاء
می نویسد که وقتی حضرت فریدالدین گنجشک خواسته بود که مریدی را خلافت داده صاحب ولایت هندوستان
گرداند در سیرالاولیاء در اندک بدار که نظام باو نمی رسید در راه راست نمایان این خلافت اوست بدو
دهی چون حضرت سلطان المشائخ در رسید شیخ او را امام الهی خلیفه خود کرده صاحب ولایت هندوستان
گردانید و در حق او مرتبه ها نموده اکثر اوقات در خلا و لا یفرمود که من بایا نظام را در ظاهر خلیفه گرفته ام اما بطن
وی خلیفه باری تعالی است و نائب محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و این نوع خلافت اصفیاء و اصفیاء
خلافت الهی نیز گویند.

اجازة آنکه شیخ مریدی را خواه وارث باشد یا بیگانه قابل کار دیده برضا و رغبت خود خلیفه گیر و چنانچه رسم
جمهور مشائخ است این نوع خلافت را ارضاء نیز نامند.

اجزاء آنکه شیخ ازین عالم نقل کرد و کسی را خلیفه گرفت قوم و قبیله دارش و مریدی را بخلاف می چویند
نمایند چنانچه رسم عام است این خلافت نزد مشائخ روان نیست این نوع خلافت را افتراقی نیز گویند چرا که
اهل اجماع بر خلافت وارث مذکور اگر بر تبه ارشاد و استخلاف رسیده اند اجازت یکی از ایشان کافی است
حاجت اجماع نیست و اگر بر تبه مذکور رسیده اند اجازت و خلافت ناقصان چه نفع بخشد اگر کسی گوید که
خلافت حضرت صدیق اکبر و خلفای راشدین نیز پیش اهل سنت و جماعت باجماع است ثابت شد
پس باید که این نوع خلافت از خلافت های دیگر جایز تر و بهتر باشد که در خیر القرون مسلم الثبوت آمده گویم
خلافت باطنی که تکمیل ناقصان بآن باز بسته است و خلفای اربعه را در حضور حضرت صلی الله علیه و سلم
باجازت خاصه آنحضرت حاصل گشته بود این خلافت بدون اجازت شیخ حاصل نمی گردد و از جمیع
ثابت نمی شود و خلافتیکه بعد انتقال حضرت سید المرسلین ازین دار فانی بعالم جاودانی بخلاف می آنحضرت
باجماع مسلم گشته خلافت ظاهری بود که بآن ترویج احکام شریعت و انتظام مصالح معاش و معاد عباد کنند

الحق این خلافت باجماع ثقات ثابت می شود پس از امت آنحضرت بعضی خلیفه و نائب باطن می علیهم السلام است که ترویج طریقت وی بجهان و تعلیم شریعت وی بلسان می کنند چه مروج طریقت است و ترویج احکام شریعت لازم است و آن عکس و برعکس خلیفه ظاهر و نیست که متوجه ترویج شریعت اصلاح مصلح عباد باشد فقط اینها ملوک و سلاطین و امرا و حکام باشند اگر امضا بر امور معاش و معاد بصواب دید علماء و فقهای دین کنند والا خلیفه نباشند بلکه حاکم و جابر بودند و خلفای اربعه رضی الله عنهم خلفای ظاهر و باطن آنحضرت صلی الله علیه و سلم اند که در هر دو خلافت جمع کرده اند ایشان نائبان علی الاطلاق و جامعان جمیع کمالات الایات مطلقه و مقیده باطنیه و ولایت مطلقه و مقیده ظاهریه اند به نیابت کلیه که مثل شان دیگری بود انبیا علیهم الصلوٰه و السلام پیدا شده قافم.

و رانسته آنکه شیخ ازین جهان درگذشت و خلیفه را بجای خود گذشت و رانته که نمایان این امر بود بر سجاده نشست و خود را خلیفه گرفت این نوع خلافت امثال خود منظور نداشته اند و اگر حیوانات آن شیخ او را در باطن امر فایده را بداند که نزد صوفیه امر باطن جائز است و لیکن چون اسناد این خلافت ظاهر منقطع است و باطن از شیخ مجاز نشسته خلافت انقطاعی باشد و چندان فائده نرساند.

حکما آنکه بزرگ وفات یافت اما وی خلیفه نشست و از ثانی او بایک دیگر مناقشه برپا کردند پادشاه وقت و آنکه را لائق کار دانسته بخلاف ممتاز نمود این نوع خلافت بر حکم اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکره جائز می نماید بشرطیکه والی امر صاحب نسبت باطن و لائق تکمیل ناقصان باشد اگر چه در ظاهر سلطنت و پادشاهی داشته باشد و اگر والی امر نسبت باطن ندارد اجازت وی هیچ نیست.

تکلیف آنکه میری از میری تکلیف سفارش یا حمایت دیگری یا تکلیف مزاحمت خود خلافت او را با این خلافت روا نباشد و هم برخورداری در آن نیست لیکن عدم جواز این خلافت علی الاطلاق نیست چرا که اگر مرید لائق تکمیل دیگران شده است بهر طوریکه خلافت بگیرد سزاوارست با همچنین کس اگر خلافت ندید که توجیه نیست و اگر لیاقت مذکوره ندارد و هر چه که خلافت باشد چندان معتد به نبوده و بعضی از محققان این قوم گفته اند که اصل در خلافت اینست که مرید و متقی تر کسی و تصفیه رنج حجب موهوم کرده مدراج کمال

مظهره الهیبت تکمیل دیگران پیدا کند و فانی بفساد اتم شود و عند الله متحق خلافت می گردد پس بایضا و جلیل سلطان
 خلیفه خود و نائب نبی خویش بر واسطه دیگری میگرداند و طالب بعد وصول باین مقام خلیفه متحق تقاضا می شود
 محتاج به خلافت هیچ کی نمی باشد و پیش از وصول بمقام مذکور اگر بر خلافت دهن خلیفه نشود و لهذا حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم هیچکس را از اصحاب کرام بحضور خود خلافت نداده و هیچ خلافت نداده و هیچکس
 این جاعل فی الارض خلیفه کار خداوند است جل سلطان هر که الائن خواهد دید بخلافت شرف خواهد ست
 پس خلافت خلفاء اربعه ترتیب معروف داده خدا هست کی را بعد دیگرے رتبتا ترتیب حصول
 استحقاق خلافت پس باطل شد قول کسی که قائل فیض جلی است بر خلافت حضرت متضی علی کرم الله وجهه
 چه متحق بخلافت از جانب حق بعد حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر است
 و بعد از آن حضرت عمر رضی الله عنه و بعد از آن حضرت عثمان رضی الله عنه و بعد حضرت علی کرم الله وجهه
 پس اگر و در حق جلی متحقق بودی استخلاف من الله هم موافق آن شدی و اول خلیفه حضرت علی کرم الله وجهه
 بودی حضرت صدیق اکبر که خبر خبر صادق احتمال کذب ارد و چون چنین نشد معلوم گشت که قول فیض
 جلی باطل و افترا محض است از جهت آنکه خداوند جل سلطان عادل است ظالم نیست که وضع شیء دیگر محمل
 آن کند پس وضع خلافت که انشای سبحانه به ترتیب مذکور واقع شد عدل محض است بر تقدیر قول نص
 جلی لازم می آید نسبت ظلم بجانب حق تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا اما محققین این کا صوفیه
 متفق اند بر آنکه در خلیفه و جہت می باشد جہت ولایت و تصرف که جہت باطن است و باین جہت نائب
 و خلیفه حق است و جہت متابعت و ارشاد که جہت ظاہر است و باین جہت خلیفه حضرت سید کائنات
 صلی الله علیه و سلم پس جہتین مذکورین ارکان و دعائم قصر خلافت اند که بر یکے ازین هر دو به و ن نگری قائم
 نماند چه جہت ولایت جہت فانی است و جہت متابعت جہت بقاء است و خلافت بدون حصول
 صفت فنا و بقاء در خلیفه چه طور صورت بندد و بفقدان یکی از اینها در خلیفه نقصان در ذات وی پیدا
 آید چه اگر بظاہر حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم دریا بندگان شرف صحبت می علیه اسلام
 مجاز نگردد و سلسله اجازت از روی ظاهر منقطع الانسا بود و این نقصان صریح است بلکه کل خلافت

نامعتبر و نامنظور باشد که انفراد یک کن خلافت که اجازت ظاهری است موجب انفراد کل خلافت است
که خلافت مرکب از دو کن است که عبارت از اجازت ظاهر و باطن است و همچنین است حکم نائب نبی صلی
علیه سلم و نائب نائب نبی الی یومئذ که بی اجازت شیخ هر وقتیکه نائب نبی است مرید وی را ارشاد مریدان
و مرید گرفتن شان درست نیاید و چون خلافت انتظامیه خلفائے اربعه رضی الله عنهم باجماع امت ثابت
شده و ثبوت حجیت اجماع بحديث حضرت سالت پناه است پس ثبوت خلافت خلفا بترتیب معلوم
باعتلاف آنحضرت باشد که آنها را بهمان ترتیب و مقرر است که آنحضرت خلافت ارشاد و تکمیل ناقصان
خلفائے خود را در حین حیات خویش عطا فرموده بود.

اویس آنکه شخصی از روح بزرگ که ازین عالم انقل کرد تربیت خلافت گیرد این نوع خلافت را
بعضی بزرگان مانتقم کرده داشته اند لیکن این خلافت چون در ظاهر شیخ مرتب نیست و منقطع الاستاد
بحسب ظاهر پس چندان معتبر نباشد انتهی و معتبر نیست خلافت آنکه گوید من در خواب خلافت یافته ام
خادم شیخ سعد خیر آبادی در شرح رساله گوید که بعضی بودند و میسند که ثبوت خلافت در حالت خواب
کردند که پیر من مراد در حالت خواب خلافت داده و معلوم است که خواب حکمی از احکام شرع ثابت نشود و ثبوت
خلافت که تعلق بحیات دارد چگونه بود و جائز است خرقه خلافت بکسی که وی را بحدود شیخ کی از خادمان
مقبول شیخ پویند و گوید که تو نیز خلیفه شیخ هستی و شیخ بدان راضی بود و گوید از زبان خود آن وقت بیچ
نگوی چنانکه الیاس خواجہ اقبال خاوم خرقه حضرت سلطان المشائخ را به مولانا یوسف چنانکه در سیر الاولیا
مقوم است و نیز جائز است اجازت پیش از بلوغ مجازیه نهایت مرتبه کمال چنانکه در مکتوب صد و نهم از جمله
اول مکتوبات حضرت شیخ احمد مجد الدلت ثانی سرسندی که بمیر محمد نعمان صد و ریافته واقع شد که المشائخ
طریقیت پیش از تمامی بعضی مریدان را اجازت تعلیم طریقت داده اند چنانچه حضرت خواجہ نقشبند قدس سره
مولانا یعقوب چرخي و در رساله مبدء و مجاد فرموده که گاه باشد که کمالی ناقص الاجازت تعلیم طریقت می دهد
و در ضمن اجتماع مریدان کار آن ناقص با تمام میرساند انتهی ادرین صورت بهتر آنست که در اجازت نامه
و یاد لفظ اجازت قید صلاح و تقوی و دیگر ثمرات شیخی که منظور و محتاج الیه باشد افزاید چنانکه از بعضی

بزرگان لعل آمده و شیخ خلافت را بدو قسم دیگر تقسیم کرده اند صغری و کبری صغری آنکه پیر مجاهده و ریاست
 مریدیه بنا بر حسن ظن بخلایقش نواز و کبری آنکه بر دل شیخ کرات و مراتب الهام حق باعطای خلافت یکی
 را از مریدان ظهور یاب چنانکه اکثر آن خطره از دل رفع نماید ترفع نشود و این خلافت کبری است شاه محمدی
 قادری المعروف بشاه خوب الله که آبادی در کلمات متولفه گوید که اجازت عام است خلافت خاص نفی
 خاص نفی عام نمی کند اجازت پیش از بلوغ مجازیه نهایت مرتبه کمال نیز مجوز است و در اجازت کمال
 اہلیت تربیت مشروط نباشد بلکه هر مقدار که کمال داشته خواهد بود همان مقدار تربیت طالبان خواهد کرد
 و در خلافت نیابت قائم مقامی مستخلف شرط است یعنی انچه از شیخ مقتدا تواند شد از خلیفه نیز تواند بوقوع آمد
 و نسبت خلیفه بر مستخلف از میان سایر اصحاب بچیز نسبت انسان بحق باشد جل جلاله از میان سایر مخلوقات
 پس چون شیخ کامل و مکمل و اصل و اصل یکی از اصحاب خود را در درجه خویش می بیند او را خلافت خود می گیرد
 و اگر باجازت الکفای نماید و غالباً این قسم کسیکه شایستگی خلافت در او شود متعدد نمی باشد حضرت شایسته
 آنکه آبادی میفرمود که سخن اکابر طریقت است که آسمان را یک آفتاب پیر را یک مرید و استاد را یک
 شاگرد باشد و فرق میان مجاز و ماذون آنست که مجاز بمنزله مقلد است و ماذون بر تبت مجتهد و چنانکه میرزا
 بلوچ بدرجه اجتهاد در ظاهر شرائط است وصول بر تبت حلیه اذن نیز در باطن شرائط دارد حضرت مرشدی
 در اسناد الشیخ می فرماید که ادنی شرائط اجازت استقامت بر شریعت است بعد از حصول حجت صحیح
 و وصول تصحیح عقیده بهنجیکه تساهل و تکاسل در اتیان احکام شریعت طریقت صورت نمند
 و اعلای آن تخلیق باخلاق شیخ است هماکن و همین است مقصود شیخ محی الدین ابن العربی در فیض آدمی
 که ومن شرط الخلیفة ان یکون علی صورة المستخلف و آداب خلافت اینست که هر شیخ که بکس
 خلافت اذن خواهد باید که عام و خاص را خبر کرده جمع سازد و بچند وجاعت مردمان خلایق و غمایت کند
 تا خلافت و شیخ اذنا بت مستقیم شود غرض شرط در استحقاق شیخی و خلافت ادا جماع اصحاب طریقت
 در باب حقیقت می باید که لا جماع حجة و لقوله علیه السلام لا یجتمع امتی علی الضلالة زیرا که
 اگر کسی در خلافت و شیخی ادا نکارد نماید و اصحاب را باب عهد اختلاف کنند آن اجتماع نباشد و جماع

شرط اعظم و کس او قی و کی از آداب شرع است پس آن خلافت خلاف نباشد و هایت کردن او بر بندگان
خدا خلالت نبوده و خلافت نامه به اهل بدین مضمون که متوکل باشی و آراء و دینی قبول کنی و بزرگوارت عباد
مشغول نشوی و به تعیین آنکس چیزی نستانی و بر در ملک و سلاطین بی طلب نروی و هر چه از غیب رسد
آن را ذخیره کنی و بندگان خدا را بسوی حق ارشاد نمائی و نیز او را علم سجاده تعلیم کنی تا سر او را سجاده شود و
خادم خود را وصیت کند که بعد وفات من و زسوم این کس را با خلعت شیخی خلافت حضور جماعت مسلمانان
و علمای مشایخ پیارد و گوید که خدمت شیخ این را خلافت داده است و بجای خود نصب کرده تا بندگان حق
را بر جاده شرع و طریقت دعوت کند زیاد اگر خواهی در کتاب مستطاب شرائط الوسائط المظفر کن.

وصل باید دانست که خرقه که از صاحب سماع در حال جدافتد استعمال آن او را درست آید و آن خرقه بر دو
نوع بود صحیح و غیره اما حکم خرقه صحیح اگر مرد و اجدد القاء و اعطای آن تخصیص قوال بود دیگری را با و مشارکت
و مساهمت نباشد اگر آن تخصیص او نبود و شخصی متمیز و متمثل الامرا حاضر باشد حسب اجتهاد خود اگر اصلیت
بین بقوال دهد و اگر او دیگر کسی را بر و مجال اعتراض نه چه تصرفات او همه از سر خیرت
و بصیرت بود و اگر حاضران مجلس سماع همه احوال باشند و شخصی حاضر خرقه بقوال باشد چه محرک باعث
و جد که سبب القاء خرقه باشد قول او بود و من قتل قتلا فله سلبه و بعضی گفته اند که خرقه از ان جمیع
بود چه باعث و جد نه مجرد قول قوال بود بلکه سبب آن مجموع قول او و برکت جمع بود و مستند قول این طائفه
قیاس بر قضیه واقع بر دست که جوانان لشکر اسلام در قتال با اعدا سارعت نمودند باید که غنیمت
همه ایشان ابو چون ظفر یافتند خواستند که جمعی غنیمت خود بر او زین پیران گفتند که ناظرا لکم و رداء لکم
فلاتنهبوا بالغنائم و ننا و نزاع پیدا کرد رجوع بحضرت سالت صلی الله علیه و سلم کردند تا جی منزل
شد که یسافونک عن الانفال قل الانفال لله و الرسول پس رسول الله صلی الله علیه و سلم
غنیمت امیان ایشان بسویت قسمت کرد و طائفه گفته اند اگر قوال را می جماعت بود با جمیع ساهم
والا در نصیب داخل نبود و بعضی گفته اند اگر او را با جرت گرفته باشند نهند و الا مشارک جمع باشد و اگر
کسی را از مجاهدان خدای در میان آورد و حاضران بدان راضی نباشند و او بود که هر کس با سر خرقه خود و او آن

فالبقوال مهنداگر کسی در القاء خرقة نیت داشته باشد و نخواهد که دیگر یاره با سر خرقة رود خرقة او را بقوال مهند
و اما حکم خرقة مبرقة که صاحب مبدآن را از سر غلبه حال سلب اختیار بر خود خرقة کند آنست که بر حاضران مجلس
سماع جنباً او غیر جنس قسمت کنند و هر یک را نصیب بدهند لکن الفیقه لمن شهد الحاقعة و شرط در ممت
غیر جنس آنست که در حق این طائفه حسن ظنی دارد و تبرک خرقة ایشان را معتقد بود و اگر کسی در حال
قسمت حاضر شود و در وقت سماع حاضر نبوده باشد او را نیز نصیب بدهند قال الله سبحانه و تعالی اذا حضر
القسمه اولوا القربى و اللقاصی و المساکین فادزقوهم من ههنا و اگر خبر آنها که انداخته باشد بعضی
صحیح باشد و بعضی مبرقه اگر شیخ حاضر بود و صحبت مبد خرقة صحیح را را و بود که تبعیت مبرقه مزیق کند و بر
حاضران بنقسم گرداند هیچ کس را بر و اعتراض نرسد.

حکایت ست کتبی میان فقها و صوفیان در دعوتی اندر نیشاپور اتفاق اجتماع افتاد و شیخ فقها
ابو محمد جوینی بود و شیخ صوفیان ابوالقاسم قشیری صوفی در سماع از غلبه وجد القاء خرقة کرد چون صوفیان
از سماع فارغ شدند آن خرقة را تقسیم کردند ابو محمد جوینی شش بلیعه فقها کرد و آهسته گفت هذا السراف
و اضاعة المال ابوالقاسم قشیری این سخن بشنید و هیچ نگفت تا قسمت تمام شد و خادم را بخواه
و گفت بنگر تا درین مجمع سجاده طبع که دار آن را حاضر کن چون حاضر کرد و شخصه را از اهل خیرت بصارت
بخواند و گفت این سجاده را در مالایه چند بخزند گفت بدینا که گفت چون یک پاره بودی بچند پاره پدید
گفت نیم وینا را نگاه رو به محمد جوینی کرد و گفت هذا الایسی اضاعة المال و اصل
در تزیین خرقة و قسمت آن بر حاضران حدیثیست مستند از انس بن مالک رضی الله عنه که گفت
کنا عند رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا نزل علیه جبرئیل علیه السلام فقال
یا رسول الله ان فقراء امتک یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف الیوم و هو
خمس مائة عام ففرح رسول الله صلی الله علیه و سلم و قال افیکم من ینشدنا
فقال بدوی نعم یا رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال هات فانشد البدوی

قد لسعت حبة الهوى كبدي	فلا طبيب لها ولا سراق
------------------------	-----------------------

لا الحبيب الذي شغفت به فانه رقيبتي وتربيتي

فتواجد رسول الله صلى الله عليه وسلم تواجد الاصحاب معه حتى سقط رداة عن منكبيه فلما فرغوا دأوى كل واحد الى مكانه فقال معاوية ابن ابي سفيان ما احسن لعبيكم يا رسول الله فقال له يا معاوية ليس بكريم من لم يهتز عند سماع

ذكر الحبيب ثم سمر واداءه صلى الله عليه وسلم بين حاضريهم

باربعماثة قطعتة ودر صحت اين حديث خلاف کرده اند اگر صحت تام تحقق

شود متصوفان را در توجيه صحت سماع الحسان وحرکت و تمزيق ثياب

و قسمت آن بر حاضران بهترين متمم کے بود و الله اعلم فقط

الشاعر سعادتي ايات هذا ارجو ان لطيفكم کرده

بگزيديا عشقت بگريه كباب مارا به طبيب مي شناسد

نه فسونگر نه دوا را به مگر آن حبيب دلکش که

ر بوده دل را دستم به فسونگر نه در آید

بکند علاج مارا به ۱۲

الایضاح فی تہمتہ الانتصاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد بیحد مرخداۓ را زیا که طرز اندیشہ آفریدہ اوست در تن لفظ جان میدہ اوست
 پشت معنی قوی ز پہلویش خامہ را فرہی ز بازویش رشحات کرش تازگی بخش
 قلوب انبیاست و نفحات انبش مفرح صد و را ولیا۔ و درود نامحدود حضرتے راستہ کہ
 تن از نور بالودہ سرچشمہ لے ہچو متاب در چشمہ تمنائے دیرینہ کردگار
 بوسے ایزد از خوش امیدار ذات پاکش موجب تخلیق عالم کرد و صفاتش باعث تکمیل آدم
 و برآل اصحاب می کہ اقتدائے شان عروج معارج ولایت است و اقتفائے آنان سلوک بنا بر کرامت
 اللہ وصل وسلم علیہ والہ واصحابہ اجمعین و علی سائر اتباعہ و اولیاء امتہ ہدایۃ
 طریق الحق و ہی معالم الدین بعد ازین می گوید فقیر سرایا تقصیر حقیر جلیب حیدر کہ این
 کتاب مستطاب انتصاح عن ذکر اہل الصلاح مصنفہ و مولفہ جناب عرفان باب صدر نشین چار بار الش
 عز و تمکین آر کیا آرائی و سادہ شریعت و دین حقائے گوشہ گیران تمناعت شامبار بلند پرواز امج
 ولایت مرشدی و استادی سیدی و سدی مرآت جمال خالق کبر و لانا حافظ شاہ علی انوار قلند
 روح اللہ روح الطہر و افاض علینا فیوضاتہ فی الحضر و السفر کہ حالات بزرگان سلاسل این
 خاندان عالی یعنی قادریہ و قلندریہ و چشتیہ و سہروردیہ و فردوسیہ و طیفوریہ و مداریہ و نقشبندیہ و حنفیہ است
 فرحت افزا و نیکہ است سرتانما ہر حرفش خاصیت مفرح القلوبی و ہر شرطش تزکیہ نفسی و دعوت میکند

الحی که چنین تلفوظ مجمل مفصل نام موصوف بصفات متذکره بالا از نظر حاضر گذشتن نخستین نبوت متبعو تثنی سین
 بود که لغو را اختتام مسوده تصنیف هنوز نوبت نمیشد که دلش بر سیده بود که جناب خافط عمره جبین صاحب مغفور
 کاکوروی که یک از اعره قریب حضرت مولف بودند عزم انطباعش کرده در مدت قلیله بقالب طبع در آورده و در
 بخش چشم نظر گیان کردند اما از سوراخ اتفاق یعنی تحیل و عدم تصحیح کاپی و قلت معائنه پُر و کربا باعث مشاغل
 تجارت و غیره حافظ صاحب موصوف را رود ادخلاط کثیره در آن اده یافت و علاوه اغلاط مذکوره اکثر حالات
 بهم در تحریر کاپی از مسوده اصلی در اندراج فرو گذشت شد که وقوع آن حضرت مولف را چنان باعث قلق
 و خجالت خاطر گردید که اکثر بر زبان و دشتان می رفت که این کتاب بوجه متذکره بالا بسیار غلط طبع شد معائنه
 آن خود را از امری دهنده تعالی چنان فرصت عطا فرماید که این احسب خواست بصحت رسام چنانچه
 اولاً مقدمه این کتاب مع یک و حال از دست مبارک صحیح فرموده بود دیگر باز بوجه عیدم فرصتی که از کثرت
 مشاغل نشد و ارشاد که معموله خاندانی بود نوبت تصحیح زاندا زان نیامد و سال قبل از وصال خویش روی
 بر سبیل تذکره بجانب حقیر که یک از خدمت حضار بارگاه هایلوش بود متوجه شد و فرمودند که تو اگر خدمت تحریر این
 رساله بپذیری خود گیری باین را در مدت قلیله بصحت رسام عرض کردم که بجان دل حاضر هرگاه ارشاد عالی شود
 که مهت بمیان جان بسته شرف تحریرش فرمایم لیکن بوجه دیگر موافق و عدالت و غیره تکمیلش نوبت نرسید
 و داعیه دلی از قوت فعل نیانجامید تا آنکه از دست و تنم ماه شوال سنه یک هزار و سه صد و شصت و سه هجری
 آغاز مرض الوصال گردید و بتاریخ بستم ماه محرم الحرام سنه یک هزار و سه صد و شصت و چهار هجری باین جهان فانی
 را پدید آورده وصال محبوب حقیقی پسندید و کوه غم و الم بر میان چنان انداختند که دلها پاش پاش و قلوب
 پُر از حسرت و یاس گشتند کنوناتی همه در دل ماند و مقاصد دینی سرانجام یافت افسوس مصروع
 ای بسا آرزو که خاک شده همدین حسرت و یاس ماه جمادی الآخر سنه یک هزار و سه صد و شصت
 و پنج هجری روئیده که دل بخت نارسا گل بر نهی کار و بخت بایام ناسر آشکوه یوفانی روزگار داشت
 بیسته اندوه گنجینه چنان ریخته که غم و از گونی بخت و ناسازگاری وقت بخور و شرف خدمت متصل
 پروا و تانیض صحبت اهل صلاح بدست آید و کثرت کار بسته و نماید اگر چه عدم استطاعتی و بی بضاعتی

خود از سرای علم و فضل ظاهر است اما این همه محض سرفرازی و عنایت بغایت است که بنده را قابل این کار دانستند
و سعادت تصحیح کتاب مذکور بخشیدند همانا این بنده نوازی و پرستش پنهانی را باعث از یاد عنایت خداوندی
و گرمی هنگامه ذوق خدمت عالی آن جناب متعالی دانستم و کرمیت بسبب مترجم و مستعد تصحیح کتاب موصوف شدم
چونکه علاوه اغلاط کتابت در بعضی بیانات که بروی طبع سابق اختصار مخمل هم واقع شده بود انداختی المقدور
آن همه را دفع ساختم و بهره سعادت ازین کار برداشتم تا که آن اختصار مخمل فهم مطالب شود و به چنان اطنائات
محل گردد که ماطمین را قلع و ملاطی بخاطر راه یابد یا بجمله به توجیه روح مبارکش در تئ اندک اوصاف سرچشم
فراغت یافتیم و بپاس گذاری فرجام کارش دل زبان را نشاخوان بنده پروری ساختم خدا کند که این
همه مقبول روح پر فتوح حضرت ایشان گردد و بر حال پریشانم که سراپا آلوده گناه است نگاهی افکند از من و در پناه
مسکین حسن می گوید یکی وقت عشاق تو خوش گریه من از ایشان نیم در کار ایشان کن مرا
چونکه این کتاب مشتمل بود بر بیان سلاسل عالیّه خاندانی که ضرورت اقتضا که قدس از حالات سراپا کمالات
جناب الداجه حضرت مؤلف که بعد وفات شان نام نامی و هم گرامی او شان خود حضرت موصوف برج شهباز
فرموده بودند و نیز حالات بعضی بزرگان دیگر که از خدمت شان اجازت سلاسل سبعه درین خاندان ایشان
رسیده مثل حضرت شاه عبدالعزیز قلندر برادرزاده و خلیفه حضرت شاه عبدالرحمن قلندر لاهور پوری و حضرت
شاه خدا بخش قلندر خلعت صف و خلیفه سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر ال آبادی و حضرت شاه علی ظفر
قلندر خلعت و خلیفه حضرت شاه مسعود علی قلندر ال آبادی و حضرت خواجہ حسن المودودی لفظی آبادی ثم الکنوی
و نیز حضرت مؤلف سمت اندراج پذیرد تا که این کتاب درین باب بجای خود کتابت مستقل گردد و طالب را
بصورت عدم دستیابی کتاب مستطاب **صول المقصود** و بکار آید و هم فوائد دیگر را شاید که از
حالات حضرت موصوف الصد زکاشته و در آخر آنها جدری مشعر بر تواریخ و تئین ولادت و وفات مدت عمر
و تدفین پیران سلاسل عالیّه ثنائیه که خالی از نفع رسانی و آسانی نیست اضافه نموده بطور تئمه شامل
کتابت ساختیم و نامش **الایضاح فی تئمه الانتصالح** بر زبان آوردم پس هر چه در اینجا تحریر
یافت همه فیض صحبت و تئیم حضرت مؤلف است و کار گذاری طبع نارسا در عبارت آرائی

خانم یار و سطرچ کس معرفت الهی و لعب فاهاشماهاشماها
 الحال از ناظرین برکنین و صاحب علم و یقین چشم آن دارم که چون با خدا وقت خود خوش دارند از معاینه این جنو
 مختصر خط و نصیب بر دارند حقیر را با تقصیر از دعا حسن خاتمت و سلامتی ایمان و حصول عرفان
 فراموش نماند و اگر سبب خلط یا زک دریا نه حمل بطلت بضاعت عدم استطاعت این پیچیده زکریه بر عین
 و کرم پوشند و طبعش کوشش یارب بحالات شبه جلالی کاند کرم وجود ندارد ثانی
 کن باطن من پاک یک جلوه او آلوده کن با غرض نفسانی الدس اسواه بوس

و اگر قطب سپهر استقامت کوه ارض کرامت حجة العارفين نخبه
 الواصلین ذی الشرف اعلی حضرت شاه عبدالقادر فاضل دین

ایشان خاتم النبیین حضرت شاه غلام محبتی قلندر راجن حضرت شاه المدیاحمد قلندر لاهوری انداز اجتهادی
 طفولیت تا اوان شباب در حجر کرامت و کرامت استقامت و الدما جود خویش و هر دو مکرّم حضرت شاه عبدالکریم
 قلندر و حضرت شاه امین الدین قلندر قدس سرهما نده بدشهادی موفور و علوم صوری و معنوی کامیاب
 گردیده قطب الوقت و تحشیم روزگار و از عطایه اعیان طریقت و واقفان اسرار حقیقت شد تا لحق که ذات
 شریفش در روشنی و در دو عالم یکجا و در فقر و تائید سفت نبوی صلی الله علیه و سلم مشهور زمانه بود و فی نفس الامر
 در خاندان محبتی بدیل ایشان شنیده نشد و مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره و کتاب استقامت
 اصول مقصود و رقم فرموده اند که حضرت موصوف بغایت بزرگ بود و هر کس از ساکنان آنجا قائل
 در روشنی و ولایت ایشان بود نسبت ارادت خلافت بخیرت عم بزرگوار خود حضرت شاه عبدالکریم
 قلندر رحم میداشت که مابین الکریم بن الکریم و صفت او صادق می آمد مدت اربع ساعته غفلت و وزید
 مدام از خلق بیگانه و با حق بیگانه ماند خوش طالع که غم غمخانه دنیاوی نداشته چشم متبایره حق بینی نگاشت
 بعد از وفات پیر و مرشد خویش بست و شش سال و ساد آرای مسند شیخی و مقتدائی گشته در رشد
 و ارشاد و افاضه فیوض محبتی کوشید و عالم را فیضیاب ساخت گویا بی سخن چون آکال را هر چه بدید

شدن ست تایخ هفتدهم ماه ذی القعدة سنه يك هزار و دصده و سبت و پنج هجری ازین دارقانی
 رخت سفر بسته بر حمت حق پیوستند و از ارش در لاهر پور من مضافات سینا پور باین مسجد و روضه مشرفیه
 حضرت شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر رحم برچو تیره مر از حضرت شاه عبدالرحمن قلندر پیر و مرشد و عم
 ایشان متصل مر از حضرت شاه سلطان همدی قلندر مرشد زاده ایشان بطرف مغرب واقع ست از خلفا
 ایشان حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی و حضرت شاه تراب علی قلندر کا کوری و حضرت شاه علی مظهر
 قلندر الہ آبادی و حضرت شاه علاء الدین عرت شاه غلام حضرت قلندر لاهر پوری مادیرا و زاده ایشان بودند

ذکر عارف اسرار حدیث کاشف موزات صمدیت سراج الکاملین صلیح
 العاشقین واقف اطوار ابریت ہیری حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی

ایشان خلف اصغر و خلیفہ برحق والد ماجد خویش سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر الہ آبادی اند
 از بدو شعور بسعادت حضور پر نور والد ماجد خویش مشرف مانده کتب درسیہ فقہ و تصوف غیر حضرت
 ایشان با تمام رسانید چنانکہ بایرہ عشق الہی در ذات وی از ازل نہادہ بودند پس یکایک ست افشا شد
 و در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ بر دست حق پرست حضرت والد ماجد خویش محبت کردہ از کار و افتخار و آواراد
 و مراقبات بمولانا خاندانی از حد متش فر گرفت و از اجلہ خلفاے و گشت پیوستہ بنظر رحمت مر رفت
 پدیری و مرشدی مشغوف مالوف مانده جامع فضائل و کمالات و صاحب حالات عالیہ مقامات متعالیہ
 گردید از کار و اشتغال قلندر یچنانکہ صحیح و درست وی میدانتست کم کسے را معلوم بود و نیز باین برادر
 کلان یعنی حضرت شاه سعید علی قلندر رحم و ایشان چنان اتحاد و محبت بود کہ کمتر کسی اشتنبیدہ شد
 برادر بزرگ اکثر می فرمودند کہ ہر کہ ایشان را راضی داشت مرا راضی داشت ایشان نیز برادر کلان را
 بجای مرشد خویش می انگاشتند و ہمین وجہ ترک لباس در ایام حیات شان نہ کردند با بعد وفات
 ایشان ترک لباس فرمودہ خرقة بفر پوشیدند و در آستانہ بزرگان تون کہ از مضائق نگدہ و محل اقامت
 جد خود حضرت شاه محمد ماہ قلندر خلیفہ حضرت سید العرفا شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر لاهر پوری

سکونت در زند و از حضرت شاه عبدالقادر لاهوری نیز اجازت و خلافت سلسل سبعه موافق رسم آبائی حاصل فرموده بودند بعد از وفات برادر بزرگ خویش شانزده سال بقید حیات مانده ابواب رشد و هدایت بر مردان و مسترشدان کشاد و اکثران او حاصل گشت گردانید بالاخر مقتضای آیه شریفه کُلُّ نَفْسٍ ذَاتُ الْفَلَقِ الْمَوْتَ بتاریخ نوژن دهم ماه ربیع الاول سال یک هزار و دصد و چهل و هفت هجری آغاز جازا امید و وصال محبوب حقیقی پسندید از شریفش در مکه شریف من مضافات الکه آباد در روضه حضرت الداجه خود در پل واقع است یزار و تئیریک به از خلفای مے مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر کاکوروی و حضرت شاه بخشش علی قلندر خلف اکبر و جانشین ایشان بودند۔

ذکر عالم اطوار ارشاد و در بهری قائم با حکام شریعت نبوی مود فیوض و کمالات لم یزنی مقبول فی ملین حضرت خواجه حسن و دودی ایشتی لکنوی

سکالہ مخاندن سیادت و خلاصه و دیان کرامت بود کتب شریفش به دست اسطه حضرت امام علی موسی رضا رضی الله عنه ذات قدسی صفات مرجع اهل علم و کمال و قدوة ارباب سماع و وجود و حال بود در زمان سلطان غازی الدین حیدر فرمان و لے لکھنو منبع رشد و ارشاد و مرجع اصحاب صدق سدا بود و چنانچه سمیع است که سلطان موصوف و خد متش اخلاص اعتقاد بسیار داشت خود را از مخلصین صابین وی مین پشت فطیفه معقول با هزار نیز از نزد خود بحضور ایشان می گذرانید جمعیت و خلافت از حضرت شاه علی اکبر بود و دودی چشتی فیض آبادی که سلسله اش پجاده واسطه حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب الهی دهلوی منتفی می شود می داشت در بیان حقائق و معارف عمده و بابر تصانیف حضرت خاتم ولایت محمدیه شیخ اکبر محی الدین ابن العربی الطائی الاندلسی خصوصاً عجمی تام داشت از مرشد نامرشد العالم حضرت شاه محمد کلم قلندر روح بسیار اتحاد و اخلاص بود مکاتیب حضرت خواجہ صاحب کربنا حضرت صاحب موصوف حدی یافته اند بران شاهد عادل هستند و مقتضای همین خلوص اتحاد مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر اجازت و خلافت سلسله عالیہ قادریه چشتیه نظامیه را ایشان اخذ فرموده بود چنانچه اجازت نامه که حضرت

خواجہ صاحب بنام نامی حضرت مرشد ناموصوف رقم فرموده اند احوال درین خاندان موجود است منجمله حضرت صاحب در کتاب مستطاب اصول المقصود و اظهارش فرموده اند حالات و جد و حال ایشان اکثر از بزرگان خود شنیده ام یکی از ان اینست که در سنه ۷۰۰ در دوازده واقع شهر لکنو بمجلس سماع گرم بود ایشان را حالتی در گرفت همدان حالت خود را از بالاس در دوازده بزرگان خواندند مریدشان که زیر آن در دوازده استاده بود جان فدائی پیر کرد و هر دو دست راست کرده او شان را بران بگمشت و ایشانرا خبر نموده وفات ایشان در سنه یک هزار و دویست و چهل و یک هجری واقع شد روضه شریفه در شهر لکنو متصل درگاه حضرت عباس رضی و واقع است بالین در اثر شریف شجره عالیہ حشمتیہ بغایت نفاست و لطافت و بر در دیوار آیات قرآنی بخط طغراچین خوبی و زیبائی کنده اند که جائی دیگر یافته نشدند دو قطعه تاریخ مخبر سال وفات که بر در دوازده روضه شریفه کتب و اندر دجل ذیل اند قطعه نیره گردید جهان در نظر اهل تقین گشت رخ رشید هدایت جهان بیت خاک گفتی بجای سال فاش بافت جانشین علی اکبر حسن عارف پاک ایضا و دیگر کرد ملت جهان سوی جهان حضرت خواجہ حسن بابرکات حسب حالش شده تاریخ و معلول و اوجان بود بیکمیر و صلوة ۱۲۰۰ هجری -

ذکر بهار بوستان سیادت و نق گلستان لایت آبرونی چمنستان کمالات باسطی حضرت شاه علی منظر قلم در آله آبادی

خلف اکبر و صاحب سجاد مرشدی حضرت شاه مسعود علی قلندر بن سید السادات سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر آله آبادی و ولادت با سعادتش تقریباً در سنه یک هزار و یک صد و نود و پنج هجری شد ساره الحق پستی از غنفلان شباب در سیامی سعادت او بهر دوستان او صفای علوی در نهاد سیادت او پیدا از ایام طفولیت مورد عنایت و رافت پدر بزرگوار و مطرح انظار جبر بزرگوار خویش مانده علوم ظاهری و باطنی اخذ کرد چنانچه سمیع است که حضرت شاه باسط علی قلندر در محتاج خود را بر سرش نهاده بود و بنام مجامیان خطاب فرموده بود و از آنجا که مقبولیت در خاطر بزرگان دین اثری تمام دارد و آنکه کسایت بجمیع امور در روشنی و آذکار و افکار و اسرار

قلندری از حضور والد ماجد خویش کامیاب و به تشریف کلمه دیدگاه گیتی و نیز بر لب جانشینی سرفراز نشست
چنانکه مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر در کتاب ستطاب اصول المقصود و مؤلف خود رقم میفرماید
که فقیر و فقیه که بخدمت پیرو مرشد خود رفته بود و روئے بدل آمد که بطول از حضرت پیرو مرشد دریافت کنم که چنان
آنحضرت کدام صاحب ترازده خواهند شد اما این امر را مناسب ندانسته خاموش بودم بهمانجا شبی بخواب
دیدم که از حضرت پیرو مرشد می پرسیم که آنحضرت چهار پسر اند و همه نیک بهترا از آنحضرت گرد دست میدارند
فرمودند علی مظهر را صبح ادا آنحضرت نقل این خواب کردم فرمودند همچنین است چنانکه دیدی این ایاد باید آید
پس عای من حاصل شد انتهی باجملة ذات والا صفاتش در بهمت و سخا و ارفاق و عطا مصادق الوداد
سیلابیه و در مراتب معرفت و دقائق و اسرار توحید و حقائق قریاضت و تجارده را سخن ترین لسان
بود بجهت وفات والد ماجد خویش شرف ارادت و خرقه خلافت از دست حضرت شاه عبدالعزیز قلندر را پروردی یافت
و نادت چهل و هشت سال در هدایت و ارشاد مردمان و افاضه فیوض ظاهری و باطنی طالبان کوشید
بالآخر چونکه از جنگ بازمی آمدیم اللغات هیچ آفریده را بحال سلامت نیست تبارخ استم ماه رجب المرجب
یک هزار و دویست و شصت و نه هجری روز چهارشنبه وقت ظهر داعی اجل را الیک اجابت فرمود از شرف
در باغ نصب کرده ایشان واقع موضع بزرگان فون پرگنه سورام من مضافات الاله آباد متصل مکان نجف و نجف
گوشه مشرق و شمال زیارتگاه خلایق است از خلفایش برادر خود را ایشان حضرت شاه علی اکبر قلندر و حضرت
شاه رضا علی قلندر و پیرو حضرت شاه خدا بخش قلندر عم ایشان و حضرت شاه حیدر علی قلندر را کوردی بودند

ذکر تودة الاصاغر و الاکابر اجماع بین علم الباطن
و الظاهر صاحب مقامات اعلیٰ بل فی المعنی مفاد لفظ اقلندی
شیخنا و جدنا و مرشدنا مولانا الشاه علی اکبر قلندر

جان زندگی از سماع نامت دارد

دل تازگی از حسن کلامت دارد

ادوز صفا کے زیامت دارد

ہر جا کہ دے واقف اسرار بود

ایشان از اعظم خلفائے حضرت ابدال جوحیش بودند بعیت در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ از جد امجد و مرشد باشند
 خود حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ اخذ فرمودہ بودند ولادت با سعادت ایشان بتاریخ یازدہم ماہ
 ربیع الاول سنہ یک ہزار و دو و طمد و چیل و نہ بودہ حضرت ایشان در وقت خود با کلیہ مصداق قول مشہور
 صوفی آن بود کہ نبود - بودند یعنی بغایت در برج منکسر نفس و متحمل المزاج ظاہر با شریعت آراستہ باطن با طریقت
 پیراستہ داشتند محسن اخلاق چنان افرمود کہ ہر کس بجائے خود گمان می برد کہ از من کسے زائد مقبول نزد
 ایشان نیست اصل اینست کہ ایشان را نہ کسے دانستہ و نہ شناختہ ہمہ عمر کتمان و اخفا و ملامت پسندیدہ
 و از شہرت بسیار محترز ماندند قول مشہور کہ الشہدۃ افۃ و الخمول داحۃ نقد حال ایشان بود بچہیکہ
 اکثر از اہل دنیا بجز امور دنیوی سخنی دیگر بمیان نمی آوردند الحق کہ ایشان را اگر مفا و لفظ قلندریت بہر بجا
 و اگر سرخیل حلقہ ملامتیہ شمارند روا کتب در سید بخدمت عم کم خورش حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ
 گذرانیدند و ریاضات و عبادات و کسب اذکار و اتکمار و اشتغال معمولہ خاندانی ہم بخدمت ایشان مذکورہ
 مورد رعایت بغایت شد و چنانچہ ششستہ نمونہ از خردائے اینست کہ روز سوم از وصال حضرت ابدال جاد
 خورش قدس سرہ بعد فاتحہ حضرت مولانا صاحب ایشان را موافق ارشاد حضرت ابدال جاد قدس سرہ خرقہ و
 اجازت و خلافت عطا فرمودہ بر سجادہ شفیخت نشاندہ خود بنفس نفیس نہر گذرانیدند من بعد از جانب عم کم
 اجازت و خلافت سلاسل سلبہ عطا فرمودہ شفقہا کہ در آن وقت خاص دیدہ شدند از انسان کمہمت
 کہ بایں چنین شفقت خداوندانہ باید ایشان نیز مرتبہ فنا فی الشیخ را چنان ظاہر ساختند کہ باید شاید اکثر از اہل
 حیات و ممیتکہ نام نامی حضرت مولانا رحمی شنودند نگاہ پرہ شریفہ متغیری شد آخر یک سال قبل از
 وصال بعض مریدین مخلصین کنایہ از وصال خود خبر دادہ بودند در شب یازدہم ماہ رجب المرجب بادہ فالج
 بجانب ایمن عارض گردید و بعد از شاہ چند و صایای ضروری سکونت در زیدند و در قبل از وصال چہرہ
 شان مثل چہرہ جمیل حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر رحم گردیدہ از بیجا ظاہرست کہ ایشان ابا حضرت
 مولانا صاحب چقد نسبت عشقی بود کہ نسبت آن خود را صورتہ و میرہ وقت وصال مولانا شان فنا ساختند

و مثل نشان با همون شوکت و شان پاس انفس گویان در شب ہفتم ماہ مذکور ہنگام نہ نواخت شب
بسوی عالم بقاشتا قند گویا از زبان حال ارشادی فرمودند کہ **س** من زتن عریان شدہ ام و ان خیال
می خراہم تا نہایات الوصال صبح آن کہ ہفتم روز چار شنبہ سہ یک ہزار و سہ صد و چہار و ہ بود
بعد نماز ظهر در حرم روضہ حضرت مرشدنا شاہ تراب علی قلندر رحم پہلوی حضرت والد ماجد و جانب مغرب خون
شدند و آن گندی خوش اسلوب بنا ساختہ شیخ محمد سعید الدین صاحب بران تمام ست یزار و تیر کن
عمر شریف شصت و چہار سال شدہ اکثر حصہ عمر خود در تدریس و افادہ و ارشاد صرف نمودند از تصانیف
اصل الاصول و ہدیۃ المتکلمین ست کہ بحیرہ طبع آمدہ نظارہ بخش چشم منتظران گشتہ اوصاف و محاسن ایشان
چندان اند کہ از حیرت و تقویہ بیرون ست ہر کہ دیدہ ست بہ اندع خاموشی از ثنائی تو حد ثنائی ست
از خلفائے ایشان خلف شہید و جانشین ایشان شیخی و استادی و مرشدی و مولائی حضرت مولانا مظاہر
شاہ علی النور قلندر و مولوی شاہ فضل علی کاکوروی نمبرہ حضرت شاہ کرامت علی صاحب ہم کاکوروی
و تیر سید حسین دہلوی ابن مولوی سید محمد دہلوی کہ از سادات صحیح النسب بودند و سید فردیند حسین دہلوی
لکھنوی کہ از اولاد حضرت خواجہ حسن لکھنوی بودند۔

تاریخ وفات از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

از جہان افسوس شاہ ماعلی اکبر گشت	آنکہ بود اندر بزرگیہا علی و اکبرے
جدا و بودہ شریکیت جز و نام بو تراب	والدش امی توان گفتن ستمی حیدرے
در عبادت اسمے و در ریاضت کالمے	در طہقت مرشدی و در شریعت سرورے
در گلستان خموشی غنچہ او گلشنے	در دبستان تکلم حزن حرفش دفترے
با خدائے خود وصال او بقول عاشقے	حسن را پروردگار عشق ای پیغمبرے
بر زمین تکیہ محو عالم بالے قدس	بود گویا این جہان و جہان دیگرے
اکبر با سدا اکبر بود بہر یادگار	جائے خود بگذشت نام نیک و نام اندرے

<p>باد مثل بارش نسیان از آب گوهر ہے بر سپهر قرب حق دیدم سعد اکبر ہے</p>	<p>نام نیکش با علی انور آسمی دلسا بہتر از بخش با محسن ملائک گفتہ اند</p>
<p>ذکر معدن شریعت و طریقت مخزن معرفت و حقیقت صدر العلماء و ابدال شیخی و استادی من البیہ فی جمیع العلوم استنادی مرشدی مولائی مرا جمال خالق اکبر و المناقب الاشہر مولانا الحافظ شاہ علی انور قلندر ہے</p>	
<p>از زلف خویش گر گریہ و اکند کے زان سان کہ سیر عالم بالا کند کے چون شمس با زلف کہ محشے اکند کے</p>	<p>بقدر مشک و عنبر سارا کند کے ہستم بلند منزلت از یاد قامت معلوم می شود درخ تابان تو بخط</p>
<p>بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الآخر سنہ یک ہزار و دو صد و نہ ہجری پیکر شریفش تجلی فروشیدہ ناسوت شد آثار اجتناب و انوار استاذ صغیر سن و جہین کرامت و ولایت آگین پیدا ہویدا بود از ہفت سالی ولادت ب حفظ کلام مجید اشتغال و زیدہ در عمر چارہ سالگی فراغت یافت و درین اثنا علا و حفظ کلام مجید کتب سہ فارسیہ تم تحصیل کرد زان بعد رجوع بعلم عربیہ نمود و اہل کتب محرف و متحج و ماصباح بخیرت حضرت الداجد خویش و اواسط و اواخر یعنی کتب درسیہ تفسیر تہذیب و فقہ و منطق و کلام و معانی و بیان و تصوف و تصنیف و کلام مربح و فضلا و اولکلام مولانا شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ گذرانید سلامت طبع و وجودت فکر و فطانت و ذہانت جلی داشت و در عرشش با مہمت سالگی بردست حق پرست حضرت ابوالجد خود شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ بیعت نمود و بوجہ ظهور نور سعادت ازلی حضرت صاحب فی انوار بعد اقدیمیت کلام مبارک خود بر سرش نہاد و از اجازت و خلافت سلاسل سلبہ سرفراز و ممتاز فرمودند و بعد از ان او بسوی حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ کوہ ارشاد فرمودند کہ وقتیکہ ایشان از حفظ کلام مجید فراغت یابند از جانب ما خرقہ مع تاج جعفری بالیشان پوشانیدہ شود چنانچہ حضرت مولانا صاحب</p>	

در مجلس ختم کلام مجید شعیب ارشاد حضرت ایدماجد خویش خرقه پوشانیدند بجهت تعلیم انکار و افکار و اشتغال و
 مراقبات خاندانی از جدا شدن خویش حضرت مولانا شاه حیدر علی قلندر قدس سره یا قلندر آقا ضیاء فیوض صوری
 و معنوی و علوم ظاهری و باطنی چنانکه از ذات قدسی صفاتش شائع شد از اصدی درین خاندان عظمت
 نشان ذائع نشد و عمر مفقوده سالگی فراغ یافته باب درس تدریس موافق معمول خاندان بر طالبان کشاو
 اکثر بلیض درس و تعلیم دی عالم و چنان گشت آمد تعالی چنان قبول و جمعیت داد و فیض علوم از ذات
 بابر کاتش شائع کرد که کسی نماند که زلزله بایه خوان نیامد و خوشه چین خرمن فیوضات بیهتمای او نشد
 در تدریس ایشان آنست که خاص بود که از شاگردانش کسی به بهره از علم نماند چنانکه اکثری فرمودند که این همه
 اثر و علم حضرت استاد من است که فرموده بودند شاگرد شما به نصیب نخواهد آمد تا وضع دستجات و حکم
 و راقبت چنان دافرا داشت که حاجت بیان ندارد و صد ها کسان را تا حال از خاطر فراموش نگشته رقت قلب
 و گدازگی طبع محراب میداشت که اکثر و مجلس پند و نصائح که زبان بسخن می کشاد و از در گلویش انگر بسته شد
 و اشکها از هر دو چشمانش جوش می زد و به آن خوش بیانی و شیرین زبانی کلام می کرد که هر یک متأثر
 می گشت به جمال با کمالش چنان سکن دلهای بود که اگر کسی زحمت یا کلفتی لاحق بود و حاضر خدمت می شد
 آنهمه با کلمه کا فور می گشت گویا در فیه از اینها نشانی نبود طینت شریفش بذهن سنجی و لطیفه گوئی چنان
 داشت که بسیارے را هم جماعت الم و اکثرے را باعث فرحت اتم می گردید با جملة الترام آداب ظاهر و باطن
 و تمسک بکتاب خدا و سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم و سلوک بر طریق سلف صالح و ریاضت نفس
 و صبر جمیل و طلب مولی و تحمل بر بلا و اشتغال بعلوم دینی و تحقیق و تدقیق شان با حسن وجه و تجالست
 فقر و استغفار از اغنیاء و عز و حر و طویل در دل و بشتر تمام در وجه و تفقد اخوان و ترحم بر احوال مسکینان
 و رعایت طریق اعتدال هر حال چنانکه در ذات شریفش بود که در کسی دیگر بنظر آمد
 چه گویم آن شرف و بانی که از خوبی چه امید داشت بر عنائی و زیبائی همه شان خدا میداشت
 طریق بلاست و کتمان موافق طریق اسلاف کرام معمول ایشان بود و همین اغشاء و حالات و درجات
 عالیہ خویش دریافته چنان خمول و گمنامی و زردی که مدته لعمریه کسی ندانست که این چه ذات عالی است

و چه متبرک المال میدارد و چنان شان کنز مخفی ثابت کرد که وی را حُب ظهور متعلق به گشت جمعی بجای خود
 می باشد گشت که ایشان عالم و فصل محض اند و از بوی فقر آگاه نه حالانکه اسرار باطنی و رموز سرمدی و اسرار
 توحید و عرفان را چنانکه قلب شریفش گنجینه بود دیگر در زمان می نبود و پیش ازین اظهار گمنامی چه تواند بود
 که کاتب الحروف رفته بعضی رسانید که خیال تحریر ملفوظات عالیّه از دست بنیاط جاگزین دست بار بار
 در دل می گذرد که این را از توفیق فعلی آرم مگر عدم فرصتی معذور میدارد و جوابش ارشاد شد که چه ضرورت این
 شعر بخیر زبان نیست چنانکه گشت پوشیده بگشاید خون عاشق جان و بسلسل پخا کالو
 بعد از آن حضرت فرمودند چه مضایقه الحال از خدای تعالی امیدوارم که چنان موفق سازد که ملفوظات ایشان
 چنانکه کمون خاطر است از زبان قلم تراوید و فرحت بخشش چشم مسترشدین و مخلصین گردد و چنانکه ذات یکانش
 در عالم حیات ممکن قلوب مسترشدین بود و بعد وفات هم حالات عالیّه و مفرج دلها باشد خرقه خلافت اولاً
 از ابوالجد خود حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر قدس سره و ثانیاً از جد امجد خود حضرت مولانا شاه حید علی
 قلندر قدس سره و ثالثاً از جد امجد و استاد اعظم حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره و رابعاً از حضرت
 والد باجد خویش مولانا شاه علی اکبر قلندر قدس سره یافته چنان جامعیت و حریت عامه خلافت دریافت
 که زبان قلم و قلم زبان را احصای می عاجزست بعد وفات حضرت والد باجد خویش موافق معمول
 خاندانی ترک لباس کرده و سادّه آراسته سجاده عالیّه کاظمیه گشتند و عالمی را از مسترشدین و مقتصدین انوار
 حضرت وجود بطالع فیوض کمالات بهره و در ساختند علاقه طبعه اهل اسلام بسیار است هنوز هم از مخلصین
 ستاد یقین وی بودند خوش انصیب کسانی که از ابتدای انتهای حلقه ارادتش بگوش جان انداختند و خود را
 پیروان و از بران شمع مجلس لامهوتی قرار کردند در علم تصوف عموماً و علم حقائق و معارف خصوصاً تحریرات
 کافی و تقریرات شافی می داشت تصانیف عالیّه که هر یک صوفی را حریز می جان می توانستند
 برکن شاه عادل هستند الله تعالی کس را چنان موفق سازد که هر همه را طبع کانیده دهد که از ان کیفیت
 تجر علی عموماً و بجز خائے در علم تصوف خصوصاً یافته می شود و ترقیات ظاهری و باطنی چنانکه از ذات
 بابر کاش صدوریات از احده درین خاندان بد یافت زرسید غرض که تا کجا نویسم که هنوز نشسته اند و از

هم نیست آخر آخر چند سال قبل زوفات مخلصین صادقین از خبر وصال خود می آگاهانید مگر کسی را
 بوجه غفلت خود که از افراط خلوص محبت بود یقین نمی شد با این همه که کسلندی مزاج که فی الحقیقت چاره
 آگهی بود روزانه ماندن گرفت گردانک علاج سکون می شد تا اینکه از بست و بخت ماه نشوال المکرم مننه
 یک هزار و صد و بیست و سه هجری سلسله علالت مستقل گشت و یونانیو ما ترقی پذیرفت از حصص مجلس
 برای تسلی تشفی می فرمودند که اندوگین مشوید مطمئن مانید ما عنقریب صحت می یابیم و اگر کسی را بدستش معلوم
 می شد خیالش را چنان زدل وی دور می کردند که باز آن خطر معلوم و موزی پیرامون خاطر وی نمی گشت
 المخصر چونکه عشاق آگهی و مشتاقان جمال ایزدی می در فراق ماندن شوار و موقع وحدت حقیقی اطلبگاه
 می ماند از بست و بخت می هجری و علالت اشتداد شد و باز مزاج مبارک با صلح نگارید اینجا کالیف صعب
 که درین روز با بوجه علالت دیده شدند بجه طور در تحریر آورده شوند بجه اینکه این هم بوجه صلابت فی الدین
 و باعث رفیع درجات عالییه بود بلکه از لوازم مرتبه قطبیت زمان توان شمرده بمقتضای حدیث شریف که
 انشد الناس بلاء الانبیاء شهدا کما مثل و ناکما مثل تبایخ بستم ماه محرم الحرام روز جمعه که صبح
 تاریک تر بود از شام غم و الم و در و زش روی بود از صبح قیامت زانند نظم از هنگام صبح نظام نبض متغیر
 شد و ظاهر آن بجه قوت ضعف امری دیگر چنان نبود که از ان قیاس می توان بود که همین روز برای ما هم فرود
 قیامت خواهد شد و همین روز آفتاب فلک قلندر با نر و ل غروب خواهد تنافت و وقت نماز جمعه چند بار
 بر زبان مبارک رفت که از نماز جلده فراغت باید کرد با آخر بعد نماز عصر از مرتبه تشبیهات عبدیت جسمانی عروج
 بمرتبه اطلاق صفات الوهیت روحانی فرمودند یعنی روح مبارک گشت از قفس عنصری پرواز کرده به شوق

حقیقی پیوست افسوس صد افسوس

پروانه در سراق جدا سوخت من جدا

ریحان جدا بنفشه جدا ایاسمن جدا

مجنون جدا سر لفته شد که گوین جدا

تا گشت شمع روی تو از انجمن جدا

هر یک بیاد زلفت و زخمش می خوردند خون

از یک نگاه ناز تو در کو مساره و دشت

آز رحلت بے هنگامش هر خرد و بزرگ را

لله بالکسر یعنی کیستون از خلق ۱۲

چنان صد مه فراق فرو خورده که نتوان گفت هر کس را المی و تلغی بود و هر کس را دردی و تاسفی بپای آید و دل
گرایان بعضی از چشم ظاهرا شک میزان طائفه از حدوث این حادثه مضطرب و حائض از مشاهده این واقعه متعال
و تحیر علی الصبح تا بایح لبست و یکم از تجوید و تحفین فراغت کرده بعد نماز ظهر جانب مشرق روضه بفرقی حضرت
احضرات مرشدی شاه تراب علی قلندر قدس سره بر زمین افتاده که اکثر آن را برای مزار خود و تجویزی که در حید
شریفش اینجا ک پیروز و الفراق گویان اشک میزان پس انداخته نمی یابم سراغ هر دو راه عدم ایدل
صبا گشتم غبار راه گشتم جستجو گشتم بعد پنج روز از وفات مخلص داتن و مرید صادق ایشان نواب عبدالکیم خان
صاحب بنای روضه و حرم انداخته خود را در محبشمان و زمره مریدان سر بلند ساخته و بعضی و کوشش
نواب صاحب موصوف و دیگر خدام همیشه قریب تیاری رسیده اکنون عمارت گنبد باقی ست خدا کند
که آن هم زود تر تمام رسد از آن زمان سوادش شایسته و عنوانش پیراسته چنان می نماید که تعلق ازین
دارد و وسعت و فرحت و برکت که در آن مقام است را چه توان گفت آری بر زمینی که نشان کعبه پایش باشد
سالماسی و صاحب نظران بپایند از خلفای ایشان حضرت مولوی شاه ولایت احمد صاحب لاهوری
خواهرزاده مولوی شاه محمد اسماعیل صاحب لاهوری سجاده نشین آستانه فیض کاشاه حضرت شاه
مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر لاهوری و جناب حکیم شاه محمد رضا المعروف به مسافر شاه ساکن آباد
نزیل حیدر آباد و دیگر غاصان و صاحبزادگان ایشان سلمه الله تعالی عن آفات الدارین اذ اقم حلاوة
الایمان والعرفان و رفاهم الی اعلی مراتب النشأتین -

قطعه تاریخ وفات حضرت الشیخ القاضی نور محمد صاحب صفی پوری متخلص هاشمی

دخل الجنة علی النور	بکت الارض و السماء و ما	هاشمی قال عام رحلتہ
فات من كان شجرة العلماء	الارض من	مات من كان حافظ القرآن
فاذی المخلد طالب المولى	نور النور بحسب عالم بود	همه تن نور بود و در جنت را
ما رأينا كخلق في الخلق	ما سمعنا نظيره حاشا	نور بر نور علم باطل است

قلب الزور بند و جلوس نما	مات من ليس مثله بشر	كان في العلماء اكرم الفضلا
حافظ دين حمدي رفته	بغشش ماتے چو شربيا	نہ کنوم العروس قال له
احوق قلبی الا داویلا	بستمين از مہ محرم آہ	شد زوار فنا بک بقا
گشت روز جهان سیاہ چوب	رفت مہر سپہر وجود و سخا	مہر ایمان باہ عرفان داشت
گشت پنهان بنیر ابر فنا	ہاشمی و شن ست سال اصال	مہر انور بہ اوج خلد صفا ۱۳۲۲ھ

جدول تواریخ و سنین و لادت و فائیت عی و مدفون حضرت سید الشہداء علیہ السلام علیہ السلام

سلسلہ عالیہ قلندر یہ باسطیہ کاظمیہ					
نمبر	اسامی شریفہ	سنہ تاریخ ولادت	سنہ تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن
۱	جناب سالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق مآل	۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ بعد طلوع سلسلہ سحری	۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت چاشت سلسلہ سحری	۶۳ سال	دریہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ رض
۲	حضرت امیر المومنین علی رضی کرہ عنہ	۱۳ رجب ذر جعبہ	۱۳ رمضان المبارک ۴۰ھ	۶۳ و تقوے	نخج اشرف بقولے روز جمعہ ۱۷ و بعضے ۲۳
۳	حضرت شیخ عبد العزیز المعروف بہ عبد اللہ علیہ دار قلندر	+	۱۲ ذی الحجہ	۶۰ سال و تقوے دائرازاں	شہر ٹنٹن من مضافات ملتان
۴	حضرت سید خضر رومی قلندر	آغاز صدی پنجم	۱۸ رجب المرجب ۷۵۰ھ سحری	۳۵۰ سال	شہر کیران و ضلع صدی پناہ فاطمی شہید ست
۵	حضرت سید نجم الدین غوث الدہ قلندر	۶۳۷ھ سحری	۲۰ ذی الحجہ ۸۳۳ھ ۶۰۰ سال	کوہ مانڈ و صوبہ مالوہ	
۶	حضرت شیخ قطب الدین بنیاد قلندر	۷۷۷ھ سحری	۲۵ شعبان ۹۲۵ھ سحری	۱۴۹ و تقوے ۲۰ سال	جونپور قریب جیل خانہ

نمبر شمار	اسامی شریفی	سنه و تاریخ ولادت	سنه و تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	اختلافات
۷	حضرت شیخ فیض قلی		۹ ذی القعدة	۹۰ سال	چونپور	
۸	حضرت شاه عبدالسلام قلندر	۶۱۰ هجری	۵ ذی القعدة و ۱۱ ذی القعدة	۱۱۱ سال	چونپور	
۹	حضرت شاه عبدالقدوس قلندر	۶۲۰ هجری	۱۲ شوال ۱۰۵۲ هجری	۱۱۱ سال	چونپور	
۱۰	حضرت شاه مجتبیٰ المعروف بشاه مجتبیٰ قلندر	۶۲۰ هجری	۵ ربیع الآخر ۱۰۸۲ هجری	۶۳ سال	لاہور و پس مضافات ستیابور	
۱۱	حضرت شاه فیض قلندر		۲۲ شعبان ۱۱۱۵ هجری		قلندر پور از توابع عظیم گڑھ	
۱۲	حضرت شاه امجد احمد قلندر		۲۲ ذی الحجہ ۱۲۰۰ هجری		لاہور و در وقت حضرت شاه مجتبیٰ قلندر	
۱۳	حضرت شاه باسط علی قلندر	۱۲۰۰ هجری	۱۰ ذی الحجہ ۱۲۹۶ هجری	۹۶ سال	دکن و متعلقہ آباد	
۱۴	حضرت شاه محمد کاظم قلندر	۱۲۰۰ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۲۲۱ هجری	۲۱ سال	کاکوری	
۱۵	حضرت شاه باب علی قلندر	۱۲۰۰ هجری	۵ جمادی الاولیٰ و ۱۲ یکنشبہ ۱۲۴۵ هجری	۴۴ سال	کاکوری	
۱۶	حضرت شاه حید علی قلندر	۱۲۰۵ هجری	۱۲ شوال ۱۲۸۲ هجری	۷۷ سال	کاکوری	
۱۷	حضرت شافعی علی قلندر	۱۲۱۳ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۲۷۴ هجری	۶۱ سال	کاکوری	
۱۸	حضرت شاه علی اکبر قلندر	۱۲۲۰ هجری	۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۴ هجری	۵۴ سال	کاکوری	
۱۹	حضرت شاه علی از قلی قلندر	۱۲۶۹ هجری	۱۱ ربیع الآخر ۱۳۶۹ هجری	۱۰۰ سال	کاکوری	

نمبر	اشنامی شریفہ	سنہ و تاریخ ولادت	سنہ و تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	اختلاف
سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ						
۱	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ شعبان و قبلے	۱۰ محرم روز شنبہ و قبلے	۵۶ و قبلے	کر بلائے معلیٰ	نزد بعضے
۲	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ شعبان ۱۰۰ ہجری	۵۷ جمادہ الثانیہ ۱۰۰ ہجری	۵۷ سال	جنت البقیع	نزد بعضے ۹۳ ہجری و ۹۵ ہجری
۳	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ صفر روز جمعہ	۱۸ محرم ۱۱۰ ہجری	۵۷-۵۸ سال	جنت البقیع	نزد بعضے ۱۱۲ ہجری
۴	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ ربیع الاول ۱۱۳ ہجری	۵۸ حبیبہ روز شنبہ	۶۸-۶۹ سال	جنت البقیع	نزد بعضے ۱۴ شوال
۵	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲ صفر ۱۲۸ ہجری	۲۲ صفر ۱۸۳ ہجری	۵۵-۵۶ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری
۶	حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الآخر روز پنجشنبہ ۱۲۸ ہجری	۲۱ رمضان المبارک ۱۵۵ ہجری	۵۵ سال	مقبرہ مقدس	نزد بعضے ۱۵ صفر
۷	حضرت خواجه معروف کزنجی	۲ محرم ۱۲۸ ہجری	۲۲ محرم ۱۸۳ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری
۸	حضرت خواجه برقی قاسم	۱۱ ربیع الاول ۱۲۸ ہجری	۲۲ صفر ۱۸۳ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری
۹	حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی	۱۱ ربیع الاول ۱۲۸ ہجری	۲۲ صفر ۱۸۳ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری
۱۰	حضرت شیخ ابوبکر شاذلی	۱۱ ربیع الاول ۱۲۸ ہجری	۲۲ صفر ۱۸۳ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری
۱۱	حضرت شیخ عبدالعزیز	۱۱ ربیع الاول ۱۲۸ ہجری	۲۲ صفر ۱۸۳ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعضے ۱۵ اوّل ۱۳۱ ہجری

نمبر	اسامی شریفه	سنه تاریخ ولادت	سنه تاریخ وفات	مرگ عمر	مدفن	اختلاف
۱۲	حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تیمی		۵ جمادی الآخر ۲۲۵ هجری		بغداد مقبره امام احمد ابن حنبل	نزد بعضی ۲۲۶ هجری
۱۳	حضرت شیخ ابوالفرج یوسف طرطوسی	۳ شعبان ۲۲۷ هجری			طرطوس	
۱۴	حضرت شیخ ابوالحسن علی هکامی	۲۰۹ هجری	۲۰۹ هجری	۷۷ سال	هکامه	نزد بعضی ۲۰۹ هجری ۲۰۹ هجری
۱۵	حضرت شیخ ابوسعید مبارک خفروزی		۱۳ محرم ۵۱۳ هجری		بغداد شریف	نزد بعضی ۵۱۳ هجری ۵۱۳ هجری
۱۶	حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر بلانی	اول شیب مفان ۲۲۷ هجری	۱۱ ربیع الآخر ۵۱۵ هجری	۹۰ سال	بغداد شریف	نزد بعضی ۵۱۵ هجری ۵۱۵ هجری
۱۷	حضرت شیخ شهاب الدین حضره	۲۳ جمادی الآخر ۵۳۴ هجری	۲۳ محرم ۵۳۴ هجری	۱۳ سال	بغداد شریف	
۱۸	حضرت سید نور الدین مبارک غزنوی		۱۳ ربیع الآخر ۶۲۷ هجری		دلی جانب شرقی حوض شمسی	نزد بعضی ۶۳۲ هجری
۱۹	حضرت نظام الدین غزنوی					
۲۰	حضرت محمد الدین بن علی طغان		بالا گذشت			
سلسله عالیہ چشتیہ قطبیہ						
۱	حضرت خواجه حسن بصری	۲۱ هجری	غزه ربیع الآخر ۵۱۵ هجری	۸۹ سال	بصره	نزد بعضی ۵۱۵ هجری ۵۱۵ هجری
۲	حضرت خواجه عبدالواحد ابن لایدرم		۲۷ صفر ۵۱۵ هجری پنجشنبه		بصره	

شماره	اسامی شریفه	سنه تاریخ ولادت	سنه تاریخ وفات	دین عمر	مذہب	اختلاف
۵	حضرت شیخ بریل الدین	۱۱۵۰ هجری قمری	۱۸ جمادی الاولیٰ و ۲۲۵	۲۲۵	مکن پورا از لواج	نزد بعضی ۱۱ ماه
۶	قطب المدار	۱۲۲۲ هجری قمری	پنجشنبه ۱۲۲۲ هجری قمری	سال	قنوج	مذکور
۷	حضرت بلقیور شامی					
۸	حضرت شیخ الدین شامی	۱۹ صفر چارشنبه ۱۱۸۸			بغداد	
۹	حضرت شیخ عبدالغزیز کی					
۱۰	المعروف بلسان اقلند					
۱۱	حضرت ابوالحسن سیدنا	۲ سال ۱۱۸۸ بعد از	۲۲ جمادی الآخره	۱۳۳ و ۱۳۴	در سینه شکره و ضعیف نبوی	نزد بعضی آخر و در دو
۱۲	ابی البرص دین رضی عنه	۱۳۳ و ۱۳۴	۱۳۳ هجری قمری	۲۵ سال	صلی الله علیه وسلم	۲۲ ماه مذکور

سلسله عالیہ نقشبندیہ بعد حضرت شاه محمد کاظم قلندر رح

۱	حضرت مولوی احمدی				کرسی ضلع بارہ بکی	
۲	حضرت سید محمد عدل				راے بریلی تکیہ	
۳	المعروف بشاہ اعلان بک				شاہ علیم الد	
۴	حضرت سید محمد رح	۱۰۴۲ هجری	۲۲ ربیع الآخر و ۱۱۵۶	۸۳ سال	راے بریلی تکیہ	
۵	حضرت سید شاہ علیم الد	۱۰۳۲ هجری	۸ ذی الحجہ ۱۰۹۶ هجری	۶۳ سال	شاہ علیم الد	نزد بعضی ۹ و ۱۰ و ۱۱
۶	حضرت سید آدم بنوری				راے بریلی	
۷	حضرت شیخ احمد سندی				مدینہ منورہ حضرت البقیع	
۸	محمد دالفت ثانی	۱۰۴۱ هجری	۲۱ صفر ۱۰۳۲ هجری	۶۳ سال	سریند	
۹	حضرت خواجه باقی اسد رح	۱۰۴۲ هجری	۲۵ جمادی الآخره ۱۱۵۶	۲۵ سال	دلی تحصیل قدم رسول	
۱۰	حضرت خواجه محمد الکنکلی رح	۱۰۴۱ هجری	۲۲ شعبان ۱۱۰۰ هجری	۹۰ سال	الکنک من مضافات سندھ	

نمبر شمار	اسمائی شریفیہ	سنہ و تاریخ ولادت	سنہ و تاریخ وفات	دست عمر	دفن	اختلاف
۹	حضرت مولانا درویش محمد		۱۹ محرم ۹۵۰ ہجری		اسفر	نزد بعضے ۹۵۰ ہجری
۱۰	حضرت مولانا محمد زاہد		یکم ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری		رخس	
۱۱	حضرت خواجہ عبداللہ احرار	۸ رمضان ۸۰۰ ہجری	۲۹ ربیع الاول ۸۷۰ ہجری	۷۰ سال	سرقند	
۱۲	حضرت مولانا یعقوب جج خجی		۵ صفر ۸۰۰ ہجری		ہانغون میں مضافات حصا	
۱۳	حضرت خواجہ بہا الدین	محرم ۸۰۰ ہجری	۳ ربیع الاول ۸۷۰ ہجری	۷۰ سال	قصر عارفان	
	نقشبندیہ رحم	ولقبہ ۸۰۰ ہجری	دو قندیل ۸۰۰ ہجری	۷۳ سال	من مضافات بخارا	
۱۴	حضرت سید اسیر کمال		جمادی الاولیٰ ۸۰۰ ہجری		سوقا میں مضافات بخارا	نزد بعضے ۸۰۰ ہجری
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سیاح		۱۰ جمادی الاول ۸۵۰ ہجری		سیاح میں مضافات بخارا	
۱۶	حضرت خواجہ عزیزان علی	۵۸۰ ہجری	۷ رمضان المبارک ۸۰۰ ہجری	۲۰ سال	خوارزم	نزد بعضے ۵۸۰ ہجری
	رستی		۱۶ ہجری			
۱۷	حضرت خواجہ محمد یحییٰ قفزی		۷ ربیع الاول ۸۰۰ ہجری		بخارا	نزد بعضے ۸۰۰ ہجری
۱۸	حضرت خواجہ عارف یوگر		یکم شوال ۸۰۰ ہجری		ریوگر	
۱۹	حضرت خواجہ جان غنی		۱۲ ربیع الاول ۸۰۰ ہجری		غجدان	
۲۰	حضرت خواجہ یوسف ہند	۲۲۰ ہجری	۲۷ رجب ۲۵۰ ہجری	۹۵ سال	مرو	نزد بعضے ۲۵۰ ہجری
۲۱	حضرت خواجہ ابوعلی ناری	۲۳۰ ہجری	۲۷ ربیع الاول ۳۰۰ ہجری	۷۰ سال	طوس	
۲۲	حضرت خواجہ ابوسعید ختائی	۳۵۰ ہجری	۱۰ محرم ۳۵۰ ہجری	۳ سال	خرقان	نزد بعضے ۳۵۰ ہجری
۲۳	حضرت شیخ ابوبکر لبطانی		بالا گشت			
۲۴	حضرت امام جعفر صادق		بالا گشت			
۲۵	حضرت امام قاسم بن محمد		۲۲ جمادی الاولیٰ ۷۰۰ ہجری		مدینہ منورہ	نزد بعضے ۷۰۰ ہجری
	بن ابی بکر الصدیق رض	۲۰۰ ہجری	۱۰۰ ہجری			نزد بعضے ۱۰۰ ہجری

نمبر شمار	اسمای شرقیه	سنه تاریخ ولادت	سنه تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	کیفیت
۲۶	حضرت سلمان فارسی		۱۰ رجب ۳۲ هجری	۱۵۰۰ قمری ۲۵۰۳۵۰	مدائن	نزد بعضی اجمادی الآخره ۲۵۰۳۵۰ هجری
۲۷	حضرت امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصديق رضي الله عنه		بالا گذشت			
جدول دیگر مشتمل بر سنین ولادت و وفات مدت عمر و مدفن حضرات قلندران عظام که اسمای گرامی شان درین کتاب ثبت شده است						
۱	حضرت شاه بعلی قلندر در		۱۲ ارستان ۵۲۲ هجری		پانی پت	
۲	حضرت شاه نصیر الحق قلندر در		۲۵ جمادی الاولی ۹۱۵ هجری		نیگه صلح	خفا حضرت شاه قطب الدین بنیاد قلندر در جمادی اولی
۳	حضرت شاه نورالحق قلندر		۱۵ رجب ۱۰۱۵ هجری		چونپور	
۴	حضرت شاه عبدالرحمن جانب از قلندر در	۸۶۱ هجری	۲۲ صفر ۹۶۳ هجری		سمره بر لور	خفا حضرت شاه عبدالرحمن قلندر در جمادی اولی
۵	حضرت شاه محمد قلندر در		۱۲ ذی الحجه ۹۶۴ هجری		سیتا پور	
۶	حضرت شاه محمد قلندر در	۱۰۲۰ هجری	۱۲ شعبان ۹۶۶ هجری		کهنه کجالی بارغ	
۷	حضرت شاه یوسف قلندر		۲۶ رمضان ۱۰۲۰ هجری		میدان قلعہ اللہ آباد	
۸	حضرت شاه ابو نجیب قلندر در		۱۳ ذی القعدة ۱۰۲۰ هجری		میدان ضلع کهنه	
۹	حضرت قاضی محمد مینا قلندر در	۱۰۳۳ هجری	۲۸ جمادی الآخره و کهنه		میدان ضلع کهنه	
۱۰	حضرت قاضی محمد تقی قلندر در	۱۰۴۲ هجری	۲۶ ذی القعدة		کهنه	
			۱۲ ربیع الآخر روز تقریباً		میدان ضلع کهنه	
			۱۲۹ هجری		کهنه	
			۱۰۴۲ هجری		میدان ضلع کهنه	

شماره	اسامی شریفه	سنة تاریخ ولادت	سنة تاریخ وفات	مدفن	لیفیت
۱۱	حضرت شاه صفی قلندر رح	۳۲۲ هجری	قلندر پور تاریخ غفلت	خلیفه حضرت شاه فتح قلندر رح	
۱۲	حضرت شاه بهار قلندر رح	۴ رمضان المبارک	۲۵۹ هجری	لاہر پور	خلیفہ شہ حضرت شاه فتح قلندر رح
۱۳	حضرت سید محمد رح	۳۰ ذی الحجہ درختہ	۲۵۹ هجری	لاہر پور	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه
۱۴	شاهنشاہ قلندر رح	۲۵۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	باسط علی قلندر رح
۱۵	حضرت عبدالرحمن قلندر رح	۲۵ محرم ۹۹۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	خلیفہ حضرت شاه عبدالرحمن قلندر رح
۱۶	حضرت شاه مسعود علی	۲۳ محرم درختہ ۲۵ جمادی الاولیٰ در	۵۶ سال	لاہر پور	خلیفہ حضرت شاه مسعود علی قلندر رح
۱۷	قلندر رح	۲۵۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	بیعت خرد حضرت شاه علی قلندر رح
۱۸	حضرت شاه عبدالرحمن	۱۷ ذی قعدہ	لاہر پور	لاہر پور	از ایشان اجازت خلافت سلسلہ
۱۹	قلندر رح	۲۵۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	حضرت شاه تراب علی قلندر رح
۲۰	حضرت شاه خدابخش	۱۹ ربیع الاول	لاہر پور	لاہر پور	خلیفہ حضرت شاه خدابخش
۲۱	قلندر رح	۲۵۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	والد ماجد خود
۲۲	حضرت خدابخش علی قلندر رح	۱۱ شوال ۲۶۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	خلیفہ حضرت شاه خدابخش
۲۳	حضرت شاه علی مظہر	۲۰ رجب چارشنبہ	تقریباً	لاہر پور	ایشان بیعت اجازت و خلافت
۲۴	قلندر رح	۲۶۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	حضرت شاه حید علی قلندر رح
۲۵	حضرت شاه سلطان علی قلندر رح	۱۲ جمادی الآخرہ	لاہر پور	لاہر پور	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه محمد کاظم
۲۶	حضرت شاه علاء الدین علی	۱۵ جمادی الآخرہ	لاہر پور	لاہر پور	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه محمد کاظم
۲۷	حضرت شاه محمد رح	۵ رجب المرجب	لاہر پور	لاہر پور	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه محمد کاظم
۲۸	قلندر رح	۲۶۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه محمد کاظم
۲۹	حضرت مولانا شاه	۲۵ رجب ذی جمعدہ	لاہر پور	لاہر پور	ایشان خلیفہ خدایہ حضرت شاه
۳۰	حاکم علی قلندر رح	۲۶۹ هجری	لاہر پور	لاہر پور	محمد کاظم قلندر رح کا کوردی بودند

نمبر شمار	اسم شریف	سنه تاریخ ولادت	سنه تاریخ وفات	دست عمر	دفن	کیفیت
۲۴	حضرت شاه کریم الدین قلندر رح	غره محرم الحرام ۱۲۲۲ هجری	۱۹ شعبان شنبه ۱۳۰۲ هجری	۸۰ سال	لاہر پور	ایشان خلیفہ حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر کا کوری بودند
۲۵	حضرت شاہ محمد اسماعیل قلندر رح	۹ اشعین ۱۲۴۲ هجری	۱۳ شعبان روز ۱۳۲۶ هجری	۸۴ سال	لاہر پور	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ از تازہ افاضات جامع الکمالات مولانا محمد فرید الدین خان صاحب محبت کا کوری

الحمد للہ الذی فی فضلہ الجود والکرم والصلوۃ والسلام علی من ارسلہ لہدایۃ البشر لقاہم المستقیم الاقوم وشرقا بسبب
بخطاب خیر الامم وعلی آلہ وصحبہ الذین نصرہ وادینہ وذلوا اموالہم وانفسہم بنصرہ بالوجہ الاثم الاکمل
بالبربان الاقوام اما بعد می گوید فقیر حقیر مقصود بحضرت متین ابوسلم محمد فرید الدین خادم حجاج
وعلما وادینا کریم اللہ تعالیٰ وغفر لہ علوی حنفی قادری ماتریدی پسر حاجی حرمین شرفین متدوہ
علما وبتبحرین مولانا مولوی ابوالفرید محمد مسیح الدین علیخان بہادر طاب ثراہ وجعل النجۃ مشواہ
اکبر ضمیر مرآۃ نظیر روشن دلان صبح نفس واضح باد کہ این سطور چہ نسبت در وصف کتاب مستطاب
فصاحت آب وسلاست آیات محتوی بر فوز و فلاح سہمی نہ تصلح عن ذکر اہل الصلاح کہ
بگلشن پردازی طبع بہار پیرانے نادرہ کار و بہیر نگ سازی خامہ جاد و طراز سخن نگار را یک آرای عالی
و بیان زیبہ سجادہ فقر مقبلان بارگاہ سبحان حافظ کلام قدیم شاہ علی انور قلندر رح صاحب سجادہ
مرشدی و مولائی قدوہ الکاملین بیدۃ العارفین حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہ کبریا
سابق بحیر تصنیف آید بعض طبع در آورده بودند تا چون غفلت کا پرہ از ان مطبع از کسوت صحت

عاری بودندین وجه جناب مصنف مدوح آن را بحیز اشتہار تیار و نذرینو لا بموجب قول عرب العولہ کثر الایہ
صاحبزادہ عالی قدر کیخسرو بارگاہ علم و فن مہنورانی چہر سپہ کمال بدر بلند قد راجع بے زوال کشت
مشکلات حقائق و معارف شاد کن ارواح آبار و احیاء عالی مقدار مفتاح مغلفات فائق منبع آثار
عروفت مطلع خورشید من عرف نفسه فقد عرف سربہ شاہ حبیب حیدر قلند
سلمہ اللہ تعالیٰ خالق القوی و القدر و زاد علمہ و استقام علی المنہج الارشد الاظهر تصحیح کتاب موصوف
پرداختہ و بسیاری از فوائد و عوائد نفیجی کہ ترک الاولیٰ لا و اخذ اشیاء مہمہ باز یاد مضامین
فیض آگین جہد بلیغ فرمودہ حقا کہ اکنون کتاب مشار الیہ قابل انتفاع ہر خاص عام گردیدہ بخصوص
متوسلان سلسلہ عالیہ کاظمیہ راجائی تازہ و فرحت بے اندازہ بخشیدہ حالانکہ کلام می نہایم و برین

اشعار و عالیہ طبع سکوت بر زبان می رانم		
خرو باد دلت او نمیشین باد	بدل باری مباد از آسمانش	معین نجبت او چرخ برین باد
ہمہ دلہا ازو باشند خرم	مباد اکیسہ مود در دشمن غم	بو در روشن تہ از خورشید جانش
بود شامش چو صبح و عدہ یار	مبادش ہرگز اندوہی ز گردون	شبش مانند روز وصل دلدار
نہان و گشتہ چون خورشید پر نور	ز جانش بویار چشم بدور	دل خصمش بود دایم پراخون
اللہم امین بحاکم محمد سید		

الموسلین صل وسلم علیہ کما ذکرہ و ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ و ذکرہ الفافلون

بسم الرحمن الرحیم

تقریظ از اخی اعز مولوی حافظ محمد اکرام علی کاوری سلمہ اللہ لقوی

لسان ناطقہ کہ ترجمان جنان ست لال - و جنان است کہ میزان لسان است بے مقال - در عوارف
ذات بے ہامی و معارف صفات بے مثالی کہ مقدس است از ادراک عقول و افہام و منور از شواہد
نقص لواحق اجسام - انحصار نعمات جلیلیہ و احصاء عطایا بے جزئیہ لا و فزون است از اندازہ و ہم
و خیال - و بیرون از احاطہ قیل و قال - غیر و جزوئے را چہ پایہ و فکر بشیری را چہ پایہ کہ در جاہ تعریف نم نہ

در راه تصوف قدم نهاده خود سراسیمگی و گشتگی نقد حال دارد اگر خیال آسمان سیر یابند از عروج اوست
 معارج حمدش هزار سال تردد بجای نماید چهره بالفعال و عجز شوی تا برسانی ادراک با همتش چه رسد و اگر فکر
 ملک پیا بقصد طی یک نلخن از پای نبرد بان حقیقتش عمری بصعود گراید هنوز زیر پائے نخلت نارسائی خود
 باشد پادریافت کنش چه کشد تی انجا گفتگوئی اینجا لب بهم بستن ست و معرفت اینجا لب به خبر از خود
 نشن آتنا قدرتش بر سر پیدایمان و آواز حکمتش بر سر بنشاند نمایان در ذات صحرای گیاهان عوّه توحید
 کند و قطرات دریائے جهان که تفرید زند آری چشمم اگر بینا شود هر سو جمال یار هست
 گوش اگر شنوا شود در سخن هزار هست و در دو سعادت و در دو بر آن زیر مزب که نمود و
 نمود ناسوت ست و وجود وی وجود ملکوت جمالش آئینه جمال لایزال و جلالتش نمونہ جلال و ابجالی
 صراطش شمع صراط ربانی و بساطش بساط بر زم نورانی مخاطب خطاب اندک لعلی خلق عظیمه لقب
 بالقباب بالموئین رؤف رحیم مصباح طالبین حاج عابدین باعث آفرینش عالم و علت پیدایش نبی اکرم
 بی نشانی که از و نام و نشان می طلبی بسنگری آئینه حسن رسول عربی
 صلی الله تعالی علیه و سلم ما قام السما علی العالم و برآل و اصحاب اخبار که صد آرای انجمن شریعت
 و طریقت اند و در وفق افروا به بزم معرفت و حقیقت آتیاع آمان مطلوب طالبین ست و اقتدای آنها
 سیر عارفین اما بعد می گوید عزت گزین گوشه گننامی و سرگشته وادی ناکامی متصرف بعجز و تصور نادانی
 امیدوار رحمت یزدانی محمد اکرم علی تجا و از الدین ذل و به انحنی و ابجلی که تذکار اولیا و اخبار و اذکار
 صلحای ابرار ارفع که درات خواطر و خائرسرست و واقع خطرات صفائرو کبار محمل مشکلات قلیل سعادت
 مقوی قلوب عارفین مصفا روح سالکین انیس اعطین مونس ذاکرین موجب حصول کت عبت
 نزول رحمت و نعم اقبل عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة و از همین است که اخلاق ناسی و اسکات گرامی
 صحتی گفت متعدد و ملا فیض مختلف در خوارق عظیمه و بوارق کریمه سالکان طریقه الهیه و عارفان قائل
 نامتناهی در سلک تحریر کشیده دامن مراد مریدین را از گلهای بولمونی انباشتند و کمالان بجمعی و
 طالبان راهتمی ارزانی داشتند هر یکی از آن مخبر حالات عجیب و مشعراوقات غریبه اند اما از پنجه کتاب

کمال انصاف مقید بر شیخ و شاب آید ارتراح نسخہ انشراح اعنی تمصاح عن کراہل اصلاح
 شائے عجیب بیایے غریب اردو حرف حرفش لاجواب و لفظ لفظش انتخاب عنوان نفیس اردو بیان
 سلیس صفحہ وی عارض جمال خوب رویان و نقطہ وی خال رخ مجسمین غواصان بحر معرفت دلیل
 و خواصان کما حقیقت را سبیل قدمندان الم عشقیہ را دوا و مرصیان حب الہیہ را شفائی فی گوشت
 حسن معانی بلکہ صدف و دریاے سہمہ دانی قلم معانی را سفینہ و جہاں رمضان حب الہیہ است مہر
 نباشد کہ از تالیف لطیف و تصنیف شریف سلطان عرفا زلویں برہان کلازکیں تمنع از ہارکتائی
 مطلع انوار کبریائی واقف حقائق علوم کاشف قائق علم و معلوم مروج قانون شریعت مصطفویہ
 مراسم طریقت مرصیۃ آفتاب آسمان ولایت ماہتاب مان ہدایت نمودن اسرار الہی مخزن تجلیات
 نامتناہی جامع ملکات النبیہ حاوی کمالات قدسیہ مخز اصحاب علم و عمل مرکز ارباب مل و نخل
 جنید زمان شبلی آوان امام ہمام مقتدای نام سالک سالک شاد ہادی مراحل فیض و رشاد
 ہجائے غریبان ماوای بکیان مرشدی و استادی سیدی و سندی شیخی و مولائی محب سائی کوثر
 محبوب داور حضرت مولانا حافظ شاہ علی النور قلندر نور اللہ تربتہ بانوار الازہر و افاض علینا فیضات
 الاطرہ بچون ملک العلّام درین ایام فیض التیام آن کتاب مستطاب بار دیگر تصحیح و تصحیح کلکاعت
 سلک عالم اجل چہل اہل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول خلاصہ دودمان کاظمیہ
 نقادہ خاندان باسطیہ شمس تجلای حیدری پدیرمایے انوری نکتہ شناس شریعت اسرار دان طریقت
 مطرح فیوض فیاض کبر سیدی و استادی انجی المظہم مولوی شاہ حبیب حیدر ربط اللہ تعالی
 ظلال رافقہ الانور بحال حسن خوبی و خوش اسلوبی باضافہ مضامین ضروریہ بطور تہہ و تہنیمہ آراستہ
 و پیرایہ گشتہ سرمدیدہ اہل عرفان و احسن بخش دل ارباب ایقان شد و بہ حسن کارپردازی اہل مطبع نجف
 رونق تازہ و زینت بے اندازہ یافت کہ **و** زرق باقہم ہر کجا نظر مکنے
 اگر تہہ و امن دل مسکین کہ جایست یارب تا قطرہ افشائی کلک گہر بار سحاب جدول کش بیاض
 روضہ امکان ست سبز جان بخش معانی این کتاب بشیم نظر اگیان صدیقہ سخندان معنی سان

گلکہ تحت النبیانی جلوہ مند و زیادہ قطعہ تاریخیہ ۵ + مقدمہ اکر امت کتاب
کر تصنیف کتاب ستطاب ۵ گشتہ از روی بلاغت الجواب ۵ تذکرہ تاریخ طبع این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ از برادر عزیز مولوی محمد تقی حیدر سلمہ تعالیٰ خالق القوی ولہ قدرت و خلف شہید حضرت مصنف

آب و رنگ گلستان سخن گستری بہ آبیاری ستایش نیایش حضرت احدیت و احدیت ست جل جلالہ کہ
در عین وحدت مائل بہ کثرت ست در عین کثرت قائم بوحدهت بے مثلی کہ مثالی ندارد و از ہر مثال سر بہ آرد
بے مکانے کہ مکانے ندارد و ہر مکان جلوہ گری فرماید با وجود خدادہ ہر نظر عیان ست با وجود ظہور از
دیدہ مردم نہان کریمے کہ اسم شریفش باعث تسکین قلوب عارفان و کاملان ست و رحیمے کہ ذکر جمیلش
راحت دلہائے طالبان و واصلان حکیمے کہ شمع زبان ابوبیریان روشن فرمود و عظیمے کہ ہزاران قائل
معانی را در پردہ الفاظ و دہیت نمود خالق صباح و رول خود مدوح و خود مدح و زینت ہر دم مکتہ پروری
بدستاری نعت حبیبے ست کہ حبش سبب ظہور ہر بود و نابود گشت و بودش علت ہر موجود و
مشہود و وجود باوجودے کہ نقطہ دائرہ شہود ست و موجودات عالم را مقصود خاک درش کحل البصر
لاہوتیان و فاشاک رہش سرفراز ہوتیان نقش قدم سیمت از روش سجدہ گاہ انس و جان و
نفیس پای مبارکش تاج سر کرہ پریان و عرشیان کونین لعلہ الیت از برق نور او و آریں شمع الیت از
نور ظہور او نقطہ نبوت مختصر فتوت سرور انبیاء آلا اصفیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
خواجہ کونین رسول امین ۵ خاک درش سرہ چشم یقین ۵ و آل اطہار و صحابہ اخبارش
کہ نجوم ہایت و خشمیہ علوم ہایت و نہایت اند عارفان حقیقت اند و کاملان طریقت متابعت آنها
وسیلہ نجات ازلی و موافقت آنها در یہ حیات ابدی مقدمے انا م التقیاء کرام علیہم السلام الی اللہ تعالیٰ

اما بعد از آنجا که تذکره علمای ابرار و صلحای اخیار موجب سعادت و باعث خیر و برکت است از همین
جاست که حضرات اهل تحقیق و تدقیق مکتوبات و ملفوظات حضرات صوفیه کرام و علمای عظام تصنیف
فرموده بامرنت بر خلق نهاده اند که هر یک سر و شرح خوب است و نزد صاحب دلان و طالبان مغرب از انجمل
کتاب مستطاب نقاوت لصاب که نظر ارباب بصیرت مشاهده انوار الهی را توتیای حقیقت نما و قلوب
مکاشفه یا وحدانی را سدید الی معرفت افزای فلاح و نجاح عینی و تمصیح عن ذکر اهل اصلاح
مصنعه قطب سپهر ولایت آیه برج هدایت تحزن نقود کمالات معدن جواهر حسنات شمع شبستان تحقیق
مرجع نشین بر مرقم دقیق هبط انوار ربانی منظر اسرار قرآنی خواص بحر حقیقت در تئیم دریای شریعت
صدر نشین شریعت مصطفویه راس و رئیس طریقه مرقصیه حسنه من حسنات سید المرسلین و معجزه من
معجزات خاتم النبیین ثانی شیخ اکبر حضرت مولانا حافظ شاه علی النور قلندر قدس الله سره و الاطهر
بظاهر شمولش بخلق خدا + بیاطن ز رنگ دلی هم جدا + بوحده گرا کیده شد آغختان
حجاب دوی رفته از دیوان + الحق کتابی ست که بیان روشنش تجلی افروز دلهای حقیقت آگاه
است و گم گشتگان منازل طریقت را چراغ هدایت بر راه آتشفشان بخش امراض و جانی و شمع ظلمت کده
جبل نادانی بر نقطه اش مرمک دیده اولوالالبصار و هر لفظش بر سرق معنی گوهر نثار
حروفش چهره آرای گلستان + سطورش و نمائی سنبلستان + سوادش چون سواد کل حجر
بیاضش چون بیاض صبح پر نور + چهره کشای ملاحی لیلای سخن بر کسوت عبارتش آماده شد و حیبا
دلربائی ست و رنگ افروزی صباحت عذرای معنی ادا ینیم بانش در انداز و نمائی گلستان که در دست
را کج طلبان حقیقت بوی قلیله که از گلزار معرفت سخن گوید بوی گل محل نزار که تلهای خیالش کشیده
و صورت بلبل در جلوه فصاحت بانش دویده و دیده و روان دانند که بوی مشک انتظار تعریف عطار نمی کشد
و ستایش سخن خوب چشم جنبش لب قائل نمی دوزد آن مشک چه مشک است که تا عطار بر زبان
نیارد از دکان خمول بیرون نتواند شتافت و آن سخن چه سخن که تا صدل از گلود عوی بلند نگردد و در صفه
گوشه باز نتواند یافت + بسو گند گفتن که ز مغرب است + چه حاجت محک بگوید که بصیت

لئے اذین و شنیدین را فرزدہ کہ الحال آن کتاب مستطاب دوبارہ تصحیح کافی و توضیح شافی ماہ فروزندہ آسمان
 بلند اختریں و موج سرکشیدہ دریائے والاگوہری نور حدیقہ مصطفوی نور حدقہ نور تصوی نو باوہ بوستان کاظمی
 زیب سادہ باسطی استاذ العظم و اخو المکرم حضرت مولوی شاہ حبیب حیدر ظندر لا زالت
 شمس فیضہم المے الشمس و القمر مع اضافہ حالات بعض نرگان کہ در نیمہ و تہمتہ مندرج ست طبع شدہ
 نظارگی بخش چشم نظارگیان تارگی بخش قلوب عرفانیان گشت یارب الفیض این کتاب مستطاب کا شانہ افزہ
 قلوب ہر شیخ و شاب در روشنی بخش دیدہ و ران حقیقت اک طریقت انساب بادی یوم التناجی انون انصاف
 وانا العبد الاحقر المقتدر الی ربہ برحمۃ الادفر محمد تقی الشہیر باحمید رفقہ اللہ العلی الاکبر۔

قطعات و تاریخ طبع اولیٰ انصالح عن ذکراہل اصلاح

قطعہ تاریخ چکیدہ کلک جواہر سلک فصیح اللسان بلین لبیان
 جناب مولوی محمد تقی صاحب مغفور ساکن کاکوری

شدہ مطبوع کتاب بے غور شتر	از تصانیف جناب ذیشان
خضر سرچشمہ سیردان طلبی	مرجا ہادی راہ ایمان
حافظ و صوفی و مراض و ولی	قبلہ اہل صف شاہ زمان
بے سربہ بگفت تاریخ	رہبر راہ خدا بے دو جہان
دیگر از مورخ بے عدیل سخن شیخ عظیم البیدیل مولوی قاضی	
منظور الدین صاحب سرور سلمہ الاکبر ساکن کاکوری	
طبع جو نسخہ انصالح	نشان دار تسہیل تدقیق ہر
لکھا سال تاریخ سرور نے یہ	اکہ اسما شجرہ کی تحقیق ہر

قطعات تواریخ طبع ثانی انتصاح عن ذکری اهل الصلاح
از سرآمد سخنوران نامی قافله سالار دقیقه سنجان گرامی بنیض شناس غایب کامل
الافاده جناب موی حکیم محمد حبیب علی صاحب وکیل اٹاوه ساکن کج کوری

ابن ابن علی شہ مردان زاهد و عالم و خجسته اتصال نسخہ انتصاح اہل صلاح تصحیح و ہم اصنافہ حال و ذکر آورد زیر قالب طبع سعی او در جهان شد مشکور	اسم پاکشن حبیب حیدر دان نور عرفان در دست جلوہ کمان یادگار جناب والد ایشان کز اب و جد خویش داد نشان تا رسد فیضها بخلق عیان ہمہ عالم بود تائیسر خوان
سال طبعش حبیب علوی گفت خاص گلہ ستہ اولیایہ جهان ۱۳۲۰ھ	
دیگر از جناب ممدوح	
آمن حبیب حیدر پاکیزہ ذات صدوقی پاکیزہ نسبت سیدی تصحیح کتاب انتصاح طبع اول بود نقش اولین	وان گرامی پور اسلام نکو لین فی الدنیا نظیر مثل او بار دیگر داد تازہ رنگ و بو طبع ثانی ہست نقشہ خوب ازو
بہر سال عیسوی گفتم حبیب شد مکمل انتصاح انضیل او ۱۹۰۹ھ	

قطعة تاریخ از نغمہ سرائی بلبل شاخسار شیوا زبانی طوطی شکرستان
شیرین بیانی صاحب فکر سلیم مولوی شاہ عصیم الدین صاحب عصیم

تاریخ او عصیم از غور و فکری جو باغ جناب انور آبادی گویا ۱۳۲۴ھ	شد طبع بار دیگر چون انتصاح مرشد قلب عدد در کن از سینه نکینہ
دیگر	دیگر
ہو سن انتصاح کر مطلوب نسخہ انتصاح ہو محبوب ۱۳۲۴ھ	ہاقت غیبی کہا طبع لکھدے سال عائیہ بے جد
دیگر	دیگر
چھیتی جو کتاب مطہر ہو لکھ فیض دل قلب در ہو ۱۳۲۴ھ	ایضاح کے ساتھ عصیم پھر تاریخ زردی دانش اب

قطعة تاریخ از حافظ علی حیدر سلمہ خلف صغر حضرت مصنف

ایضاح لکھی بہت خوش اسلوب دل کو ہوا سال طبع مطلوب کیا عمدہ کتاب سب کو مرغوب ۱۳۲۴ھ	صحت ہوئی انتصاح کی خوب چھپ کر ہوئی جب کتاب طیار بولایہ فرشتہ شمسادی
---	---

قطعة تاریخ از ناظم پیشال نباض اکمال شیرازہ بند فرہنگ نقشن بریج
وطر ز نوی جناب مولوی حکیم محمد وصی علی صاحب ساکن کاکوری

حبیب حیدر پاکیزہ پیکر بجائے شاہ کاظم شیخ اکبر	محمد اللہ ز فیض شاہ حیدر محدث عالم و صوفی کمال
--	---

<p>قیسے خوش سیر پاکیزہ پیکر چہ خوش تصحیح و تطبیق کتابت کہ بودہ انتصاح اسش گرامی بسمع جد و جد بے نہایت ہمہ احوال پیران سلاسل اضافہ ہم شد احوال ابجد مکر طبع شد از صحت خوب وصی بودم برائے فکر تاریخ پنی تاریخ طبعش گو بزو وی</p>	<p>تقی سیما تراب سا قلندر نمودہ در کتاب شاہ انور پنی حالات پیران قلندر ز پور شاہ مولانا نے انور در آوردم تصاح شاہ انور شہ انور شہر اکبر قلندر نہیے این نسخہ پاکیزہ منظر چنین گھنٹہ ز فیض شاہ انور کتاب نادرو وقت مکر</p>
<p>دوش دیدم رسالہ مقبول مخزن فیض وہم ہایت و رشد یا دگار شہر علی انور خلف اکبر و حبیب پاک شاہ ذیجاہ و سید علوی دست او دست احمد رسل یا کہ شمع ست در لگن تابان از عطا یائے غوث جیلانی گل گلزار بوستان تراب مسترة العین انور و اکبر فائل و عاقل و ستودہ صفات</p>	<p>مشعر حال ادلیاے غول حادی جملہ از منور و جہول ذکر اہل صلاح و اہل قبول آئینہ وار بر زم حسن قبول عالی در فقہ حدیث و اصول یا کہ سیف بجا فرمان سلول یا طلانی ست در سبوح سلول ہست تازہ ثمر بدست قبول یا کہ روشن چراغ ابن رسول نور ہمال ز گلستان قبول ہادیے خلق از ظلم و جہول</p>

<p>عارف و کامل و کمال دین زین سجاد به شمر گانم تو شمر طبع نایش آورد گویند طبع اتصال و حسی</p>	<p>حالم و حاوی منبر و اهل قبول حبذ انائب خدا و رسول تصحیح و بعد و قبول ذکر اهل صلاح اهل عقول</p>
<p>قطعه تاریخ از رختیه خامه سحر آمیز علی بنده شاهدش و فرهنگ و حید فن فرید من جناب موسی رضی علی صاحب حسرت کاکاوری</p>	
<p>قبله کعبه مستان صدر نشین لایکان بدر مصنفان و نسخه انتضاح نام جمع شد دست اندر و ذکر خدا رسیدگان آنکه گویش جهان شاه حبیب حیدرست حسن و جمال تیش سر رکش بصیرتست آنکه سمسریست بانی آنکه سمسریست با علی روح روان مرشدان جان و دل قلند ان بهست زاکل مصنفه چشم و چراغ مرقعه نشسته ساغرش کنون از من و انجات داد دامن کوه و هم کلیم درید موسوی به بین عرض ز حال پر کمالات شد بامید رحمت اگر آتش فراق تیز مشو به پیش شاه بار و گر چو طبع شد راق تازه باز یافت شد باضافه و جدید لفظ بلفظ صحتش</p>	<p>نامش علی انور و جان قلندری بگو نامه اهل معرفت سپید ببری بگو جام جهان نا بگو ساغر حمیری بگو پیر و جوان بکلمه تاج قلندری بگو خضر ره طریقت و اختر مهر ببری بگو تازه نهال نورس گلشن کبیری بگو صورت و تیش بین قلندری بگو گوهر تاج سروری طره فیه بگو درومعی عنایتش باده طهری بگو در بطور و هم قفس جلوه آنگری بگو جان و دل ست چاره خواه رحمت آوری بگو هر کتاب مستطاب مطلب بر سر بگو شاه حبیب حیدرم کرد چه یادوری بگو جلوه نوع و دس یافت نادرش دلبری بگو</p>

طبع شده است خوش خط و صاف و صحیح و خوبتر	هر ورق کتاب را حور بگویری بگو
فکر بسال طبع او بود که ناگهان رضی	گفت ملک که نام او نعمتی بود ری بگو

قطعه تلخ از چمن طراز بهارستان بخموری آبیار بوستان معنی
پروری جناب مولوی شریف الدین صاحب تخلص شریف کاکوری

گر ترا یک دم حضور اولیاست جلوه گر شد حق میان آب و گل جلوه وحدت میان کثرت است هر کس که مست جام عشق شد ساعتی نبود جدا از اصل خویش فانی از خود گشته بود باقی بحق گرچه اندر خاک باشد جسم شان از خودی بگذاشتن و بخود شدن ذکر شان باشد سفر اندر وطن فکر حق بهشت بسیار اهل دل خوشن بگو و فکر این مردان حق این خیالات که دام اولیاست گر میسر ناید صحبت ترا پاک مشرب صوفی صافی منش قبله جان کعبه هر دو جهان نام پاک او علی انور است	در حقیقت هم نشینی با خداست و اند آئین کس کو ازین مزا شناست آفتاب در هزار آئینه هست هر دم او را صد فنا و صد بقا است در خود می و بخود می او با خداست جویشان کل گشت کل کمال خداست تا ابد حاصل حیات جاهاست این خیال صوفیان با صفاست ذکر شان از ذکر جان من جداست فرق در است میانش نادر است مولوی معنوی نعمت سر است عکس هر دیان بستان خداست حاصل از محفوظ شان هم فیض است قطب الارشاد و رئیس الاولیاست سرگروه صفیاء و اتقیاست چون علی انور به نور مصطفی است
---	---

دشت تصنیف بنام تصالح
 گرچه بد مطبوع هر پیر و جوان
 لاجرم واجب شده تصحیح او
 آن حلیب حیدر الاجناب
 دل یار و دست اندر کارها
 صورت و صورت پاک حلیب
 خوش قلندر شرب صوفی منش
 عالم حله علوم ظاهرست
 واقف ذکر خفی و هم جلیست
 مستقدش چون تصحیح کتاب
 هم مضامین جدید افزون نمود
 طبع شد بار دیگر چون این کتاب
 آمده مطبوع طبع خاص عام
 ساقی می خانه نوش معرفت
 نمی کشند و دم زستیها زنند
 باده در جوش آمده مستان بشور
 می پرستان در طواف میکده
 تا بدباشید مست جام می
 مستی این کز رنگ انگور نیست
 شیخ مست در دست و تحتب
 باده مست و جام مست و هم صبوی

یادگر خوشتر از پیران ماست
 لیکه چون نقص کتابت جایاست
 خدمت پیران بجان دل و دست
 آنکه ابن و جانشین پیراست
 ظاهرشن با خلق باطن بخداست
 سیرتش چون حیدر شیر خداست
 جامع تزییه و تشییه خداست
 عارف سر علی مرتضی است
 کاشف راز دردن اولیاست
 نمیش راصد هزاران مجاست
 حروف حرفش لفظ لفظش کیاست
 ظاهر و باطن ز سابق خوشنامست
 قامت معشوق از سر تا پایست
 باز بر می کشان صبر آزماست
 باده نوشان ای می آید صلاست
 چار سو جام و صبوی شیهاست
 گرد ایشان گردش پیمانهاست
 مستی این می زستیها جداست
 مستی این می زستان خداست
 مستیش در کوچه و بازارهاست
 مست نین می شیشه و پیمانهاست

<p>هر خمی مست و هر خشت مسبو تسانی می مست و هم بیخانه مست نیت اندر شرع فتوای حرام هان و هان دست طلب کوته کن فایز از اندیش که کونین باش جرعه کو یافته از می فروش همدرین بیهوشی و مستی می جرعه در کام جاننش ریختند یہج اگر نیست از او توئی گرچه از هوش و خرد بیگانه شد بهر طبع این کتاب مستطاب ساغر نو و بدیه سپهر معان باش گین دعوی مستی شراب مستیت پیدا شده از مستیت بے نشان گشتی اگر از خویشتن بیخودی و دورست اکنون خودی بے ادب رفتن بکوئے میکده دور کن و هم دیتی را صاف گو</p>	<p>مست از وی هر در و دیوار هست این همه مستی نتیج جام ماست هم محمد راز حق این می و است شائسته و جام و سب و در کار هست چون تراره در چنین بیخانه است رفت از خویش و فنا اندر فاست مست افتاده شریف بدین است مست شد زان می هزاران الهام است مست شد بیخبر از ماسواست لیکن اندر بهیشتی طبع آزماست آمده کز بخودی این سالهاست کز پیستان شراب دلکش است خود نشانی میداد کز ابتلاست ورنه این پندار مستی از کجاست پس ترا این شورش مستی چراست دعوی مستی به مستی صد بلاست در طریق می پرستان نارواست سال او موقوف اصحاب صفاست</p>
<p>چون نسخه انتصاح شد طبع از برنخ پیر سال طبعش</p>	<p>مطبوع به شیخ و شاب آمد میخانی و لو تراب آمد</p>

دیگر

طبع شد انتصاح بار دیگر بود از بهر سال طبع شریف دید چون جلوه رخ انور	تازه شد ذکر پاک اهل الله در بیان نکر چشم براه گفت تاریخ اولیاء الله ۱۳۲۴ هـ
---	--

قطعه تاریخ از مشاطی غازه کش خسار لیلیا زیبایی

چهره آرای سلمای آتش زبانی جناب مولوی شرف الدین
صاحب تخلص شرف ساکن تهلنیدی من مضافات راکریلی

بنام آن نقشبند عالم که کرد تصویر قد آدم بقصر تن شمع جان نهادش بطنع خود دید پاکش چو دم بر دکلک زبان زد که پیکر نقش هم زبان زد جهان از و شد نگار خانه فسون حسن تابان تبارک اسد زر لے انور ز اوج طبع رسالے انور ز خط خوبان ددا انتخابی نوشت نام خدا کتابی ز قلم رحالات اولیاء و قلم مقالات صفیاء بیا صبح متصل ماند که سینه زد و انشرح یابد جمال اوزنگ دل نداید بچشم جان روشنی فزاید ز سه کرات خوش مقامی و خرق عادات طبع عالی فسانه اش نریب انجمنها که ذکرش افتاده در دهنها ز چشمه نوش تر ز بانی بیاد پیران چناندانی	که چشمش آمد چو ساغر جم رخس چو آئینه سکند زبان بی ذوق ذکر داشت کز دهن گشت مشک ز صنف نقاشان استان زد که جان فزایت روح پر که نقش گرفت جادوانه ز ملک سحر فرین انور ز حسن طرز ادلے انور کلیم هم هست دست بر بطر ز تحریر لاجوابی چو صورت خوش خطان دلبر که در خیالات اذکیا ز دست لم بر آئینه مصدور زد کرا بل صلاح باشد شگفته دل صورت گل تر دل نظر باز را باید که هست مرآت رسالے انور که نه آه آورد چون لآلی نثار غرض ز چرخ اختر ترا نه اش و نفع چپنها که بلبس لافند از ان لوگر بخور دوداد آب زندگانی که مرد در حشرش سکند
---	---

<p> یابگ زونی بز سرودی رساند بر فنگان دوی سرود داده بیاد مستان نوید رقصی بکجستان بجز آنکه گوش دارد گشت دل تخم او بکار فغان که عرش و فاکرده مکر این قفس را نکرده بجان آن فغان پاش بخاک پیوست جسم خاکش مزید و تمیز داده او که هست نیب ساده او دُرس کدنا سفته بود سفته زهر چه ناگفته بود گفته طراز او ارجمند آمد که طسره او دلپسند آمد ز خط و خلل رخ مضامین کتاب گشته مرقع چین مرقع نامه نگارین که نقش زد خامه نگارین </p>	<p> مشام روحانیان بر عودی که سوخته ساخته معنبر چه راه در پرده زبدستان که فیتنی بجالست امر بروید و بار نیک آرد که کام جان تازه سازد و تر چو دیده بر بست و انکرده می وصالش که بود و هر نخواب شد چشم خوابناکش که بود مستصال لبر دو آتشه کرد داده او که داد دیا دی ز آب کوثر ببگ زدگو هر هفته که بود در کان را س اوز قلم نگر نقش بند آمد قلمزن آمد اگر قلم در مصنوع چین و دینش بین چو نقش دیوار باشد شدر چون خطان جامه نگارین زیر طاقوس کرد و بر </p>
--	--

چو غازه طبع کرد بر روز موشم و ستم تاب برو
بسال گفتش شرف چو طبع شد نصیاح اوز

قطعه تاریخ از شاعر نکته پرور ماهر سخن
جناب مولوی محمد عام صاحب سلمه اللو هب

<p> اینک بطبع موزون چون بیت خوش کلام شریت بخشک حلقی تر یاق تلخ کلام آئینه جمال شاهان جسم غلام از این بو تراب ست این جام لاله فام بالای تخت عرفان اسکندر احتشام در لامکان مستی ز صورت و نه نام </p>	<p> آمد چه خوب و دلکش این نامه کرامت نم نام بلکه جام ست از بادیه حقیقت جام جهان نمائی جمشید تخت یزدان مین شک آفتاب ست پیر از شراب ناب ست سلطان کشور جان در ملک دل سلیمان در بزم نظم هست اسمش علی اوز </p>
---	--

<p>آن شمع بزم زندان آن ست شمع بجائے پورے لے انور رشک میر تہا صوفی وہم قلم در شاہ جہا آمد بہ طرہ مستی قیس کین غلامے شد زمرہ سہ رایان گہ صبح و گاہ شامے مطبوع انتصاعے یا شریر بجائے</p>	<p>وین بادہ کمن را انور کد ساقی ما پیر خجسته پیکر پناہ عشق داور شاہ حبیب حیدر زبیر سیر کاظم آن سیر چشم ساقی بخشید جرعدے در بچ آن شر دین اینک شوق آئین اورے جان میگشس تاریخ طبع آمد</p>
<p>چہ ایضاح از حبیب حیدر منور شد کہ سال رونق طبعش فروغ دیوہ تر شد</p>	<p>دو عالم گشت روشن از جمال کبر و انور ہما یون چشم نورت بادای قیس سینہ نامہ</p>
<p>سخرہ دل راست ہر لفظش فنون ہامی رہے ہر صفحہ آن غیرت حور و پری از فروغ شاہ انور ہر اوج سردری گشت تابان بردلان چون اختر یک اختر آمدی از لفت جانفش چون زلیخا شتری قدر گوہر شاہ داند بابد اند جوہری</p>	<p>مرحبا این سخن بردار کش کتاب دلربا از خط و خال و حروف نقطہ روئے دلبران پیکر نورست الحق در جهان روشن شدہ یا رضو آگین شدہ از نیر فیض حبیب شاہی آمد کہ بودی گر مہ کنعان بہر سال آن در یتیم از عاصم بی سر شدہ</p>
<p>بلکہ خود در جلوہ گاہ سرخوشی از قلب ذوق شاہ انور کرد الفت انتخاب انوری</p>	
<p>بہ طفت بستی بزمہ چون طبع لاجواب این کتاب کہ از لب پرینخ تراود عجیب و آتش خراب</p>	<p>بحسن چمن گل بہ طلق بلبل بعد چمن لب لب چو کمال بہ طبع ثانی چو شکر آرد ز قیس تاریخ آن چہ آید</p>

قطعه تیارخ از طلیق اللسان لایق البیان مولوی محمد عالم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

خوشاد و فرخ کہ ایک کتابے ز تالیف شاہ علی النور آمد حبیب شد قدسیان بارگاہے زانو از فیض چشمیست روشن پے سال طبعش بطعم ثبات	دل جان روح و روانِ غریبان توان دل ناتوانِ غریبان کہ شد عقبہ اش لامکانِ غریبان پے دار بے خانانِ غریبان شد از روی الہام جانِ غریبان
---	---

دیگر

الحمد لک الحمد لک یارب کہ از الطاف تو کز خانقاہ پیرن شاہ علی النور کنون شاہ حبیب حیدرم چون تختین کاہما یفے مکر طبع شد ایک گرامی نامہ از عیسیٰ گردون نشین شد بہر سالش این ندا	سرسختی آخر شدہ دور فلاسے آمدہ این ساغر آب بقا جان اصلا سے آمدہ در جسم زار خستگان وحی در اسے آمدہ جان و دل مشتاق رازان انشرا سے آمدہ مطبوع دل مقبول جان عشق تصا سے آمدہ
--	--

دیگر

این نسخہ شکر افزا چون بادۂ ناب آمد برآمدہ دل بنجد چون شاہ سنش گفتہ ام	ہنگامہ بہستان شد از کثرت شتائی جلے زمینی باقی بردست خوش ساتی
--	---

تیارخ طبع از مولوی منظور الدین خان صاحب رئیس کوری

بارک اللہ شد کمل این کتاب بیشتر حال بزرگان سلف بعض از ایشان کتاب مستقل	گویش قد مکرر بالصواب ہست التفصیل در اکثر صحف بعض را فن سیر شد مشتعل
--	---

یک حال اولیای آفرین
 نیز کجای نه با کثر خاندان
 کم همین دانند حالات کرام
 کیستند این چشتیان و نقشبند
 با کس پیوسته است این سلسله
 همچنین دان اینچنین و آنچنان
 گوهر تاج گرامی با لگان
 سرور غنائی گلستان بهشت
 حضرت حافظ علی التوحیدان
 تاب خور از چرخ چارم بر زمین
 آن اگر زنگین کند سنگ و حجر
 نورش افزون از ثریا و از سها
 فخر عالم بود در حمله علوم
 برگرفت از جمله اصحاب صفا
 بر نوشت این نامه نامی نشان
 تا شود چون سر منظر نظر
 دو دانش صاحب علم و فن است
 آبیاری هست بهر کشت خشک
 بار دیگر بعد یک ثلث صدی
 مختصر هستند اکثر دعا
 نسخ باید که باشد حسب حال

اگر بجوی کم بسیار بی بهشتین
 مختصر از صحت نام و نشان
 کمتر بود دست معلومات عام
 با که مسید از ایشان پیروند و بند
 هست این شیخ که امین سلسله
 مشکله پدر از پیر ناواقفان
 روشنی بزم عالی پانگان
 انجمن آرایه خوبان بهشت
 بر زمین بد افتاب صوفیان
 نور او بالای جرح بهفتین
 این نماید قلب را شمس و قمر
 کان کالدرد الدجی شمس الضحی
 کان کالدرد المنور فی النجوم
 اولیای بهشتگان خویش را
 تا که باشد در بنامی طالبان
 تا بهیمنه از ایداز و نور نظر
 از صحائف خانه هم پرده امن است
 فارغ از توصیف باشد بوی مشک
 خطره در خاطرش شد منزوی
 ترک کردم حال بعضی اولیا
 هر چراخت را نسیان مال

چون غلط بود انطباعش ناگزیر
 در مضامین اندکے ترسیم کرد
 آہ شد رنجور آن عالی مقام
 جان او پیوست با نور احد
 بود او پیر من و استاد من
 تالہ بالقہ جگر در جست و خیز
 نالہ می خواہ چوناوک سرزم
 آہ گوید می گنجخم در درون
 سخت تر شد بر ہمہ این افتراق
 لے بسا کر ضعف چون عوری شد
 لے دل محزون چنین بت چون قضا
 جانشین او گرامی گوہرست
 زینت سجادہ آن خاندان
 یا کہ لے یوسف در پیر من
 در جنبش نور ایمان نور دین
 کسب نورش کردہ ماہ و آفتاب
 لے پاکش ہدم صبح امید
 جوش دل با خامہ در گرگوشہ ست
 گویدم این عندلیب گلن من
 گفتمش خاموش باش از این آن
 اگر خدا خواہد تو باشی ہمہ صغیر

سختش شد نیز مرگوز ضمیر
 ہم سوانح جا بجا تر قسیم کرد
 روح پاکش رفت در دار السلام
 جاے موزون یافت بہ قرب صمد
 رہبر دین صاحب ارشاد من
 آہ دارا درون من ستیز
 چون دول خیزم ز سحر بر زم
 سینہ را بشگافم و آیم برون
 تلخ آمد بگمان این فراق
 وے بسا کہ زندہ در گوری شدند
 پس چہ باید پس چہ بہش جز خدا
 حضرت شاہ چلیب حیدرست
 بدر انور در میان روشنان
 یا کہ موسیٰ اعضاے بدن
 تلک آیات من آیاتہ المبین
 تلک آیات من آیاتہ الکتاب
 ہر کہ دید او را بہ مقصد رسید
 کہ ہما نا این دم می نوشے ست
 گوہر نغمہ بسے در سلک من
 بگذر و بگذر مار از این زمان
 فی ریاض القدس والروض الکبیر

چونکه اجزا سوسه کل راجع شوند	در باره انور خود ساطع شوند
میل تکمیلش شد از شاه حبیب	بوستان را خوش کد یورش نصیب
پاک کرد از وی حسن خاشاک را	صاف کرد این گلستان پاک را
بر فراز اید از مضامین مفید	خوش رقم منسوبه حالات جدید
شد و چند از بیشتر حجم کتاب	تا مرتب شد سواد لاجواب
فائده گیرند سیاحان فن	لطفها یا بنداز سیر چین
بود تا رنجیم چو در طبع نخست	بر من آن سنت گذاری شد درست
مدتی شد شاعر یارم نبود	با سخنگوی سرور کارم نبود
خانه من وضع داری می کند	و ده که باز آهنگ یاری می کند
مطلع تاریخ این طبع نوی	در سنین هجری و در عیسوی
هم فصلی و سمیت شد عیان	با دستبیل گرامی خاطر ان
از سن فیصله الف بار بگیر	با الف با گشت از سمیت بشیر
انصاف آذری لاریاب الجلیل	قل ملن شاء یخذ به فی سبیل
خامنه من فکر اصحاب الفلاح	و انصح عن ذکر ارباب الصلاح
۱۶۳۱۴	۶۱۹۰۹ ۱۹۶۴ هجری

قطعه تاریخ از طبع بلند فکر آسمان پویند شاعر فصیح اللسان ناظم
بلوغ البیان جناب لوی محمد تاج الدین صاحب کاکوری حج ناو

این نامه بر اے طالب حق	از سیدنا حبیب حیدر
سر لایب نور انور	در کار معارج جلیله
پوشید کتاب زیور طبع	جدا قدرش بجز بملکوت
کرمی دلین در انشراح است	کین جنس یب از ان فرج است

منقوطة زینت چیده تاریخ
زین انصاح انتصاح است

تقریظ جناب حکیم مولوی محمد عبدالاحد صاحب صوفی ابن
مولانا مولوی محمد حامد علی صاحب کاکوروی ثم لکھنؤوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالیٰ والصلوة والسلام علی من لم یزل شرعاً تیللاً الاصلوة والسلام علیمان صحباً واکلاً
مختفی سبباً وکرم غنم خاندان وسطوت دودمان والاشان قلندر ریاض من الشمس واین من الشمس
است مشاغل لطیفه که طالبان را لباس تجرید و تقرید بیاراید و میکا شفت غریبه که سالکان بهمت
بہیز آید از خصوصیات فیضان جاوید این طبقه عالیہ می انکارند و توحید و استقامت میراث این
سلسلہ می شمارند منسلکان این سلسلہ در کثرت افکار و افکار و انہماک اشغال در ہمہ حال ہیشاں ہند
بے پردہ باد کہ درین زمان فرخندہ عنوان شمع ہدایت این سلسلہ ذکیہ از ذکیہ شریفہ کاظمیہ تریبہ کاکوری
روشن و لامع ست و فیضان عام این خالوادہ بزرگ اعیان و اقران ہر دور اجامع الحق صوفی عباد
از صاحب اخلاق مع الاحلاق ست کہ در علم و عمل یک رنگ ہندہ باشد و وجود آن گوہر شریف مجوہر
لطیف فی زمانہ خاصیت کبریت احمد دارو۔ اما ضرورت زمانہ ہر کس را داعی ست بہ چنین فرد
اکمل شخص افضل در اسیدن و گل مقصود و برجیدن۔ چون بیشتر مردمان سبب ترقی علوم مغربیہ
خصوصاً فلسفہ جدیدہ گرفتار عقائد باطلہ و مقید او ہام ہا کما اندامہذا لازم آمد کہ تحقیق مقامات لطیفہ
قد قیق نکات عجیبہ این گروہ حقہ کائنات حجت رموز آسمی اند و کلیہ خزینہ دولت نامتناہی بطورے
نقش بند و احوال سلف صالحین و بزرگان سابقین رحمۃ اللہ علیہم جمعین بنوعی انشا پر و کباب
فیضان عام مبدق عند ذکر الاولیاء تنزل الرحمتہ بکشاید و میں نفوس قدسیہ باوجود حجب مکانی
و زمانی کشت را را امید ہجران را سر سبزی و شادابی جاوداتی بخشند۔ مزہ باد کہ این مقصود از کتاب
انتہی صراح عن ذکر اہل الصلاح کہ از تالیف مہنف حضرت شیخ الشیخ امام ارباب تکلمین در سوغ

بقیہ السلف حجۃ الخلف بیدۃ الواصلین قدوة السالکین الولی الاشر حضرت مولانا حافظ شاہ علی نور
قلندر قدس سرہ العزیز الاکبر بجدول بیوست برکات مضامینش مطلوب ضمائرو انوار فیضانش مرغوب
بصائر الحق نسبت الیہ بجناب مدوح بر صحت تائید کتاب مذکور دلیل کافی ست و خصوصیت
اجتماع حالات ب حضرت موصوف برکے نفاست تائید برہان وافی الحمد لہ کہ خلف لہ صدق
جناب الا یعنی حضرت رمزا گاہ مقام شناس حق جو عرفان اساس غواص بحر توحید آشناسے
یم تجربہ جامع رموز و قائل حقیقی و مجازی مخزن کنوز حقائق و بیان اعجاز طرازی الفرو الاکل والاثر
مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر کان اسدہ ولیا و بہ حفیۃ الحال بار دیگر مع اضافہ محالات جدیدہ
و فوائد عجیبہ و نکات غریبہ صورت نقش اولین را بمصدق نور علی نور حسن و بالا بخشیدہ
بمنصفہ بطبع جلوہ و اذکار انعکاس شعلہ عرفان قلوب ارباب زمانہ طور بخلی انوار حقیقت گردد
امید کہ برکت و وسیلہ حضرت فروا کل منظر اول از مطالعہ این رسالہ نافعہ شغشہ و لعلان حقیقتی
بر جان مشتاقان پر تو اندازد کہ ذرہ ذرہ آفتاب گردد۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب | اگر دلیلت بایران و روتاب |

قطعة تاریخ مصنفہ حاجی سید شریف احسن دودھی چشتی بنیر
جناب کرامت آب حضرت سید شاہ قطب اعظم صاحب قدس

شد چہ مطبوع انتصاح لاجواب بمیشال	ہست در تعریف و ذکر عاشقان کبریا
نقطہ ہا پر نور ہر نگ دل شہر قیان	حر فہا در چشم حق بین ست چون شمس بضحا
بیچ و خم در کاکل صوفیست یا در سطر حروف	معنی در لفظ پنهان یا کہ را ز اولیا
بے نظیر و ہمیشہ لاجواب بمیشال	دل کشا و حق نامہ عالم افروز از ضیا

مصرعہ تاریخ طبعش گفت ہاقت با حبیب

فرحت دل جام ہمیشہ شمع بزم اولیا

غلطنامه متصل عن کراکل الصلاح مع تہمتہ الايضاح فی ترجمۃ اہل الصلاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	صفت	صفت	۱۲	۲۰	شغب	شعب	۳۲	۱۲	بیاید	بیاید
۴	۱۷	سخن	سخن	۱۳	۱۵	مخافظ	مخافط	۱۹	۱۹	تاریسی	تاریسی
۵	۱۳	فرامہ	فرامید	۱۴	۸	ازکانین	ازکانین	۳۳	۱۷	خواجہ	خواجہ
۶	۲۱	لبعض	لبعض	۱۴	۱۴	صاحب	صاحب	۳۶	۸	خواہد	خواہید
۷	۱۰	صل	صلی	۱۶	۵	اندر	انند	۱۱	۱۱	امام	امام
۸	۱۵	طائفہ	طائفہ	۱۱	۱۱	منہج	منہج	۳۸	۵	اشناس	اشناس
۹	۱۶	دزدور	دزدور	۱۷	۱۷	تروہ	تروہ	۳۹	۱۴	موبن	موبن
۱۰	۱۸	تا بدین	تا بدین	۱۸	۱۵	گوپاموئی	گوپاموئی	۴۲	۱۹	بود	بود
۱۱	۱۶	باین ہم	باین ہم	۲۲	۱۱	دکد	دالد	۴۳	۵	کار	وکار
۱۲	۲۰	جان	جان	۲۶	۳	یا	با	۱۱	۱۱	خوقہ	خوقہ
۱۳	۲۱	دچی	دچی	۲۷	۱۱	فرمود	فرمود	۱۱	۱۴	نہیب	نہیب
۱۴	۶	عجلا	عجلا	۲۸	۶	عبدالقادر	عبدالقادر	۴۵	۱۲	جیل	جیل
۱۵	۱۶	دہشد	دہشد	۲۹	۱۱	ار	ار	۱۱	۱۸	بشین	بشین
۱۶	۱	ردائل	ردائل	۳۰	۱۱	یر	یر	۴۶	۲	مخزم	مخزم
۱۷	۱۸	آورد	آورد	۳۱	۱۴	مرد	مرد	۱۱	۵	بمدار	بمدار
۱۸	۲۰	برادرزادہ	برادرزادہ	۳۲	۸	دور	دور	۱۱	۱۹	رہاد	رہاد
۱۹	۳	عربی	عربی	۳۳	۵	لوکان	لوکان	۴۸	۱۰	موانق	موانق
۲۰	۸	الاطھر	الاطھر	۳۴	۶	گرفت	گرفت	۴۹	۱۲	اسروئہ	اسروئہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۳	شبنه	تنبلیه	۴۲	۶	متم	تیم	۹۹	۲۱	سلانه	سلانه
"	۱۴	هفت	هشت	۴۵	۱۶	سلانی	مسلمان	۱۰۲	۳	فرمودند	فرمودند
۵۰	۸	گفته بود	گفته بودی	۴۷	۱۰	نخبه	نخبه	"	۵	ارادت	ارادت
"	۱۹	پیشوا	پیشوا	۸۲	۹	نقطه	نقطه	"	۸	نارنج	نارنج
۵۳	۵	ابن خبان	ابن خبان	"	۱۶	فایده	فایده	"	۱۰	گردید	گردید
"	۱۵	رجلا	رجل	۸۷	۱۵	توشه	توشه	۱۰۳	۱	نباع	اتباع
"	۱۹	نمادی	نمادی	۸۹	۷	آید	آید	"	۴	برلوی	برلوی
۵۴	۱	هرچند	هرچند	۸۷	۱۳	حیفه	حیفه	۱۰۵	۷	ندا	ندا
"	۱۹	چهل	چهل	۸۸	۱۱	اجمع	اجمع	۱۰۶	۱۳	نمادی	نمادی
"	۲۰	روشان	روشان	"	۱۶	لطاقت	لطاقت	۱۰۷	۹	قره	قره
۶۰	۱۵	تقولان	تقولان	۸۹	۶	باردشت	باردشت	"	۱۸	عز	عز
۶۳	۱۱	السبحر	السبحر	"	۱۹	بوند	بوند	"	"	لمفتو	لمفتو
۶۵	۵	دهوی	دهوی	۹۵	۵	یوسی	یوسی	۱۱۳	۱	نیاید	نیاید
"	۱۰	دشمنه	دشمنه	"	۲۱	اران	اران	۱۱۴	۱۰	جبال	جبال
۶۶	۵	زندنجی	زندنجی	۹۶	۲۰	دوم	دوم	۱۱۵	۵	درار	درار
"	۱۲	ال	ال	۹۷	۱	نشدند	نشدند	"	۹	دیرا	دیرا
۶۷	۱۰	سجری	سجری	"	۸	خورده	خورده	۱۱۹	۱۵	الی	الی
۷۱	۴	خداوند	خداوند	۹۸	۲	جلانی	جلانی	۱۲۱	۱۲	دیار	دیار
۷۳	۱۹	روانقی	روانقی	۹۹	۹	اطاعت	اطاعت	۱۲۷	۱۳	داشت	داشت
۷۴	۶	حنظله	حنظله	"	"	سمع	سمعه	۱۲۹	۷	برنج	برنج

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۲۹	۸	فزا	فرا	۱۲۸	۱۳	بملکها	یلکها	۱۶۹	۱۱	عنه	عنه میرد
"	۱۷	سارت	سارت	"	۱۷	حامل	حائل	۱۷۱	۴	صاخراوه	صاخزاده
۱۳۱	۲۱	روسم	مراسم	۱۲۹	۱	ایهاها	ایهاها	۱۷۷	۷	ومی را	رادی
۱۳۵	۱۱	اجوی	اجوی	"	۱۷	ذکه	ذکر	"	۹	تخیر	تخیر
۱۳۶	۲۱	پیری	پیری	۱۵۱	۱۶	یاخذ	باخذ	۱۷۸	۱۷	وما	وما
۱۳۷	۱۲	مجانبت	مجانبت	۱۵۵	۲۱	مغفی	مغفی	۱۸۱	۱	اشمای	اشمای
۱۳۸	۹	همیدون	همیدون	۱۵۶	۵	راه رست	در راه است	۱۸۷	۱۵	سسته چری	سسته چری
"	۱۳	سعدیه	سعدیه	"	۷	خلا و ملا	خلا ملا	۱۹۰	۲	سسته چری	سسته چری
"	۱۵	سطونی	شطونونی	۱۵۹	۱۵	الیاس	الباس	"	۱۳	اقوام	اقوم
۱۳۹	۴	حموی	حموی	۱۶۰	۱۳	رعلیه	علیه	"	۱۷	آیاب	ایاب
"	۱۲	نیاجی	نیاجی	۱۶۲	۱۲	مازار	بازار	۱۹۲	۱۲	اخبار	اخبار
۱۴۰	۱۳	حط	حط	۱۶۲	۲	قواصده	قواصده	۱۹۵	۱۰	گراکیده	گراکیده
۱۴۱	۱۶	نالیعی	نالیعی	"	۵	رداده	رداده	۲۰۰	۱۶	اقبس	قبس
۱۴۲	۴	همدان	همدان	۱۶۲	۱	فی تته	فی ترجمه	۲۰۱	۱۳	ذکر	فکر
۱۴۳	۱۶	بشرحانی	بشرحانی	"	"	الانصاح	الانصاح	"	۱۲	فکر	ذکر
"	۸	اسمان	اسمان	"	۷	وحی	وحی	۲۰۲	۱	یادگر	یادگار
۱۴۵	۷	یا	با	"	"	فی تته	فی ترجمه	۲۰۳	۱۲	ذکر	ذکر
۱۴۶	۱۹	اد	او	۱۶۶	۲۰	الانصاح	الانصاح	۲۰۵	۴	دورنکرده	دورنکرده
۱۴۷	۲۱	صلوت	صلوت	۱۶۹	۱۰	فخاندان	فخاندان	۲۰۷	۱۰	وحی	رومی
"	"	"	"	"	"	"	"	۲۱۰	۱۹	کزدی	اینگ

تمت



مختصر فہرست کتاب صحیح المطالع آسی پر بس لکھنؤ

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۲	حقیقی ترقی	۴۴	فتح المبین مع تہذیب البیان وغیرہ	۱۲	حدیث شریف
۱	القول الصواب فی تحقیق مسئلہ کجباب	۴۴	نصرۃ المحدثین مع حیاتہ المقلدین	۱۲	مسند امام عظیم مع شرح
۱۲	تذکرۃ احکام	۴۴	نصرۃ المقلدین مع جامع الشواہد	۱۲	تمسیق النظام پر حاشیہ
۱۲	مسند خیالی	۴۴	تقریر بالمعتزی	۱۲	مشکوۃ شریف
۱۲	علم اخلاق و تصحیح معاملات	۴۴	وہابی نامہ	۱۲	بعض الناس
۱۲	محال الابرار مترجم عربی	۴۴	دیوان حقیقی	۱۲	انجاء السؤل
۱۲	مع ترجمہ اردو	۴۴	تاریخ	۱۲	علم ادب
۱۲	صفائی حاشیہ اور مسائل کمال اردو	۴۴	البدیان انجمنی کشف المستجم	۱۲	الطریف للادیب الطریف
۱۲	ناول اردو	۴۴	الزلزال	۱۲	المنطوق المعرفۃ الفروق
۱۲	فلورافلورنڈا	۴۴	آئینہ اودھ	۱۲	سفینۃ البلاء
۱۲	پر قضا	۴۴	درسیات صرف و نحو عربی فارسی	۱۲	مظہر الفوائد
۱۲	عزیز ہند	۴۴	مجموعہ میزان و شعبہ کجاشی جدیدہ	۱۲	زینۃ الدہانہ بالعزیزۃ
۱۲	تعلیم خوشنویسی	۴۴	صرف میر مع رسالہ اصول جموں	۱۲	الدر النضید فی غرر الفہرید
۱۲	مرقع نگارین	۴۴	مصباح	۱۲	تحریر الطالب حصول الآداب
۱۲	تعلیم النسخ	۴۴	مجموعہ خوشنویس	۱۲	مجلة الادیب الحاجۃ السندیہ
۱۲	پارہ ہای قرآن شریف و اعیہ و اوردو	۴۴	مفصل	۱۲	جاستان
۱۲	پارہ عم	۴۴	شرح مائتہ عال	۱۲	علم منطق بطرز جدید
۱۲	جذب الاعظم	۴۴	کافیہ	۱۲	المنطق الجدید
۱۲	قصیدہ مضربہ	۴۴	ہدایۃ النحوی	۱۲	منہاج المہرج
۱۲	مجموعہ منطق	۴۴	شرح جامی مع حاشیہ مفیدہ	۱۲	شرح مرقاة
۱۲	صغریٰ کتبے ایسا غوجی میزان منطق	۴۴	شرح اشرف عمام اسفرائینی	۱۲	فقہ اصول فقہ عقائد
۱۲	تہذیب جدول اشکال اربعہ	۴۴	تہذیب کتب	۱۲	مقدمۃ الہدایہ
۱۲	شرح الضابطہ مختصر المہذب ان	۴۴	اردو فارسی کی دیکھ پ کتابین	۱۲	حسامی مع تعلیق حامی
۱۲	رسالہ تعریف الالہیہ و قال قول	۴۴	اصلاح ترجمہ و ہادیہ	۱۲	عقائد شمس
۱۲	اسکو فاصل ستام سے طبع کیا ہے	۴۴	ذخیر المعارف	۱۲	فہرست الفاضل و حساب
۱۲	مجلۃ البیان	۴۴	شجرۃ الامم عظیم	۱۲	وجیز
۱۲	بابت سال دوم	۴۴	ارژنگ حضور	۱۲	حساب ابییرا
۱۲	بابت سال سوم	۴۴	مثنوی ید بیضا	۱۲	قصوف
۱۲	بابت سال چہارم	۴۴	تواریخ نامہ	۱۲	کشف الرموز
۱۲	بابت سال پنجم	۴۴	مسند فاروقی	۱۲	مناظرہ و مباحثہ مذہبی

ف ۹۲.

CALL No. { ۹۲. ACC. No. ۱۳۵۹۲

AUTHOR شاه حبیب حیدر قلندر

Class No. ۹۲. Acc. No. ۱۳۵۹۲ انتہا

Book No. ۱۱۱

Author شاه حبیب حیدر قلندر

Title انتہا غنیمت الہیہ

TIME

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

